ماہنامہ
راہ اسلام

وصیت امام۔ ایک جھلک

اسلامی قوموں سے میں وصیت
کرتا ہوں کہ جمہوری اسلامی حکومت
اور ایران کی مجاہد قوم کو اپنے لئے
نمونہ عمل بنائیے اور اگر آپ کی
ظالم حکومتیں، قوموں کے مطالبات
کو۔ کہ وہی ملت ایران کا مطالبہ
ہے تسلیم نہ کریں تو پوری طاقت
کے ساتھ انہیں اُن کی منزل
تک پہنچا دیجئے۔

امام خمینی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ الْاِسْلَام

راہ اسلام میں شائع ہونے والے مقالات کے مطالب و مضامین سے ادارہ کا متفق ہونا ضروری نہیں ہے

اس شمارے میں

اداریہ: بعثت۔ ایران اور جنگ خلیج فارس ــــــ ۲

● ثقافتی:

تعلیمات قرآن ــــــ ۳

تعلیمات نہج البلاغہ ــــــ ۵

معراج فکر و خیال ــــــ ۷

اعتماد کا راز ــــــ ۸

سرزمین ایران ــــــ ۱۰

فارسی سیکھو ــــــ ۱۵

علمی حقائق ــــــ ۱۷

تہران کی خیابان اور ان کی حکمتیں ــــــ ۱۹

● تفریح طبع

گلکاری ــــــ ۲۱

چودہ ایک لفظی مطالبہ ــــــ ۲۳

صحیح جواب ــــــ ۲۴

● ہنری و فنی:

نظم ــــــ ۲۶

ہنرمندانہ واقعات ــــــ ۲۵

● تاریخی:

زندگانی پیغمبر اسلام ــــــ ۲۸

● ایران و جہان:

مجلہ ــــــ ۳۱

خطبہ رہبر معظم انقلاب اسلامی آیت اللہ سید علی خامنہ‌ای ــــــ ۳۲

سفیر محترم ابراہیم رحیم پور کا پیغام ــــــ ۳۴

فلسطینی مسلمانوں کے قتل عام پر ایرانی رہنماؤں کا شدید اعتراض ــــــ ۳۶

کتاب آیات شیطانی ... مغرب کی ایک سازش ــــــ ۳۷

اہم خبریں ــــــ ۵۰

ایڈیٹر، پرنٹر، پبلیشر
غلام رضا نور محمدان
خانۂ فرہنگ جمہوری اسلامی ایران، ۱۸، تلک مارگ، نئی دہلی ۱۱۰۰۰۱

ماہنامہ
راہ اسلام
شمارہ ۸۴ مارچ ۱۹۹۱ء

○ عکس سرورق صد ۳ سفارت اور خانۂ فرہنگ جمہوری اسلامی ایران نئی دہلی میں دہہ فجر تقریبات۔
(رپورٹ صفحہ ۴۵ پر)

○ عکس سرورق صد ۴ ایرانی دستکاری کے نمونے۔

تحفہ

۲۰ صفحات پر مشتمل کلنڈر ۱۹۹۱ء
(ضمیمہ راہ اسلام شمارہ ۸۴)

فون: ۳۸۳۲۳۲
قیمت: ۵ روپے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اداریہ

بعثت

رات پوری دنیا پر سایہ فگن ہے۔ قوم عرب اندھیری رات میں ایک خوفناک بیابان میں سرگرداں ہے۔ جہالت، تاریکی، بت پرستی اور ظلم وستم نے انسان کو سیاہ بخت بنا کر صحرائے "چکتم" میں تنہا چھوڑ دیا ہے..... قبیلہ قریش کا ایک فکر آشنا انسان سپیدۂ سحر نمودار ہونے تک عاشقانہ انداز میں غار حرا میں پوری رات گزار دیتا ہے...... کیا ایسا ممکن ہے کہ یہ دنیا، یہ اونچے اونچے پہاڑ، یہ آسمان وزمین اور یہ تمام مخلوقات خود بخود رونما ہوگئی ہوں؟! آخر دنیا کو یہ ترتیب کس نے عطا کی ہے؟... نہیں نہیں!! مخلوقات عالم کی تخلیق وترتیب ان بے جان بتوں کے بس کی بات نہیں ہے جو اپنی جگہ سے ہل بھی نہیں سکتے....

وہ غور وفکر کی دنیا میں محو ہے اور خالق کائنات کے بارے میں سوچ رہا ہے۔ اچانک آسمان سے اسے اس دلکش نغمہ کی آواز سنائی دیتی ہے۔ "اقرا یعنی پڑھو! پڑھو اپنے پروردگار کے نام سے جس نے انسان کو علق یعنی لوتھڑے سے خلق کیا۔" اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ ۝ خَلَقَ الْإِنسَانَ مِنْ عَلَقٍ ۝ محمد خالق کائنات کے آخری پیغمبر وختم المرسلین کے عہدہ پر فائز ہو جاتے ہیں اور اسلام محمدی کا جنم ہو جاتا ہے۔ اس کے بعد عالم اسلام میں چھوٹے بڑے ہزاروں واقعات رونما ہوتے ہیں لیکن انہیں سے کسی کو اس عظیم واقعہ جیسی اہمیت حاصل نہیں ہے اگرچہ ہر واقعہ خصوصی اہمیت کا حامل رہا ہے۔ دشمن دعوت حق کو برداشت نہیں کرتے۔ عداوت ودشمنی کا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے۔ محمدؐ اور ان کے اصحاب باوفا واہلبیت اطہارؑ کے خلاف جنگ کا بازار گرم ہو جاتا ہے۔ اسی مرکز ومخزن نور سے کوثر عالم بشریت وزہرا مرضیہ کی ولادت ہوتی ہے اور ان کی اولاد جو کوثر کی تعبیر ہیں، اسی نور الٰہی کا ایک حصہ ہیں۔ یہ سید الشہدا امام حسینؑ، ان کے وفادار بھائی ابو الفضل العباسؑ، ان کے فرزند مظلوم امام سجادؑ اور حضرت قائم آل محمدؑ کی سالگرہ ولادت کے ایام ہیں۔ لہذا عید مبعث اور ان عظیم الٰہی شخصیتوں کی سالگرہ ولادت کے موقع پر مخلصانہ مبارکباد حاضر خدمت ہے۔

یہ سید الشہدا امام حسینؑ، ان کے وفادار بھائی ابو الفضل العباسؑ، ان کے فرزند مظلوم امام سجادؑ اور حضرت قائم آل محمدؑ کی سالگرہ ولادت کے ایام ہیں۔ لہذا عید مبعث اور ان عظیم الٰہی شخصیتوں کی سالگرہ ولادت کے موقع پر مخلصانہ مبارکباد حاضر خدمت ہے۔

ایران اور جنگ خلیج فارس

ممکن ہے کہ قارئین کرام فطری طور پر یہ امید کرتے ہوں کہ موجودہ شمارہ میں خلیج فارس اور دنیا کے بحرانی حالات کا تفصیلی تجزیہ پیش کیا جائے گا اور موجودہ حالات کو واضح اور نمایاں انداز میں پیش کرنے کی کوشش کی جائے گی لیکن ہر لمحہ نئے حوادث رونما ہو رہے ہیں اور ہمارا یہ رسالہ ماہنامہ ہے لہٰذا اس تقاضہ کو پورا کرنا انتہائی دشوار کام ہے لیکن اب تک دنیا والوں کے سامنے اسلامی جمہوریۂ ایران نے اپنے حق پسندانہ و بے لچک و اٹل موقف کی جو مثال پیش کی ہے اس سے صاف ظاہر ہے کہ ایران غیر جانبدارانہ و انسانی جذبات پر مشتمل سیاست پر کاربند ہے۔ اگرچہ آج کی اس پرفریب دنیا نے یکم مارچ کو نسلی تعصب کا عالمی دن قرار دیا ہے اور نسلی تعصب کے خلاف جد و جہد کرنا ایک انسانی و حق پسندانہ عمل ہے لیکن یہ کون نہیں جانتا کہ انسان دوستی کے یہ نعرے مکر و فریب کے علاوہ کچھ نہیں ہیں؟ کیا آج امریکہ میں، جو بظاہر مغربی تمدن کا گہوارہ اور مغرب پرستوں کا کعبہ ہے، سیاہ فام نسل کو عملی طور پر سفید فام لوگوں جیسے حقوق و اختیارات حاصل ہیں؟ کیا اس جنوبی افریقی حکومت کو مغرب کی بھرپور حمایت حاصل نہیں ہے جو بیگناہ سیاہ فام لوگوں کا قتل عام کر رہی ہے اور وہاں کی سیاہ فام اکثریت کو وحشیانہ مظالم کا شکار بنائے ہوئے ہے؟ کیا دنیا کے تمام یہودیوں کو غاصب و نسل پرست اسرائیل کی طرف روانہ کرنا نسل پرستی کی دلیل نہیں ہے؟ کیا عراق کے ان بیگناہ لوگوں پر، جو ریگستانی پناہ گاہوں میں جان بچائے ہوئے بیٹھے ہیں، وحشیانہ بمباری کرنا ایک انسانی عمل ہے؟ کیا خلیج فارس کے علاقے میں جنگ چھیڑنا ایک انسانی عمل یا انسانی دوستی کی دلیل ہے؟ کیا کویت کے نام نہاد آزادی کے بہانے خلیج فارس ہی نہیں بلکہ پوری دنیا کو جنگ کی آگ میں ڈھکیل دینا انسانیت دوستی کی علامت ہے؟ اسمیں کوئی شک نہیں کہ پڑوسی ملک کویت پر عراق کا قبضہ اور کویتی حکومت و کویت کی دولت کی لوٹ کھسوٹ ایسی مذموم حرکت ہے جو خلیج فارس اور سرزمین وحی الٰہی میں بیگانہ افواج کی موجودگی کا بہانہ بن گئی لیکن کیا علاقے میں بیرونی افواج کی موجودگی بشر دوستانہ مقاصد کی نشاندہی کر رہی ہے؟ حکام عراق، عالمی سامراجیت کے لیڈران دنیائے بشریت، مستقبل اور تاریخ کو کیا جواب دیں گے؟

ہماری رائے میں عصر حاضر کی عالمی کشمکش کو دو حصوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔ یا حق و باطل کے درمیان جنگ و نبرد آزمائی ہے یا باطل و باطل کے درمیان۔ موجودہ عالمی کشمکش ان دو صورتوں سے الگ نہیں ہے بلکہ اکثر ایسا دکھائی دیتا ہے کہ جنگ میں مشغول دونوں جماعت باطل پر ہوتی ہیں۔ اگر حق و باطل کے درمیان فرق پیدا کرنے کے لئے آٹھ سالہ مسلط کردہ جنگ کو کسوٹی مان لیا جائے اور اس دور کے استدلال کو فراموش نہ کیا جائے تو یہ حقیقت کھل کر سامنے آجاتی ہے کہ باطل بھرپور انداز سے حق کے خلاف نبرد آزمائی میں مصروف تھا اور انہیں طاقتوں کی مدد سے قلب حق کو وحشیانہ حملات کا نشانہ بنائے ہوئے تھا اور مکمل ایمان مکمل کفر کے مدمقابل دکھائی دیتا تھا۔ اگر مسلط کردہ جنگ کو حق پسندانہ نگاہوں سے دیکھا جائے تو حق کی کسوٹی صاف نظر آنے لگتی ہے۔ درحقیقت حق انقلاب اسلامی ایران کے ساتھ تھا جو تعمیری مراحل سے گزر رہا تھا اور باطل حملہ آور محاذ پر کھڑا دکھائی دیتا ہے۔ اگر خلیج فارس کے موجودہ بحران میں حق و باطل کی شناخت ہو جائے تو موقف کے تعین میں کسی قسم کی گھبراہٹ و ہچکچاہٹ کا گزر نا ممکن ہے اگرچہ حق و باطل کے درمیان فرق قائم کرنا ایک دشوار کام ہے لیکن دشواریوں کے باوجود ساری دنیا یہ تسلیم کرتی ہے کہ مسلط کردہ جنگ میں حق ایران کے ساتھ تھا۔ لیکن موجودہ جنگ میں حق و باطل کی شناخت آسان کام نہیں ہے۔ لیکن یہ کہا جا

باقی صفحہ ۲ پر

> کویت کی دولت کی لوٹ کھسوٹ ایسی مذموم حرکت ہے جو خلیج فارس اور سرزمین وحی الٰہی میں بیگانہ افواج کی موجودگی کا بہانہ بن گئی لیکن کیا علاقے میں بیرونی افواج کی موجودگی بشر دوستانہ مقاصد کی نشاندہی کر رہی ہے؟!

گناہوں کی معافی

خداوند عالم تمام گناہوں کو بخش دے گا۔

قُلْ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا ۭ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ

(سورہ زمر آیت ۵۳)

(اے رسولؐ) تم کہدو کہ اے میرے (ایماندار) بندو جنہوں نے (گناہ کرکے) اپنی جانوں پر زیادتیاں کی ہیں تم لوگ خدا کی رحمت سے ناامید نہ ہونا۔ بیشک خدا (تمہارے) کل گناہوں کو بخش دے گا۔ وہ بیشک بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔

جی ہاں! یہ صحیح ہے کہ اگر انسان اپنے گذشتہ گناہوں پر نادم و پشیمان ہوجائے اور صدق دلی کے ساتھ بارگاہ خداوندی میں توبہ و استغفار کرے تو بیشک خدائے مہربان اس کے تمام گناہوں کو معاف کردے گا۔

یہ بالکل بجا ہے کہ ماہ مبارک رمضان، رحمت و بخشش و استغفار کا مہینہ ہے محترم مبلغین و مقررین حضرات ضمناً لوگوں کو گناہوں سے دوری رکھنے کے لئے ہوشیار کرتے ہوئے بشارت دیتے ہیں کہ باب توبہ ابھی تک سب کے لئے کھلا ہوا ہے، کتنا اچھا ہو کہ اس رحمت و برکت کے مہینے میں جو کہ ماہ خدا و ماہ مغفرت ہے، خضوع و خشوع، توبہ و استغفار، دعا و نیائش اور گریہ وزاری کے ذریعہ خدا کی طرف واپس آجائیں اور اپنی پچھلی غلطیوں پر پشیمان ہوں کیونکہ یہ پشیمانی ہی توبہ ہے۔ بشرطیکہ دوبارہ اُن گناہوں کا ارتکاب نہ ہو۔ اگر اُن میں سے کسی کے مرتکب ہو گئے تو مایوس و ناامید نہ ہونا چاہیے کیونکہ خدائے مہربان اُن کو بخش دے گا۔ رحمت الٰہی سے مایوسی و ناامیدی سب سے بڑا گناہ ہے۔

پیروی رسولؐ

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ

(سورہ آل عمران آیت ۳۱)

(اے رسولؐ ان لوگوں سے) کہہ دو کہ اگر تم خدا کو دوست رکھتے ہو تو میری پیروی کرو کہ خدا (بھی) تم کو دوست رکھے گا۔ اور تم کو تمہارے گناہ بخش دے گا۔ اور خدا بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔

بخشش و چشم پوشی

وَلَا يَاْتَلِ اُولُوا الْفَضْلِ مِنْكُمْ وَالسَّعَةِ اَنْ يُّؤْتُوْٓا اُولِي الْقُرْبٰى وَالْمَسٰكِيْنَ وَالْمُهٰجِرِيْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۽ وَلْيَعْفُوْا وَلْيَصْفَحُوْا ۭ اَلَا تُحِبُّوْنَ اَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَكُمْ ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ

(سورہ نور آیت ۲۲)

اور تم میں سے جو لوگ زیادہ دولت اور مقدور والے ہیں، قرابت داروں اور محتاجوں اور خدا کی راہ میں ہجرت کرنے والوں کو کچھ دینے (لینے) سے قسم نہ کھا بیٹھیں بلکہ انہیں چاہیئے کہ (ان کی خطا) معاف کردیں اور درگزر کریں۔ کیا تم یہ نہیں چاہتے ہو کہ خدا تمہاری خطا معاف کرے اور خدا تو بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔

(باقی ص۲۵ پر)

تعلیمات نہج البلاغہ

معرفتِ خداوندی

از حضرت آیت اللہ منتظری

گذشتہ شماروں میں نہج البلاغہ کے ۱۸۶ ویں خطبے کی
فسیر بیان کرتے ہوئے صفاتِ خداوندی کے مختلف پہلوؤں
ں وضاحت کی جا چکی ہے۔ ذیل میں حوالے متقیان کے
کے مزید ارشادات کی تفسیر حاضر خدمت ہے۔

"خضعت الأشياء له وذلت مستكينة لعظمته"

یعنی خداوند عالم کے سامنے تمام مخلوقات عاجز و
روتن اور اس کی عظمت و بزرگی کے سامنے خوار و تسلیم
ندہ ہیں۔

تخلیقی خضوع و فروتنی

تمام اشیاء و مخلوقات خداوند عالم کے سامنے تکوینی (تخلیقی)
جزی و فروتنی کی حامل ہیں یعنی یہ مخلوقات چاہیں یا نہ
ہیں اور واقف ہوں یا ناواقف بہرحال عظمت خداوندی
ے سامنے یہ بالکل ذلیل و ناچیز ہیں۔ مثلاً جیسے یہ کہا
ئے کہ روحانی مطالبات کے سامنے انسان کے تمام
ضاء و جوارح بالکل عاجز و ناتواں ہیں اور یہ ایک ناممکن
یقت ہے خواہ انسان اس کی طرف متوجہ ہو یا نہ ہو

کیونکہ انسان کا ارادہ براہ راست اس کی روح سے وابستہ
ہے اور یہ ارادہ ہے جو انسان کے ہاتھ پیر اور آنکھ کان
اور دیگر اعضاء بدن کو حرکت میں لاتا ہے لیکن ہر اعتبار سے
تمام ارادوں کو ارادۂ خداوندی کی طرف رجوع کرتا ہے پس
واضح رہے کہ مخلوقات کی جملہ حرکات و سکنات ارادۂ خداوندی
سے وابستگی رکھتی ہیں اور اسی وجہ سے وہ اس کے سامنے
عاجز اور اس کی عظمت و بزرگی کے سامنے سر تسلیم خم کئے
رہتی ہیں۔

"لا تستطيع الهرب من سلطانه الى غيره"

یعنی یہ مخلوق حق تعالیٰ کی قدرت و سلطنت سے فرار
اور دوسری مخلوق کی طرف جانے کی طاقت نہیں رکھتی ہیں۔
اگر کوئی خداوند عالم کی حکومت کے سایہ سے بھاگنا
چاہے تو اسے ایک ایسی جگہ کی تلاش کرنی چاہیئے جو قدرت
خداوندی کے دائرہ سے باہر ہو اور جو خدا کی مخلوق بھی نہ ہو!
واضح رہے کہ ایسی جگہ کا تصور محال اور ناممکن ہے کیونکہ جلوۂ وسیع
آسمان و زمین وجودِ خداوندی کا انتہائی حقیر و ناچیز جلوہ ہیں
پس کسی مخلوق کے پاس فرار و گریز کا کوئی راستہ نہیں ہے

اور تمام لوگوں کو چاہیئے کہ وہ اپنے خالق و مالک کے سامنے
عاجزی و انکساری اور خاکساری و ناتوانی سے کام لیں۔

"فتمتنع من نفعه وضره"

یعنی مخلوقات خداوند عالم کے نفع و نقصان سے بچنے
کے لئے دوسری طرف بھاگ نہیں سکتی ہیں کسی مخلوق
میں اتنی طاقت نہیں ہے کہ وہ خداوند عالم کے نفع و نقصان
سے بچ کر بھاگ سکے۔ کیا اس قسم کی کوئی چیز ممکن ہے؟
درحقیقت تمام مخلوقات ارادۂ خداوندی کی تابع ہیں —
خداوند عالم چاہے انہیں نقصان پہنچائے یا فائدہ انھیں
اس سلسلے میں انکار یا تردید کا کوئی حق حاصل نہیں ہے۔
کوئی یہ نہیں کہہ سکتا ہے "کہ اے خدا! (معاذ اللہ) میں
تیرے فائدہ پہونچانے سے بیزار ہوں۔ تو مجھے اس دنیا
میں کیوں لایا" یا کوئی یہ نہیں کہہ سکتا ہے کہ "میں تجھ سے
کچھ نہیں طلب کرتا ہوں پس تو مجھے اس دنیا سے مت
اٹھا اور نیست و نابود نہ کر!! واضح رہے کہ جملہ مخلوقات
عالم کا وجود احتیاج محض ہے اور سبھی مخلوقات اس کی
محتاج ہیں۔ خداوند عالم کی قدرت سے فرار ناممکن ہے اور

اس کے نفع و نقصان نیز اس کی بارگاہ سے حاصل ہونے والی جزا و سزا سے فرار کی گنجائش بھی نہیں ہے۔

"ولا کفو لہ فیکافئہ"

اور خداوند عالم کا کوئی کفو موجود نہیں ہے جو اس کی ہمتائی کر سکے۔ خداوند عالم ایک کامل لامحدود موجود ہے اور اس کی ہمتائی کے بارے میں سوچا بھی نہیں جا سکتا ہے کیونکہ اگر دو ہو جائیں تو پھر دونوں ہی محدود ہو جائیں گے اور اس کا مطلب ہوگا کہ پہلے والے میں دوسرے جیسا کمال نہیں ہے اور دوسرے والے میں پہلے جیسا کمال نہیں ہے پس لامحدود نور ایک کے علاوہ نہیں ہو سکتا ہے اور اسی طرح لامحدود ہستی بھی دو نہیں ہو سکتی ہے کیونکہ اگر دو ہوئیں تو دونوں ہی محدود ہو جاتی ہیں اور دونوں کی حدود کا تعین ممکن ہو جاتا ہے۔ اس طرح یہ ثابت ہو جاتا ہے کہ لامحدود ہستی فقط ایک ہے جس کے لئے کسی ثانی کا وجود ناممکن ہے۔

پس خداوند عالم وہ لامحدود ذات ہے جس کا جوڑ اور مثال امر محال ہے۔ کفو یا کفو کا مطلب ہے ہمتا و مثل۔ سورۂ توحید میں ہم پڑھتے ہیں۔ "ولم یکن لہ کفواً احد" یعنی کوئی اس کا ثانی و مثل نہیں ہے۔

یکافئہ: مکافاۃ باب مفاعلہ سے ہے جس کا مطلب مقابلہ کرنا اور مثل و مانند ہونا ہے۔

"ولا نظیر لہ فیساویہ"

اور اس کا کوئی مثل و ہمتا نہیں ہے جو اس کی برابری کرے۔

اس جملے کا بھی تقریباً وہی مطلب ہے جو گذشتہ جملے کا رہا ہے کہ کوئی بھی خداوند عالم کا ہمتا و مثل نہیں ہے اور کوئی ایسی ذات موجود نہیں ہے جو خداوند عالم کی قدرت و عظمت اور ارادہ الٰہی کی برابری کر سکے کیونکہ اگر مثل پیدا ہو گیا تو خدا دو ہو جاتے ہیں اور دو ہونے کی وجہ سے مرکب ہو جاتے ہیں اور مرکب کا محتاج ہونا یقینی ہے

جس دن ہم آسمان کو سمیٹ لیں گے وہ اس رجسٹر کی طرح ہو جائے گا جسکے کاغذ باہم لپٹے رہتے ہیں۔

پس حقیقت یہ ہے کہ ذات واجب الوجود کا ایک سے زیادہ ہونا محال اور ناممکن ہے۔

"ھو المفنی لھا بعد وجودھا حتی یصیر موجودھا کمفقودھا"

وہ ایسا خدا ہے جو مخلوقات کو خلق کرتا ہے پھر نابود کر دیتا ہے اور تمام مخلوقات کو نابود کر دیتا ہے۔

تخلیقات کی نابودی

خداوند عالم دنیا کی تمام چیزوں کی تخلیق کرتا ہے اور زیور وجود سے آراستہ کرنے کے بعد انھیں فانی و نابود کر دیتا ہے یہاں تک کہ مخلوقات عالم اس مفقود الاثر کی طرح نابود ہو جاتی ہیں جسکا کبھی کوئی وجود ہی نہ رہا ہو۔

قرآنی آیات و روایات کی روشنی میں جو معلومات فراہم ہوتی ہیں ان کی تائید موجودہ علوم سے بھی ہوتی ہے مثلاً سورج کی روشنی ایسی چیز ہے کہ اس سے پوری کائنات روشن و منور ہے۔ ماہرین علوم جدید کا بیان ہے کہ ایک دن ایسا بھی آئے گا کہ نائٹروجن کی کمی سے سورج میں روشنی پھیلانے کی صلاحیت باقی نہ رہے گی۔ قرآن مجید میں ارشاد خداوندی ہوتا ہے کہ "اذا الشمس کورت و اذا النجوم انکدرت" یعنی اس وقت جبکہ خورشید بھی تاریک ہو جائے گا اور آسمان کے تمام ستارے بھی تاریک اور بے نور ہو جائیں گے۔

اسی طرح ہم قرآن مجید میں پڑھتے ہیں "یوم نطوی السماء کطی السجل للکتب" جس دن ہم آسمان کو سمیٹ لیں گے وہ اس رجسٹر کی طرح ہو جائے گا جسکے کاغذ باہم لپٹے رہتے ہیں اس جملہ میں ایک نکتہ کی بات یہ پوشیدہ ہے کہ آسمان پوری طرح نابود ہونے والے نہیں ہیں بلکہ وہ اس طرح سمیٹ لئے جائیں گے کہ ظاہر نہ ہوں گے کیونکہ اس جملے میں کتاب یا رجسٹر کی مثال دی گئی ہے۔ گذشتہ زمانے میں کتابوں کی شکل و صورت موجودہ کتابوں جیسی نہیں ہوا کرتی تھی بلکہ پہلے ایک صفحہ کو لکھتے تھے اس کے بعد اس کے ساتھ دوسرا صفحہ چپکا کر دیتے تھے اور پھر ان صفحات کی حفاظت کے لئے انھیں لپیٹ دیتے تھے اور جب چاہتے اسے کھول کر اس پر لکھی ہوئی عبارت کو پڑھ لیتے تھے اور جب تک وہ لپٹا ہوا رکھا رہتا تھا اسے پڑھا نہیں جا سکتا تھا فقط اسے کھولنے کے بعد ہی پڑھنا ممکن ہوتا تھا۔ خداوند عالم آسمانوں کے بارے میں بھی یہی ارشاد فرماتا ہے کہ انھیں لپیٹ دیا جائے گا یعنی وہ دکھائی نہ دیگا جس طرح لپیٹنے کے بعد صفحات کی عبارت تو موجود ہوتی ہے لیکن دکھائی نہیں دیتی اور بظاہر نابود ہو جاتی ہے۔

بہر صورت عالم فطرت میں ہونے والی تبدیلیوں کے سلسلے میں قرآن مجید میں بہت سی آیات موجود ہیں۔ مثلاً ایک جگہ ارشاد ہوتا ہے۔ "یوم تبدل الارض غیر الارض والسموات" یعنی ایک دن زمین دوسری زمین میں تبدیل ہو جائے گی اور آسمانوں کا بھی یہی حال ہوگا۔ سورۂ زلزال میں ارشاد خداوندی ہوتا ہے۔ "اذا زلزلت الارض زلزالھا واخرجت الارض اثقالھا" جب زمین سخت زلزلے

(باقی ص ۳۵ پر)

معراج فکر و خیال

ملاقات

۱۔ "الزیارت ...... المودۃ
یعنی لوگوں کی ملاقات و زیارت دلوں میں دوستی و
ت پیدا کرتی ہے۔ (پیغمبر اکرمؐ)

۲۔ جبرئیل نے مجھ سے نقل کیا کہ خداوند عالم نے
فرشتہ کو روئے زمین پر بھیجا۔ جب وہ فرشتہ زمین پر آیا
ں نے ایک آدمی کو ایک شخص کے دروازہ پر دستک
تے ہوئے دیکھا۔ فرشتہ نے اس شخص سے پوچھا۔
"تمہیں صاحب خانہ سے کیا کام ہے؟"
آدمی نے جواب دیا۔ "یہ میرا مسلمان بھائی ہے اور
ا خداوندی کے بموجب میں اپنے اس بھائی سے
ت کرنے آیا ہوں"۔
فرشتہ: اس کے علاوہ تمہیں اور کوئی کام نہیں تھا؟
اس نے جواب دیا۔ "جی نہیں"
فرشتہ: میں خداوند عالم کا بھیجا ہوا فرشتہ ہوں۔
ند عالم تمہیں سلامتی عطا کرتے ہوئے ارشاد فرماتا ہے
ں نے تمہارے لئے بہشت واجب قرار دیا ہے
اور یہ بھی ارشاد فرمایا ہے کہ جو مسلمان اپنے دوسرے مسلمان بھائی سے ملاقات کے لئے جاتا ہے وہ درحقیقت میرے دیدار کا شرف حاصل کرتا ہے اور اس کی پاداش بہشت ہے۔ (پیغمبر اکرمؐ)

۳۔ جو شخص اپنے برادر مومن سے ملاقات کے لئے اس کے گھر جاتا ہے اس سے خداوند عالم ارشاد فرماتا ہے کہ درحقیقت تو میرا مہمان و زائر ہے اور تیری پذیرائی میرے اوپر لازم و واجب ہے پس میں اپنے برادر مسلم سے تیری اس محبت و عقیدت کے عوض میں تیرے لئے بہشت کو واجب قرار دیتا ہوں۔

(پیغمبر اکرمؐ)

۴۔ ہمارے شیعہ وہ لوگ ہیں جو ہماری ولایت کی خاطر ایک دوسرے سے ملاقات کرتے ہیں۔ اگر ناراض ہوتے ہیں تو بھی ایک دوسرے پر ظلم نہیں کرتے ہیں اور باہمی مسرت کے موقع پر فضول خرچی نہیں کرتے ہیں۔ پڑوسی کے لئے سرمایۂ برکت ہوتے ہیں اور ان کے ساتھ میل جول رکھتے ہیں۔

(مولائے متقیان حضرت علی علیہ السلام)

۵۔ ایک مرد مومن جب اپنے برادر مومن سے ملاقات کی غرض سے گھر سے باہر نکلتا ہے تو خداوند ایک فرشتہ کو اس کے ساتھ روانہ کرتا ہے جو اپنے ایک بازو کو زمین پر پھیلا دیتا ہے اور دوسرے بازو کو آسمان کی طرف پھیلا کر اسے اپنے سایہ میں کر لیتا ہے۔ اور جب وہ اپنے مومن بھائی کے گھر پہونچ جاتا ہے تو خداوند عالم اسے مخاطب کرتے ہوئے ارشاد فرماتا ہے۔ اے میرے حق کو عزیز اور محترم سمجھنے والے اور سنت پیغمبرؐ کی پیروی کرنے والے بندۂ عزیز! میرے اوپر تیرا احترام لازم ہے۔ تو اپنی منہ مانگی مراد طلب کر اور دعا کے لئے ہاتھ بلند کر تاکہ میں اسے شرف قبولیت عطا کروں۔ دعا سے فارغ ہو جا تاکہ میں تجھے اپنے لطف کرم سے مالا مال کر دوں۔ ملاقات سے فراغت حاصل کرنے کے بعد خداوند عالم آواز دیتا ہے کہ اے بندہ محترم! تو نے میرے حق کو عظیم و محترم خیال کیا تیرا اکرام و احترام واجب ہے پس میں تیرے لئے اپنی بہشت کو واجب قرار دیتا ہوں اور تجھے اپنے بندوں کا شفیع قرار دیتا ہوں۔

(امام محمد باقر علیہ السلام)

(باقی صـ۳۲ پر)

اقتدار کا راز!!

"جو شخص یہ خیال کرتا تھا کہ قائد انقلاب ایران آیت اللہ خمینی کی وفات کے بعد اسلامی انقلاب کی رفتار گھٹ جائے گی اور اس کی راہ و روش میں تبدیلی پیدا ہو جائے گی، وہ محض خام خیالی کا شکار رہا ہے۔" جرمنی میں شائع ہونے والے اخبار "فرانکفورتر الگمائنہ" نے اپنے حالیہ شمارہ میں اس بات کا اعلان کرتے ہوئے مزید کہا۔ "آیت اللہ خمینی کی روح آج بھی مشرق وسطی اور دنیا کے دیگر ممالک میں موجود ہے۔"

یہ اخبار ایک اہم تغیر بیان کرتے ہوئے مزید لکھتا ہے کہ اگرچہ احیاء اسلام کا پرچم آیت اللہ خمینیؒ نے اپنے کندھوں پر اٹھا رکھا تھا لیکن تجدید حیات اسلام ایسے مرحلہ میں داخل ہو چکی ہے کہ اب یہ فقط ان کی ذات سے وابستہ نہیں رہ گئی اور یہ تجدید حیات اسلامی تحریک فقط آیت اللہ خمینی کی شخصیت اور مسلمانوں کے درمیان ان کے اثر و رسوخ کے ذریعہ ہی قابل وضاحت نہیں رہ گئی ہے بلکہ اس وضاحت کے لئے دیگر پہلوؤں کا مدنظر رکھنا بھی لازمی ہے۔

اس کے بعد اخبار مصر، جارڈن، لبنان، الجزائر، مقبوضہ فلسطین، روسی آذربائیجان، اور ترکی میں اسلامی تحریکوں کے روز افزوں فروغ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ اس زمانے میں اسلامی تحریکوں کی ترقی اتنی وسیع و تیز رفتار ہے کہ اسلام پسندی کی اس لہر کو فروغ دینے کے لئے ایرانی اثر و رسوخ کے استعمال کی چنداں ضرورت نہیں رہ گئی ہے۔

یہ پہلا موقع ہے کہ ایک مغربی اخبار نے اس حقیقت کا اعتراف کیا ہے کہ اسلامی تحریکیں دنیا کے مختلف علاقوں میں خود بخود غیر معمولی فروغ حاصل کر رہی ہیں اس کو کسی دوسرے سے وابستہ نہ کیا جانا چاہیئے۔ یہ عالمی سطح پر عظیم اسلامی تحریکوں کے بارے میں ایک حقیقت پسندانہ اعتراف ہے۔ اسلامی انقلاب کی طاقتور لہر اب دنیا میں احیاء اسلام کی راہ میں نمایاں خدمات انجام دے رہی ہے

> یہ پہلا موقع ہے کہ ایک مغربی اخبار نے اس حقیقت کا اعتراف کیا ہے کہ اسلامی تحریکیں دنیا کے مختلف علاقوں میں خود بخود غیر معمولی فروغ حاصل کر رہی ہیں

اور اس نے ملت اسلامیہ عالم کی روح اور اس کے دل و دماغ پر ایسا گہرا اثر قائم کر لیا ہے کہ دنیا کی کوئی طاقت اس کی وسعت و ترقی کی راہ میں رکاوٹ نہیں پیدا کر سکتی۔

ہم ایک ایسی دنیا میں زندگی بسر کر رہے ہیں جہاں اقوام عالم کی روح جڑے ہوئے برتنوں کی طرح باہم جڑی ہوئی ہے اور ایک دوسرے کا اثر بھی قبول کرتی ہیں تو کیا ایسے عالم میں دشمنان اسلام، عالمی سطح پر اسلام اور اسلامی تحریکوں کی ترقی کی راہ میں کوئی قابل ذکر رکاوٹ پیدا کر سکتے ہیں۔ مادہ سیال کی طرح اقوام عالم کی روح تلاطم آمیز ہے اور یہ اپنے تلاطم کو تمام دوسری قوموں میں منتقل کر دیتی ہے اور ایک پل میں ان سے متاثر ہو جاتی ہے۔ اقوام عالم کی روح کی راہ میں آنے والی کوئی بھی رکاوٹ دیرپا نہیں ہو سکتی ہے۔ احیاء اسلام اور مسلمانوں کی عظمت رفتہ کی بحالی کے سلسلے میں وہ ملت ایران سے متاثر ہو چکی ہے اور اس میں ایک تلاطم برپا ہو گیا ہے۔

اسی دلیل کی بنیاد پر موجودہ دنیا اپنی آنکھوں سے اقوام عالم کے درمیان مذہبی رجحانات کا غلبہ دیکھ رہی ہے اور دنیا کے ہر گوشے میں امام خمینی کے چاہنے والوں کی مظلومانہ آواز بلند ہو رہی ہے اور ملکی امن و سلامتی کے نام پر کھڑی کی گئی دیواریں اس آواز کو اپنے دائرہ میں محدود کرنے سے عاجز و قاصر ہیں۔ یہاں تک کہ جن علاقوں میں

...ی انسانیت نے اپنے جھنمی اثر و رسوخ کے ذریعہ ...یال میں ہر قسم کے پیغامات و بیانات کی اشاعت ...ری لگا رکھی ہے اور معاشرہ میں خوف و دہشت ...می ہے وہاں بھی انقلابی بیانات و پیغامات سینہ ...منتقل ہو رہے ہیں اور قید خانہ میں مصائب جھیلنے ...وگ انھیں آزادی کی خوشخبری سنا رہے ہیں۔

...ن حقائق کو نگاہ میں رکھتے ہوئے موجودہ زمانے ...لامی انقلاب کے خلاف لگائی جانے والی اخباری ...اور اس کے خلاف چل رہی تبلیغاتی جنگ کوئی

قائد کی جانگداز رحلت کے بعد ایرانی عوام پہلے سے زیادہ جوش و خروش کے ساتھ اپنے انقلاب کی حفاظت کے لئے میدان عمل میں داخل ہوگئے ہیں۔

اسلامی انقلاب کے ساتھ ایرانی عوام کی یہ راہ و روش بالکل فطری تھی لیکن مغرب ایرانی عوام کے جذبات کو سمجھنے سے عاجز رہا ہے۔ جس قوم نے اپنے پورے وجود کے ساتھ ایک عظیم انقلاب برپا کیا ہے اگر وہ اس کی بھرپور حفاظت کے لئے اپنی جان کی بازی لگاتے ہوئے ہے تو یہ کوئی غیر متوقع بات نہیں ہے بلکہ یہ ایک فطری امر ہے کہ امام خمینی کی قیادت میں

ایرانی عوام اور اسلامی جمہوری حکومت کے اعلیٰ عہدیداروں کے ذمہ دارانہ اقدام کے نتائج اب یکے بعد دیگرے بین الاقوامی سطح پر رونما ہونے لگے ہیں۔ جو قوم اپنے قائد کی وفات کے بعد مکمل اتحاد کے ساتھ میدان عمل میں داخل ہوگئی اور اتنی تیز رفتاری کے ساتھ اتفاق رائے سے آیت اللہ خامنہ ای کو اسلامی انقلاب کا قائد منتخب کر لیا اور ان کی بھرپور حمایت میں سرگرم عمل ہوگئی وہ یقیناً ایک ایسے عظیم افتخار کی مستحق ہے جسکو دیکھ کر دوست دشمن حیران رہ جائیں۔

ایسا لگتا ہے کہ جرمنی اخبار "فرانکفورتر الگمائنہ" نے اس حیرت کی وجہ بیان کرتے ہوئے ٹھیک ہی لکھا ہے کہ "مغرب نے اسلام کو ہمیشہ باہر سے دیکھا ہے

...ت ایران کے لئے یہ انتہائی فخر کی بات ہے کہ وہ تحفظ انقلاب کے سلسلے میں امام خمینی (رح) ...ی وفات کے بعد پہلے سے زیادہ جوش و خروش اور شعور و بیداری سے کام لے رہی ہے۔

...ید بات نہیں ہے۔

• • •

...سی مقدس و بابرکت تحریک کے دوام کے لئے ...ہے کہ مرکز انقلاب میں غیر معمولی جوش و خروش ...ے۔ ساری دنیا نے ہمارے انقلابی جوش و خروش ...و جا رکھی ہے اور آج دوست و دشمن سب کی ...ادی طرف ہیں اور ان میں سے ہر ایک اپنی ...رز فکر کے ساتھ امام خمینیؒ کی وفات کے بعد ...رونما ہونے والے حوادث کا تجزیہ کر رہا ہے ...ری دنیا اس حقیقت کا اعتراف کرتی ہے کہ امام ...بعد اسلامی تحریک کی نابودی و گمراہی کی امید ...خام خیالی ہے تو اس کی وجہ یہ ہے کہ اپنے

ایرانی عوام نے جو عظیم انقلاب برپا کیا ہے اس کی حفاظت کے سلسلے میں انھیں اپنی ذمہ داری کا پورا احساس ہے۔

ملت ایران کے لئے یہ انتہائی فخر کی بات ہے وہ تحفظ انقلاب کے سلسلے میں امام خمینیؒ کی وفات کے بعد پہلے سے زیادہ جوش و خروش اور شعور و بیداری سے کام لے رہی ہے اور نابودی انقلاب کا خواب دیکھنے والوں کو اس حد تک مایوس و نا امید کر دیا ہے کہ وہ اپنی غلطی محسوس کرتے ہوئے اس کے درخشاں مستقبل کی پیشین گوئی کر رہے ہیں۔

اور اس کے اندر کیا ہو رہا ہے اس سے وہ بالکل ناواقف ہے۔" لیکن شاید یہ جملہ اس اضافے کے ساتھ اور زیادہ مکمل ہو جائے کہ "یہاں تک کہ جب وہ اسلام کے حقیقی اقتدار کی ماہیت سے واقف ہونے کے بعد وہ اس کی مخالفت پر کمربستہ ہو جاتا ہے لیکن اس کو شکست و ناکامی سے دوچار ہونا پڑتا ہے اور آئندہ بھی اسے شرمناک شکست کا منہ دیکھنا پڑے گا۔"

△ △

سرزمین ایران

صوبہ شیراز اور اس کے قصبات

گیارہویں قسط

گذشتہ سے پیوستہ

اس صوبے کے قصبات وسعت میں دس ہزار مربع کیلو میٹر سے زیادہ ہیں جن کی سرحدیں شمال میں سپیدان تک جنوب میں جہرم و فیروز آباد تک، مشرق میں استہبان و فسا تک اور مغرب میں کازرون و ممسنی تک پھیلی ہوئی ہیں۔ یہ صوبہ اپنے صدر مقام، متعدد صنعتی کارخانجات، دانشگاہ، تاریخی عمارات اور بزرگان دین کے مقابر کے باعث ایران کے دیگر تمام صوبوں کے مقابل خاص اہمیت کا حامل ہے۔ صوبہ کا صدر مقام ہونے کے باعث شہر شیراز کی آبادی ۱۹۷۶ء کی مردم شماری کے اعداد و شمار کے مطابق ۴۱۶،۸۰۰ نفوس پر مشتمل ہے۔

میدان میونسپل بورڈ۔ شیراز

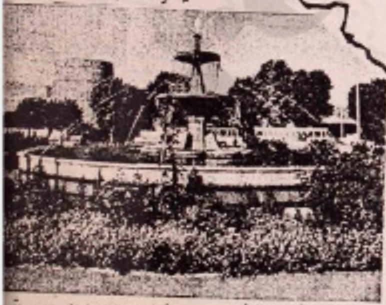

شیراز پھولوں، بلبلوں اور شاعرانہ ماحول سے مالا مال ایک رومانی شہر ہے۔ یہ ایران کے جنوبی مغربی صوبہ فارس میں واقع ہے۔ ساری دنیا میں مشہور نام "فارسی" اسی صوبے سے متعلق ہے۔ شیراز نہایت خوبصورت قدرتی مناظر سے گھرا ہوا ہے۔ اللہ اکبر پہاڑ کے دامن میں سر سبز و شاداب میدان میں یہ شہر ایک باغ کی طرح اپنا دامن پھیلائے ہوئے ہے۔ بحر و جبل نے اسے اپنی آغوش میں جگہ دی ہے۔ یہ سطح سمندر سے ۵،۲۵۰ فٹ کی بلندی پر واقع ہے۔ فارس میں شمال مغرب کی طرف بلند اور ناقابل تسخیر "زاگرس پہاڑوں" کا ایک سلسلہ واقع ہے۔ انہی پہاڑوں کے درمیان قدرت نے زراعت کے لئے شاداب میدان بھی فراہم کئے ہیں۔

شیراز ایران کے پائیتخت تہران سے ۸۹۵ کیلو میٹر اور اصفہان سے ۴۸۱ کیلو میٹر کے فاصلے پر واقع ہے۔ تہران سے شیراز تک ہوائی سفر ۹۰ منٹ میں اور اصفہان سے شیراز تک تقریباً ۴۰ منٹ میں طے ہوتا ہے۔ تہران سے بس ۱۴ گھ

تختِ جمشید

مدرسہ علمیہ خان

میں اور اصفہان سے ۸ گھنٹے میں شیراز پہنچا دیتی ہے۔

دستکاری کے نمونے ملاحظہ فرمائیے۔ بازار وکیل میں قالین ایک مخصوص چیز ہے۔ یہاں انواع و اقسام کے قالین ملتے ہیں۔ ان میں سے آپ اپنی پسند کے قالین انتخاب کر سکتے ہیں۔ یہ قالین اونٹ یا بھیڑ کے بالوں سے ہاتھ سے تیار کئے جاتے ہیں۔ سادہ مگر دیدہ زیب رنگوں کے یہ قالین نہایت مناسب داموں پر دستیاب ہیں۔ چھوٹے مگر دبیز قالین سستے داموں پر ملتے ہیں۔ قالین نما ہاتھ کے تھیلے، کندھے پر لٹکانے والے تھیلے اور تکیے بھی اس شہر کی مطلوب سوغات ہیں۔ ہاتھ سے چھاپا ہوا کپڑا اور مختلف سائزوں میں میز پوش یہاں ملتے ہیں۔ لکڑی پر کندہ کاری، شیراز کی معروف صنعت ہے۔ اس نازک کام کے انواع و اقسام کے ڈبے، تصویر کے فریم اور زیور بھی یہاں کی خاص چیز ہے۔ شیراز اپنے چاندی اور دھات کے کام کے لیے بھی ساری دنیا میں مشہور ہے۔ دلفریب کپڑا بھی ہر طرف آنکھ کو بھاتا ہے۔ بازار وکیل میں خاص طور پر وہ جگہ جہاں قبائلی عورتیں اپنے لباس کے لیے ہاتھ سے چھاپا ہوا کپڑا خریدتی ہیں اس قسم کے کپڑوں کا حسن قابل دید ہے۔

بازار زند اپنی کشادہ سڑکوں اور قرینے سے سجی ہوئی دوکانوں کے لئے معروف ہے۔ یہاں تجارت کے دوسرے مراکز بھی ہیں جیسے بازار داریوش اور بازار لطف علی خان۔ بیشتر دکانیں جمعہ کے روز بند رہتی ہیں۔

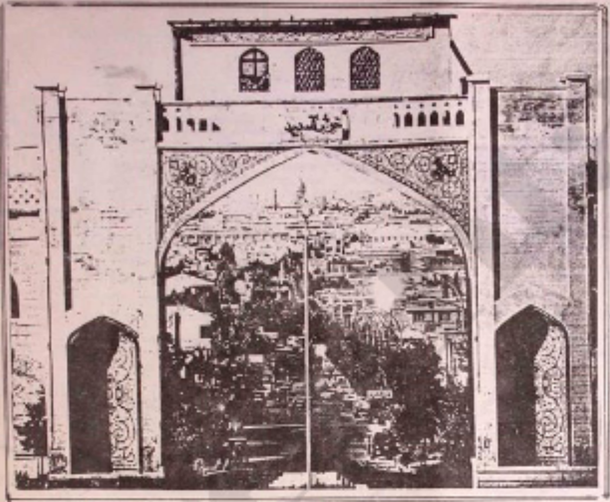

دروازہ قرآن

خریداری کے اوقات:

بازار سردی کے موسم میں ۹ بجے صبح سے ۶½ بجے شام تک اور گرمی کے موسم میں ۸½ بجے صبح سے ۷ بجے شام تک کھلے رہتے ہیں۔ بعض چھوٹی دوکانیں گرمی میں دوپہر میں بھی تھوڑی دیر کے لئے بند کر دی جاتی ہیں۔

خریداری کے دوران اگر ایرانی مہمان نوازی سے لطف اندوز ہونا چاہتے ہیں تو کسی کارواں سرائے کا رخ کیجئے۔ سرائے مشیر بازار وکیل کے بالکل پہلو میں واقع ہے اس کا قدیم ایرانی طرز معماری اور سجاوٹ کا انداز آپ کو خوشبودار چائے کے ہر گھونٹ کے ساتھ قدیم دنیا میں منتقل کر دے گا۔ اگر آپ چاہیں تو یہاں قالین کے نرم گدوں پر بیٹھ سکتے ہیں، حقہ پی سکتے ہیں اور لذیذ کھانوں کا لطف اٹھا سکتے ہیں۔

دانشگاہ اور علمی مدارس

دانشگاہ شیراز کا شمار ایران کی مستند و معتبر دانشگاہوں میں ہوتا ہے۔ یہ علمی درسگاہ ۱۹۴۶ء میں قائم ہوئی۔ اس وقت مذکورہ دانشگاہ سے دانشکدۂ طبیہ، دانشکدۂ کاشتکاری، دانشکدۂ علوم اور دانشکدۂ ادبیات وابستہ و سرگرم عمل ہیں۔ دانشکدۂ شیراز کے علاوہ اس شہر میں متعدد ایسے دینی مدارس بھی قائم ہیں جہاں طلبہ دینی علوم و فنون کی تعلیم حاصل کر کے درخشاں و پرثمر اسلامی تہذیب و تمدن سے سرشار ہوتے ہیں۔

شیراز کے باغات

شیراز اپنے حسین و دلکش اور پرفضا باغات کی وجہ سے ہمیشہ مشہور رہا ہے۔ باغ ارم جو شہر شیراز کے شمال مغرب میں واقع ہے یہاں کا مشہور ترین باغ ہے۔ اس کی شہرت کا اصلی سبب وہ حسین و جمیل سرو کے درخت ہیں جو قطار در قطار دور تک چلے گئے ہیں۔ باغ دلگشا شیراز کے مشرق میں شیخ سعدی کے مقبرے کے نزدیک واقع ہے۔ اس کی شہرت ان نارنگیوں کی وجہ سے ہے جو یہاں بکثرت پیدا ہوتی ہیں۔ اس کے علاوہ اس شہر میں دیگر باغات بھی ہیں جن میں سے مغرب میں باغ خلیلی اور شمال میں باغ تخت اور باغ خارس قابل ذکر ہیں۔

شیراز کا تاریخی پس منظر

صوبہ فارس کے صدر مقام شہر شیراز کی تاریخ انتہائی قدیم ہے۔ ہخامنشی (۳۳۰ قبل از مسیح) اور ساسانی (۲۲۶ء-۶۵۲ء) عہد کے جو کتبے یہاں موجود ہیں ان میں بھی شہر شیراز کا ذکر ملتا ہے۔ بعض روایات کے مطابق جو سینہ بسینہ چلی آرہی ہیں اس شہر کو طہمورث شاہ (پیشدادی خاندان کا دوسرا بادشاہ) کے لڑکے نے آباد کیا تھا۔ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ اس بادشاہ کے تخت نشین ہونے سے قبل بھی یہاں شہر آباد تھا اور وہ فارس کے نام سے مشہور تھا۔ مگر امر واقعی یہ ہے کہ اس شہر کو اصل شہرت اسلامی عہد میں ہی حاصل ہوئی۔ چنانچہ محمد بن یوسف نے ۷۴ھ میں اسے آباد کیا اور رفتہ رفتہ اس شہر نے وہی شہرت و اہمیت حاصل کر لی جو کبھی اسی کے نزدیک واقع شہر استخر کو تھی۔ ۱۱۶۳ھ میں کریم خان زند نے اس شہر کو اپنا پایۂ تخت قرار دیا۔ اس نے اس شہر کی ترقی معموری اور آبادکاری کے لئے بہت سے کام کئے۔ دراصل شیراز علم و دانش اور خرد فضل کا ایسا گہوارہ ہے جس کی آغوش میں ابن مقفع (روزبہ)، سیبویہ، ملا صدرا، شیخ سعدی، خواجہ حافظ، شیخ روزبہان، اہلی شیرازی، قطب الدین شیرازی،

بابا فغانی، قاآنی جیسے جید علماء، شعراء اور ادباء نے تعلیم و تربیت پاکر دنیا میں نام روشن کیا چنانچہ یہی وجہ ہے کہ یہ شہر "دارالعلم" کے لقب سے مشہور و معروف ہے۔

شیراز کے مقدس مقامات

۱۔ آستانۂ مقدس حضرت سید امیر احمد (یہ بزرگ شاہچراغ کے لقب سے مشہور ہیں اور سلسلۂ نسب حضرت امام موسیٰ بن جعفر علیہ السلام سے جاملتا ہے) یہ چشم چراغ خاندان رسالت تیسری صدی ہجری کے دوران شہر شیراز میں تشریف لائے۔ اور بعد رحلت یہیں دفن ہوئے

۲۔ آستانۂ مقدس حضرت سید میر محمد۔ یہ بزرگ حضرت شاہ چراغ کے برادر عزیز حضرت موسیٰ بن جعفر علیہ السلام کے دوسرے فرزند ہیں۔ آپ کا روضہ حضرت شاہچراغ کے صحن کی شمال مشرقی سمت میں واقع ہے۔

۳۔ آستانۂ پاک سید علاء الدین (رح) آپ کا مرقد مبارک شہر شیراز کی جنوبی سمت میں ایک وسیع میدان کے درمیان واقع ہے۔ مرقد کے گرد جو عمارت ہے وہ صفوی عہد میں تعمیر کی گئی تھی۔

۴۔ آستانۂ پاک شاہ میر علی حمزہ (رح) آپ کی شہادت ۲۲۰ھ میں والی شیراز کے ہاتھوں ہوئی۔

۵۔ آستانہ و مرقد امام زادہ حضرت ابراہیم (رح) آپ بھی حضرت موسیٰ بن جعفر (ع) کے فرزند ارجمند ہیں۔ آپ کا روضہ شہر کے جنوب میں واقع ہے۔

مذکورہ بالا مقامات مقدسہ کے علاوہ اس شہر میں دیگر عالمانِ دین کے بھی مقابر اور آستانے ہیں جو آج بھی مرجع خلائق بنے ہوئے ہیں۔ ان آستانوں اور تکیہ گاہوں میں مقبرہ بی بی دختران (آپ کا سلسلۂ نسب حضرت امام حسین (ع) سے ملتا ہے) آستانۂ خاتون قیامت، روضۂ منصور، آستانۂ شیخ ابدال قابل ذکر ہیں۔

ب :۔ شیراز میں اگرچہ مساجد کثیر تعداد میں موجود ہیں مگر ان میں بھی جن مساجد کو وسعت، تاریخی اعتبار سے قدامت اور اپنے محل وقوع کی وجہ سے شہرت حاصل ہے ان کی کیفیت ذیل میں درج ہے۔

۱۔ مسجد جامع عتیق :۔

صفاری خاندان کے فرمانروا عمرو بن لیث (۲۶۵ھ - ۲۸۷ھ) کے زمانۂ فرمانروائی کے دوران ۲۸۱ھ میں تعمیر کی گئی تھی۔ اس مسجد کے وسط میں ایک چوکور حجرہ بنا ہوا تھا جس میں قرآن مجید حفاظت سے رکھے جاتے تھے۔ یہ مسجد گذشتہ چالیس سال تک شہید محراب حضرت آیت اللہ دستغیب کی پناہ گاہ رہی ہے۔ اور یہ وہ مقدس مقام ہے جہاں سے موصوف اسلامی انقلاب کے لئے ساعی و کوشاں رہے۔ شہید آیت اللہ دستغیب شیراز کے امام جمعہ اور اس شہر میں حضرت امام خمینی رحمت اللہ علیہ کے نمائندہ تھے۔ آپ نماز جمعہ پڑھانے کی غرض سے تشریف لے جارہے تھے کہ نماز شروع ہونے سے چند منٹ قبل منافقین کی جماعت نے شہید کر دیا)

مسجد عتیق

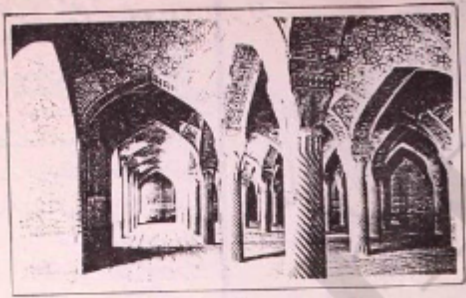

مسجد وکیل

مسجد وکیل

یہ مسجد زندیہ خاندان کے عہد فرمانروائی کی اہم ترین یادگار ہے۔ اس کی تعمیر ۱۱۸۷ھ میں تکمیل پذیر ہوئی۔ مسجد کے جنوب میں چہل ستون بنایا گیا ہے اس کی چھت اڑتالیس ستونوں پر قائم ہے اور ہر ستون ایک ہی پتھر کی سل کو تراش کر بنایا گیا ہے۔ مسجد کا منبر بھی قابل دید ہے اس میں چودہ سیڑھیاں ہیں اور سرتاپا سنگ مرمر سے بنایا گیا ہے۔

۳۔ مسجد شہداء (مسجد نو)

یہ مسجد میدان شاہچراغ میں واقع ہے چونکہ اس کی عمارت کافی وسیع و کشادہ ہے اسی بنا پر یہ شیراز کی سب سے بڑی مسجد کہلاتی ہے۔ اس مسجد کی عمارت پہلی مرتبہ شروع سے آخر تک ستر سال کے عرصے میں مکمل ہوئی مگر شیراز میں چونکہ مسلسل زلزلے آتے رہے جس کی وجہ سے اس کی پہلی عمارت بالکل ہی منہدم ہوگئی۔ موجودہ عمارت دوسری مرتبہ از سرِ نو بنائی گئی ہے۔

۴۔ مسجد نصیر الملک

یہ قاچاری عہد کی یادگار ہے۔ اس پر جو روغنی خشت کاری (کاشی کاری) کی گئی ہے وہ ہر اعتبار سے قابل دید ہے

ج ۔ علمی مراکز اور فقراء کے تکیے

۱۔ مدرسۂ خان

شاندار و پرشکوہ عمارت شاہ عباس صفوی کے عہد کی یادگار ہے جسے اللہ وردی خاں اور اس کے لڑکے امام قلی خاں نے تعمیر کرایا تھا۔ اس عمارت کے وسط میں کشادہ و پرفضا صحن ہے جس کے اطراف میں طلبہ کے قیام کے لئے تقریباً سو حجرے دو منزلہ بنے ہوئے ہیں مدرسہ کے اندرونی حصے میں ایک دالان "ایوان صدرا" کے نام سے مشہور ہے جس کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ ایران کے مشہور و معروف مفکر و دانشمند ملا صدرا شیرازی اسی جگہ فلسفے کا درس دیا کرتے تھے۔

۲۔ مدرسۂ منصوریہ

شیراز کی قدیم ترین درسگاہ ہے جس کی تعمیر ۸۸۰ھ میں صدر الدین دشتکی شیرازی نے اس شہر کے دشتک نامی محلے میں کی تھی۔

۳۔ مدرسۂ وکیل

یہ درسگاہ آقا بابا خان کے نام سے مشہور ہے۔

۴۔ تکیۂ ہفت تنان

مقبرۂ حافظ شیرازی کے شمال میں شاندار عمارت ہے جو تکیۂ ہفت تنان کے نام سے مشہور ہے کیونکہ یہاں سات درویشوں کی قبریں ہیں۔ یہ درویش دور و دراز کا سفر طے کر کے یہاں آباد ہوئے تھے اور یہیں پیوند زمین ہو گئے۔

۵۔ تکیۂ چہل تنان

یہ جگہ بھی حافظ شیرازی کے مقبرے کے شمال میں واقع ہے۔ اور چالیس درویشوں کا مدفن ہے۔

۶۔ تکیۂ مشرقین

شہر شیراز کی حدود میں پہاڑ کی بلندی پر واقع ہے۔

(باقی آئندہ)

دعا از صحیفۂ سجادیہ

برائے استقبال ماہ ضیافت الٰہی

رمضان المبارک

والحمد لله الذي جعل من تلك السُّبل شهره شهر رمضان، شهر الصيام، وشهر الاسلام، وشهر الطهور، وشهر التمحيص، وشهر القيام الذي انزل فيه القرآن، هدى للناس، وبيّنات من الهُدىٰ والفرقان.

فابان فضيلته على سائر الشهور بما جعل له من الحرمات الموفورة والفضائل المشهورة، فحرّم فيه ما احلّ في غيره اعظاماً، وحجر فيه المطاعم والمشارب اكراماً، وجعل له وقتاً بيّناً لا يجيز جلّ وعزّ ان يقدم قبله، ولا يقبل ان يؤخّر عنه.

اللهم صلى على محمد وآله، وألهمنا معرفة فضله واجلال حرمته، والتحفّظ مما حظرت فيه، واعنّا على صيامه بكفّ الجوارح عن معاصيك، واستعمالها فيه بما يرضيك حتى لانصغي باسماعنا الى لغو، ولا نسرع بابصارنا الى لهو.

وخدا سزاوار حمد و سپاس ہے، جس نے ماہ رمضان کو اپنا مہینہ قرار دے کر ہم پر اپنے احسان کی راہیں کھول دیں۔ یہ مبارک مہینہ ماہ اسلام ہے، ماہ طہارت روح ہے، ماہ پاکسازی گناہان ہے، ماہ قیام عبادت ہے اور وہ مہینہ ہے جس میں قرآن نازل ہوا جو کہ نشان ہدایت ہے اور حق و باطل کے درمیان فرق کرنے والا ہے۔

پس فراواں حرمتوں اور مشہور و آشکار فضیلتوں کی وجہ سے اس مہینے کو دیگر تمام مہینوں پر برتری حاصل ہے۔ اسکی تعظیم کیلئے وہ سب چیزیں جو دیگر مہینوں میں حلال تھیں حرام کر دی گئیں اور کھانا پینا ممنوع کر دیا گیا۔ ان اوقات کو واضح و مشخص کر دیا جس میں خدائے بزرگ و توانا اجازت نہیں دیتا کہ اس سے قبل اس کو تمام کیا جائے نہ اس بات کو پسند کرتا ہے کہ اس میں تاخیر کی جائے۔

خداوندا! محمدؐ و آل محمدؐ پر درود و سلام نازل فرما اور ہمیں توفیق دے کہ ہم ان کی فضیلت و جلالت کی معرفت حاصل کر سکیں اور ان چیزوں سے اجتناب کر سکیں جن سے تو نے ہمیں روکا ہے۔ ہماری معاونت کر دے کہ روزے کی حالت میں اپنے اعضاء و جوارح کو گناہوں سے محفوظ رکھیں اور ایسے کام کریں جو تیری خوشنودی کا باعث ہیں۔ ہمارے کان بیہودہ باتیں نہ سنیں اور ہماری آنکھیں لہو و لعب نہ دیکھیں۔

درس چہل و نہ

اجزائے جملہ

حذف

معلوم ہوا کہ :-

جملہ وہ مجموعہ کلمات ہے جو ایک تمام و کامل مفہوم بھی رکھتا ہو۔

جملے کی چار نوع ہوتی ہیں : خبری، پرسشی، امری، تعجبی۔ جو جملہ خبر بیان کرتا ہے اُسے " جملۂ خبری " کہتے ہیں۔ جس جملے میں کچھ پوچھا جاتا ہے اس کو جملۂ پرسشی کہتے ہیں۔ جس جملے میں تعجب کا اظہار ہوتا ہے اسے جملۂ تعجبی کہا جاتا ہے۔

جس جملے میں فرمان دیا جاتا ہے اُس کو جملۂ امری کہتے ہیں۔

اسی طرح ہم یہ بھی جان چکے ہیں کہ جملۂ خبری کے اصلی حصے دو ہوتے ہیں ایک نہاد اور دوسرا گزارہ۔

یاد دہانی

> نہاد جملے کا وہ حصّہ ہے کہ جسکے بارے میں خبر دی جاتی ہے۔ گزارہ وہ خبر ہے جو نہاد کے بارے میں ہوتی ہے۔

اب ہم ایک نئی بات کہتے ہیں کہ جملے کی چاروں قسموں میں سے ممکن ہے کہ کسی جملے میں مذکورہ بالا کوئی **ایک** حصّہ اصلی حذف کردیا گیا ہو، یعنی بیان نہ کیا گیا ہو۔ حسن بہ خانہ آمد و برگشت۔

اسمیں دو جملے ہیں: ایک "حسن بہ خانہ آمد" اور دوسرا "برگشت" اور ان دو جملوں کو جس چیز نے باہم **پیوست** کیا ہے وہ حرف ربط "و" ہے جملہ اوّل میں جملے کے دونوں اصلی **حصّے** ذکر کئے گئے ہیں: **حسن [1] بہ خانہ آمد** دوسرے جملہ میں دونوں حصّوں میں سے صرف ایک حصّہ آیا ہے: ---[2] برگشت لیکن چونکہ جملہ اوّل میں نام "حسن" جو کہ نہاد جملہ ہے، بیان کیا جاچکا ہے لہٰذا اس کی تکرار لازم نہیں ہے۔ اگر جملہ اوّل نہ ادا کریں اور تنہا جملہ دوم بیان کریں یعنی کہا جائے **"برگشت" تو شنوندہ** جاننا چاہیگا کہ "وہ کون تھا" جس کے لئے "برگشت" کہا گیا۔ مگر چونکہ

یہ جملہ اوّل جملے کے ساتھ آیا ہے اور اس میں نہاد بیان ہوچکا ہے تو یہ سمجھ میں آجاتا ہے۔ اس قرینہ سے **شنوندہ** (یا خوانندہ) سمجھ لیتا ہے کہ "برگشت" کا نہاد بھی وہی ہے جو اس سے قبل کے جملے کا ہے۔

جملہ دوم میں نہاد جملہ کو حذف کردیا گیا ہے۔ کیونکہ "قرینۂ لفظی" یعنی اس سے قبل استعمال کئے گئے جملوں کے ذریعے شنوندہ اس کا خود پتہ لگا لیتا ہے۔

پس ممکن ہے کہ جملہ خبری میں "نہاد" بہ "قرینۂ لفظی" **حذف کردیا جائے**

گاہے یہ بھی ممکن ہے کہ پورا گزارہ یا اس کا کوئی حصّہ "قرینۂ لفظی" کے لحاظ سے حذف کردیں۔ مثلاً عبارت

"از بخت شکر دارم و از روزگار ہم" میں دو جملے ہیں۔

جملہ اوّل۔ (من) از بخت شکر دارم — جملہ دوم۔ (من) از روزگار ہم (شکر دارم)

اس میں گزارہ کا کچھ حصّہ حذف کردیا گیا ہے۔ اس کا حصّہ "شکر دارم" جملۂ بالا میں **قرینۂ لفظی** ہے۔ لیکن دیگر حصّہ یعنی "از روزگار" قرینہ نہیں ہے۔ پس جو حصّہ **قرینہ** نہیں رکھتا اس کو بیان کیا گیا اور جو حصّہ از روئے **قرینۂ لفظی** معلوم ہوسکتا ہے **اسکو** حذف کردیا گیا ہے۔

> خبری جملوں میں ممکن ہے کہ نہاد یا گزارہ یا ان دو اصلی حصوں میں سے کسی جز کو حذف کردیا جائے۔ یعنی بیان نہ کیا جائے۔
>
> ان دونوں حصوں یا ان کے اجزا میں سے کسی کو حذف کرنے کے لئے **قرینۂ لفظی** کا وجود شرط ہے۔

عینی حقائق

"خلیج فارس میں عراقی مفاد کی خاطر امریکہ کی فوجی مداخلت ...شتہ چند برسوں کے دوران پینٹاگان کا کامیاب ترین فوجی ...یشن تھا۔" سابق صدر جمہوریۂ امریکہ ریگن کے سات سالہ ...ر اقتدار میں امریکی وزیر جنگ وائن برگر نے اپنے اس ...ن کے ذریعہ مسلط کردہ جنگ کے دوران امریکہ کی طرف ...ے عراق کی براہ راست اور بھرپور حمایت کا بڑے واضح ...لوں میں اعتراف کیا ہے۔ اس نے اپنے بیان میں یہ ...اعلان کیا کہ "یہ انتہائی مشکل بات تھی کہ جس جنگ میں ...ے طرف ایران ہے اس میں ہم غیر جانبدار رہ جائیں۔ ...ہم نے اس سلسلے میں اپنے خیالات پیش کئے اور ...ے اقدام کئے جن سے عراق کی جانبداری ظاہر تھی لیکن ...ے کے ساتھ ہی امریکہ اس کوشش میں بھی لگا ہوا تھا کہ ...والوں کو یہ نہ معلوم ہونے پائے کہ امریکہ عراق کی جانبداری ...ہا ہے۔"

اگرچہ مسلط کردہ جنگ کے دوران عراقی مفاد میں امریکہ ...کی مداخلت اتنی واضح اور روشن رہی ہے کہ اس کو چھپایا ...ں جاسکتا ہے لیکن یہ پہلی مرتبہ امریکہ کا وہ اعلیٰ عہدیدار ...قیقت کا اعتراف کر رہا ہے جو آٹھ سالہ جنگ کے دوران ...سال تک وزیر جنگ کی خدمات انجام دے رہا تھا ...س نے خود ہی اس فوجی مداخلت کا فیصلہ کیا تھا۔ عراق کی ...ہ جانبداری کے سلسلے میں اس سے زیادہ واضح بات ہوسکتی ہے کہ بین الاقوامی سطح پر اپنی غیر جانبداری کا اعلان کرنے والا امریکی وزیر یہ اعتراف کرتا ہے کہ ایران کے خلاف ہونے والی جنگ میں امریکہ کا غیر جانبدار رہنا ناممکن ہے۔"

اپنے سات سالہ دور اقتدار میں امریکی وزیر جنگ وائن برگر نے اکثر وحشیانہ مظالم بذات خود انجام دیئے تھے چنانچہ سامان بردار ایرانی بحری جہاز "ایران آجر" کو نابود کرنے کے لئے وہ خود اس علاقے میں آیا اور اس تجارتی جہاز کو اپنی موجودگی میں تباہ کروایا۔ لیکن اسلامی انقلاب کے خلاف اس عراق جنگ کے دوران امریکہ کی طرف سے عراق کی حمایت کے لئے فقط وزیر جنگ وائن برگر کو ذمہ دار قرار دینا مناسب نہیں ہے۔ اگرچہ وائن برگر کو اسلامی انقلاب سے ذاتی عداوت تھی لیکن وہ اس سلسلے میں امریکی فیصلے کو عملی جامہ پہنانے میں ایک مہرہ کی حیثیت سے کام کر رہا تھا کیونکہ پورا امریکی نظام حکومت اسلامی انقلاب، اسلامی جمہوری حکومت اور ایرانی عوام کے خلاف منصوبے تیار کیا کرتا تھا۔

امریکہ شروع ہی سے اسلام اور اسلامی انقلاب کا دشمن اور مسلط کردہ جنگ کی پرورش کا اہم ذمہ دار تھا اور وہ اپنی غیر جانبداری کا اعلان محض لوگوں کو فریب میں مبتلا کرنے کے لئے کیا کرتا تھا۔

اس کی ایک واضح اور روشن دلیل یہ ہے کہ حکومت سے وائن برگر کی علیحدگی کے بعد بھی مسلط کردہ جنگ میں امریکہ کی مداخلت آمیز سیاست جاری رہی بلکہ اس میں قدرے شدت بھی پیدا ہوگئی اور وائن برگر کی برطرفی کے بعد حملہ آور عراقی حکومت کی حمایت میں امریکہ کی جانب سے وسیع فوجی مداخلت شروع ہوگئی چاہے واشنگٹن اور امریکی حکام مسلط کردہ جنگ میں اسی طرح اپنی غیر جانبداری کا لگاتار اعلان کرتے رہتے، چاہے امریکی وزیر جنگ آٹھ سالہ مقدس دفاع کے دوران اپنی دورخی سیاست کا تذکرہ نہ کرتا اور چاہے اسلام اور اسلامی انقلاب کے خلاف ہونے والی جنگ میں امریکہ اور وائن برگر کے شرمناک و ظالمانہ کردار کا پردہ فاش نہ ہوتا پھر بھی یہ بات روز روشن کی طرح عیاں تھی کہ امریکہ شروع ہی سے اسلام اور اسلامی انقلاب کا دشمن اور مسلط کردہ جنگ کی پرورش کا اہم ذمہ دار تھا اور وہ اپنی غیر جانبداری کا اعلان محض لوگوں کو فریب میں مبتلا رکھنے کے لئے کیا کرتا تھا۔

یہی وجہ ہے کہ ہمارے امام عزیز نے جنگ شروع ہوتے ہی واضح طور پر یہ اعلان کر دیا تھا کہ "یہ امریکہ کا ہاتھ ہے جو صدام کی آستین سے رو نما ہوا ہے" اور آج تقریباً دس سال بعد وائن برگر اسی بات کا اعلانیہ اعتراف کر رہا ہے اور یہ کہتا ہوا نظر آتا ہے کہ "امریکہ ایسی جنگ میں غیر جانبدار نہیں رہ سکتا جس میں ایک طرف ایران ہو اسی وجہ سے اس نے عراقی مفاد کے تحفظ کی خاطر عملی قدم بھی اٹھائے"

وائن برگر نے اس سلسلے میں ایران کے خفیہ دریائی محاصرہ کے لئے قدم اٹھایا، اسلحوں کی سپلائی پر پابندی لگائی اور خلیج فارس کے علاقے میں ایسے متعدد فوجی آپریشن انجام دیئے جن کی وجہ سے طاقت کا توازن بگڑ جائے اور ایران کو زبردست خسارے سے دوچار ہونا پڑے اپنے حالیہ بیان میں وائن برگر نے ان تمام باتوں کا اعتراف کیا ہے لیکن ملت ایران کے خلاف امریکی مظالم کی سرحدیں اسی جگہ تمام نہیں ہو جاتیں بلکہ یہ مظالم اس سے کہیں زیادہ ہیں۔

اسکے بعد وائن برگر رجعت پرست عرب حکمرانوں کی طرف سے امریکہ اور عراق کو ملنے والی حمایت وطرفداری کیطرف اشارہ کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ اس طرح عربوں کو امریکہ کی آغوش میں پناہ لینے کا موقع مل گیا اور ان لوگوں کو پورا اطمینان ہو گیا۔ اس کے بعد وہ نتیجہ اخذ کرتے ہوئے امریکہ کے موجودہ و آئندہ فیصلہ ساز حکمرانوں کو یہ باور کرانے کی کوشش کرتا ہے کہ "امریکہ کے لئے ایران کی فوجی اور سیاسی اہمیت کو نگاہ میں رکھتے ہوئے بھی ایک ایسے ملک سے دوستانہ تعلقات کا منصوبہ بنانا محض خام خیالی اور انتہائی ناپسندیدہ عمل ہوگا جس نے امریکہ سے عداوت کو اپنا بنیادی اصول قرار دے رکھا ہے۔

یہ بات ان لوگوں کی یقین دہانی کا باعث ہوگی جن کے دل و دماغ میں اسلامی انقلاب کے خلاف امریکی مکر و فریب کے سلسلے میں کوئی شک وشبہ باقی رہ گیا ہے اور اب انھیں یہ یقین کرنے میں ذرہ برابر بھی کوئی دشواری نہ ہوگی کہ امریکہ اسلامی انقلاب کے خلاف خیانت آمیز وحشیانہ حرکتیں کرتا رہا ہے۔

اسلام اور اسلامی انقلاب سے امریکہ کی گہری عداوت کو ثابت کرنے کے لئے بے شمار دلائل وشواہد موجود ہیں لیکن اگر اس کو ثابت کرنے کے لئے کوئی بھی دلیل موجود نہ ہوتی تو بھی سابق امریکی وزیر جنگ وائن برگر کی موجودہ کتاب حقائق کو واضح کرنے کے لئے کافی ہے کیونکہ اس نے امریکی وزیر کی حیثیت سے اسلامی جمہوریۂ ایران کے خلاف بہت سی فوجی کارروائیاں خود کی ہیں۔ وائن برگر کے حالیہ اعترافات میں ہماری قوم کے لئے کوئی نئی بات نہیں ہے کیونکہ ان میں ان حقائق کی طرف اشارہ کیا گیا ہے جس کو اس قوم نے خود جھیلا ہے لیکن یہ اعترافات ان لوگوں کے لئے محکم دلیل کی حیثیت رکھتے ہیں جو اپنی سادہ لوحی کی بنیاد پر یہ خیال کرتے ہیں کہ ملک کی تعمیری سرگرمی و جنگی نقصانات کی تلافی میں واشنگٹن کوئی مثبت کردار ادا کرنے والا ہے۔

ان حقائق سے آگاہ ہونے کے بعد بھی اگر کوئی شخص خوش خیالی میں مبتلا رہ جائے تو اسے یہ یقین کر لینا چاہئے کہ اس کی فکر سلامت نہیں رہ گئی ہے کیونکہ ایسے مسائل میں جس کا سماج، اسلامی نظام مملکت اور اسلامی انقلاب سے براہ راست تعلق ہو لاپرواہی وسادہ فکری سے کام لینا کوئی دانشمندی کی بات نہیں ہے۔ کیونکہ یہ انقلاب و نظام ملت اسلامیہ کا سرمایۂ حیات ہے جو اس راہ میں اپنا سب کچھ نچھاور کرنے کے لئے ہمہ تن آمادہ ہے۔

یہ سوچ کر بھی عاشقانِ انقلاب لرز اٹھتے ہیں کہ اگر ایک دن مملکت اسلامیہ کے اقتدار کی باگ ڈور ایسی فکر رکھنے والوں کے ہاتھ آگئی تو کیا ہوگا۔ لیکن جن مجاہدین انقلاب کے نعرۂ تکبیر کی آواز نے محل نشینوں اور مشرق و مغرب کے سربراہان کفر والحاد کو دہشت زدہ بنا دیا؛ وہ مجاہدین جانباز جنھوں نے اپنے جوش وخروش اور اپنی مسلسل تبر و آزمائی کے ذریعہ اسلام اور اسلامی انقلاب کا بچہ کر دیا اور وہ فرزندانِ توحید جن کو دشمن اور دشمن کے ساتھیوں کی مکمل شناخت ہے اور جو دشمنوں پر نشانہ لگائے ہوئے ہیں، کسی کو ایسا موقع حاصل نہ ہونے دیں گے کہ وہ اسلام یا اسلامی انقلاب کو نقصان پہنچا سکے اور مختلف عملی تجربات کی روشنی میں یہ کہا جا سکتا ہے کہ اپنی مختصر سی تاریخ کے دوران ہمارا یہ عظیم الشان انقلاب ان مراحل سے پہلے بھی گزر چکا ہے اور دنیا والوں پر یہ ثابت کر دیا ہے کہ ملت ایران اپنے اس عظیم سرمایۂ حیات کے تحفظ کے لئے ہمہ وقت بیدار ہے۔

بقیہ : اہم خبریں

عراقی مسلمانوں کے قتل عام اور مقامات مقدسہ پر حملات کے نتائج تباہ کن ثابت ہوں گے۔

آیت اللہ العظمیٰ گلپایگانی کی امریکہ کو تنبیہ

قم۔ ۳ر فروری ۱۹۹۱ء حضرت آیت اللہ العظمیٰ گلپایگانی نے صدر جمہوریہ امریکہ کو بذریعہ ٹیلی گرام جو مراسلہ بھیجا ہے اس میں موصوف نے جارج بش کو عراقی مسلمانوں کے قتل عام اور مقامات مقدسہ پر حملات کے تباہ کن نتائج کا ذکر کرتے ہوئے مطالبہ کیا ہے کہ اغیار کی افواج کو منطقہ خلیج فارس سے نکل جانا چاہئے اور اس وقت جو وہاں بحران ہے اس کا حل غیر جانبدار مسلم خیر اندیش قائدین تلاش کریں۔

حضرت آیت اللہ العظمیٰ گلپایگانی نے کویت پر عراق کے جارحانہ قبضے کی مذمت کرتے ہوئے صدر جمہوریہ امریکہ سے خطاب کرتے ہوئے اپنے ٹیلی گرام میں لکھا ہے کہ "جارج بش صاحب! اس منطقے میں جو قتل عام ہو رہا ہے اور ہر طرف جنگ کے شعلوں کو جس طرح ہوا دی جا رہی ہے اس کے خوفناک انجام پر آپ کو غور کرنا چاہئے۔

قیدی کی حیران و مایوس آنکھیں

داستان آزادی سنا رہی ہیں

اس کی آنکھوں سے خوف وحیرت اور بے یقینی چھلک رہی ہے۔ شاید یہ خوف و دہشت دس سال کی اسیری کی وجہ سے تھی اور عدم اعتماد و بے یقینی کی وجہ دشمن کی فاسد و کج رفتاری تھی جس کی بنیاد پر یہ آنکھیں آزادی سے مایوس ہو چکی تھیں۔ کوئی کیا بتا سکتا ہے کہ اصل وجہ کیا تھی یہ بھی ممکن ہے کہ دونوں ہی وجوہات رہی ہوں۔ اس کی آنکھوں میں رنج وغم کا دریا ابل رہا ہے اور فوٹو گرافر کی فلیش لائٹ کو دیکھ کر عراقیوں کے نیزہ کی چمکتی ہوئی نوک کی یاد تازہ ہو جاتی ہے۔ اس کی آنکھیں یادوں کے دریا میں ڈوبی ہوئی ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ اسیری سے پہلے کی یادوں نے اسے گھیر رکھا ہو اور یہ بھی ممکن ہے کہ اسیری کے دوران جھیلے گئے مصائب کی یاد آنے لگی ہو۔ اس نے ایک ٹھنڈی سانس لی اور ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ بول اٹھا: "جو کچھ ہونا تھا ہو چکا خدا کا لاکھ لاکھ شکر و احسان!"

میرا نام سید علی خالقی اور میری عمر تقریباً ساٹھ سال ہے۔ میں تہران کا ایک غیر فوجی ڈاکٹر ہوں میں نے ہڈیوں کے علاج و آپریشن کے شعبے میں کینیڈا سے سند مہارت حاصل کی ہے۔ اور دس سال تک عراقی قید خانوں میں جنگی قیدی کی زندگی بسر کر چکا ہوں۔ ۱۹۸۰ء میں مجھے "مارد" روڈ پر عراقی حملہ آوروں نے گرفتار کر لیا تھا۔

درحقیقت تنظیم جہاد سازندگی تہران وقم کے توسط سے اپنے چار ساتھیوں کے ہمراہ محاذ جنگ کی طرف روانہ ہوا تھا تاکہ ملک وملت کی خدمت کا شرف حاصل کر سکوں۔ تہران سے نکل کر جب ہم لوگ خرم شہر پہونچے تو دشمن کی توپوں اور میزائلوں نے ہم لوگوں کا شاندار استقبال کیا۔ اسپتال زخمیوں سے بھرا ہوا تھا چار روز بعد جب ہم لوگ مارد روڈ سے شہر اہواز کی طرف بڑھ رہے تھے عراقی حملہ آوروں نے ہمیں گرفتار کر لیا۔ ہم لوگوں نے دیکھا کہ جنگ کی تباہی سے جان بچا کر بھاگنے والے بے شمار لوگوں کو بھی جنمیں خواتین، کمسن بچے اور سن رسیدہ بوڑھے بھی ہیں، گرفتار کر لیا گیا ہے۔ عراقی حملہ آور فوجی لباس پہنے ہوئے ایرانی جنگی قیدیوں کو الگ کھڑا کر کے بندوق اور رائفل کے کندوں سے ان پر وحشیانہ تازیانہ باری میں مشغول تھے ان ظالموں نے ہم لوگوں کو بھی شیر بدی کے اس پار بھیج دیا تھا۔ ہر فوجی ٹرک میں ڈیڑھ دو سو قیدیوں کو بھوسے کی طرح بھر دیا گیا تھا۔ گھٹن کا یہ عالم تھا کہ سانس لینے میں بھی دشواری ہو رہی تھی لیکن ڈنڈے کے زور پر سب کو اسمیں ٹھونس دیا گیا تھا۔ بہرحال "تمونہ" نامی مقام پر ہم لوگوں کو ٹرک سے نیچے اتارا گیا اور اس کے بعد ۳۶ گھنٹوں تک ہم لوگوں کو کھانا پانی کچھ نہیں دیا گیا اور دس بارہ روز تک ہم لوگ اسی طرح ننگی و ٹھنڈی زمین پر پڑے رہے۔ اس کے بعد ہم چار ڈاکٹروں کو کچھ اور قیدیوں کے ہمراہ پوچھ تاچھ کے لئے دوسری جگہ پہونچا دیا گیا اور وہاں ۲۱ مہینے تک طرح طرح کی وحشیانہ اذیتوں کے ذریعہ ہم لوگوں سے خفیہ اطلاعات حاصل کرنے کی کوشش جاری رہی اور ہم قید خانہ کی تنگ و تاریک کوٹھریوں میں مصائب کا سامنا کرتے رہے۔

قید خانہ میں طرح طرح کے مصائب جھیلنا تو قیدی کا مقدر بن جاتا ہے لیکن مجھے عراقی ڈاکٹروں کے اخلاق نے زبردست حیرانی میں مبتلا کر رکھا تھا۔ ہر ڈاکٹر کو اپنی زندگی کے آولین مراحل میں یہ قسم کھانی پڑتی ہے کہ وہ

مریض کے درد و غم کو دور کرنے کی حتی الامکان کوشش کرے گا لیکن جب عراقی جلاد جنگی قیدیوں کو اذیت پہونچاتے تھے تو وہاں موجود عراقی ڈاکٹر زخمی وگریہ کناں قیدیوں کا مزاق اڑایا کرتے تھے اور زخمی قیدیوں کی نالہ و شیون کی آواز سے وہ غیر معمولی طور پر لطف اندوز ہوا کرتے تھے

عراقی فوجی افسران ہم قیدیوں کے ساتھ جو وحشیانہ اور غیر انسانی سلوک کرتے تھے اسے کوئی آدمی سن بھی نہیں سکتا ہے لیکن اس آدمی کا کیا حال ہوگا جس کی نگاہوں کے سامنے یہ دردناک واقعات پیش آتے رہے ہیں اور جس کی آنکھوں کے سامنے وہ دردناک و دلخراش مناظر آج بھی محفوظ ہیں۔ مثلاً ہر روز عراقی جلاد ایرانی قیدیوں کو بندوق کے کندوں سے کافی دیر تک مسلسل پیٹا کرتے تھے۔ ایرانی قیدیوں کو گندے ناموں سے آواز دی جاتی تھی اور دیگر قیدیوں کے سامنے ان لوگوں پر اتنے ڈنڈے برسائے جاتے تھے کہ گردن کے نیچے سے لیکر ران تک کا حصہ بالکل نیلا پڑ جاتا تھا اور سارا جسم پھول جایا کرتا تھا لیکن اس نیلے اور سوجے ہوئے جسم پر اسے پھر ڈنڈوں کی چوٹ برداشت کرنی ہوتی تھی۔

بین الاقوامی ریڈ کراس تنظیم کے افسروں کا اخلاق بھی تقریباً عراقی جلادوں جیسا ہی تھا۔ میں ڈاکٹر تھا اور کسی مترجم کی امداد کے بغیر لوگوں سے انگریزی زبان میں گفتگو کیا کرتا تھا لیکن ان کے لب ولہجہ سے ایسا محسوس ہوتا تھا کہ وہ لوگ بھی ہمیں اپنا دشمن خیال کرتے ہیں۔ جب ایرانی جنگی قیدی ان افسروں سے عراقی جلادوں کی بداخلاقی کی شکایت کرتے تھے اور بتاتے تھے کہ انہیں کھانے کے لئے گندا اور سڑا ہوا کھانا دیا جاتا ہے تو وہ انہیں ڈانٹ کر یہ جواب دیتے تھے کہ کیا یہاں ہوٹل کھلا ہوا ہے؟ تم لوگ قیدی ہو اور تمہیں اسی طرح کے حالات کا سامنا کرنا پڑے گا۔ ریڈ کراس تنظیم کے افسران قیدیوں کے خطوط واپس کر دیتے تھے اور معلوم کرنے پر یہ جواب دیتے تھے کہ تمہارے خطوط کو تمہارے پہلے والے قیدخانہ کے پتہ پر بھیج دیا گیا ہے اور کبھی یہ کہتے تھے کہ تمہارا خط ہوٹل کی میز پر چھوڑ آیا ہوں کل پرسوں آؤں گا تو لیتا آؤں گا اور بعد میں یہ جواب دیتے تھے کہ تمہارا خط لانا بھول گیا۔ جب ہم لوگوں نے اعتراض کیا کہ یہ آپ لوگوں کی ذمہ داری ہے کہ ہمارے خطوط ہم لوگوں تک پہونچائیں۔ کافی شور وغل اور داد و فریاد کے بعد ہمارے خطوط ہمیں ملنے لگے۔ اور ہم سے یہ کہا جاتا تھا کہ مختصر سے وقت میں خط کا جواب لکھ دو۔ جب ریڈ کراس تنظیم کے یہ افسران واپس جانے لگتے تو جو لوگ ان کے خلاف شکایت کیا کرتے تھے ان کے نام عراقی فوجی افسروں کو لکھوا دیتے۔ چنانچہ ان لوگوں کو دوبارہ عراقی جلادوں کے وحشیانہ مظالم سے دوچار ہونا پڑتا تھا۔ قاعدہ تو یہ ہے کہ اس عالمی تنظیم کی ذمہ داری ہوتی ہے کہ وہ قیدیوں کے بارے میں حکومت سے کچھ نہ بتائیں لیکن ہم نے دیکھا کہ ریڈ کراس والے عراقی جلادوں کے ساتھ غیر معمولی تعاون رکھتے تھے اور قیدیوں کی بہبودی و بہتری کے لئے کچھ نہیں کرتے تھے اور ایسا محسوس ہوتا تھا کہ وہ عالمی انسانی تنظیم کی جانب سے نہیں بلکہ عراقی حکومت کی طرف سے مقرر کئے گئے ہیں۔

درحقیقت اتنی طویل مدت تک وحشیانہ مظالم کی چھاؤں میں زندگی بسر کرنے کے بعد میں اپنی آزادی کے سلسلے میں بالکل ناامید اور مایوس ہو چکا تھا۔ اور آج آزاد ہونے کے بعد بھی کبھی یہ سوچنے لگتا ہوں کہ کہیں عراقی جلاد ہمیں دوبارہ نہ گرفتار کر لے جائیں اور رات کی تاریکی میں کھانا کھلانے یا داڑھی بنانے کا بہانہ بنا کر ہمیں کیمپ سے باہر لے جائیں اور ہمارے اوپر وحشیانہ انداز میں ڈنڈا برسانے لگیں۔ کبھی کبھی ایسا محسوس ہونے لگتا ہے کہ میں آزاد نہیں ہوں بلکہ آزادی کا خواب دیکھ رہا ہوں۔ میں ان لمحات کا ذکر کس طرح کروں جب میں اپنے وطن کی سرزمین میں داخل ہوا۔ بس یہ سمجھ لیجئے کہ وطن کی خاک پر قدم رکھتے وقت مجھے جو خوشی محسوس ہوئی تھی وہ زندگی بھر بھلائی نہیں جا سکتی۔

میرا ارادہ ہے کہ اپنی اسیری کی اس دردناک داستان پر مشتمل ایک کتاب لکھ ڈالوں کیونکہ مختصر سی زندگی کے یہ دس سال میرے اور میرے گھر والوں کے لئے ناقابل فراموشی ہیں۔ جی ہاں ملت ایران نے دین مبین اسلام کی حفاظت کی راہ میں قربانی و جاں نثاری اور جہاد و ثبات قدمی کی وہ مثال قائم کی ہے جس کو دنیا کبھی بھلا نہ سکے گی۔ دنیا جانتی ہے کہ ایرانی عوام کو یہ حقیقی آزادی و عظیم سربلندی آسانی سے نہیں دستیاب ہوئی ہے بلکہ اس کو حاصل کرنے کے لئے اس قوم کو اپنی گود کے پروردہ نوجوانوں کے خون کے سیلاب سے گزرنا پڑا ہے اور عظیم قربانیوں کا انبار لگانا پڑا ہے اور ان تمام قربانیوں کا مقصد الٰہی حکومت کی حفاظت اور خداوند عالم کی خوشنودی حاصل کرنا ہے۔ ہم لوگ جو کچھ چاہتے تھے اسے ہم نے صبر و ثبات قدم کے ذریعہ حاصل کر لیا۔ ہم لوگوں نے اپنے اسلامی وجود کی حفاظت کی اور اس راہ میں گوناگوں مصائب سے گزرنے کے بعد بھی شرمندہ نہیں ہیں۔ اور خدا و اسلام پر اپنے راسخ اعتقاد کی وجہ سے ہی ہم لوگوں کو یہ عظیم کامیابی حاصل ہوئی ہے اور ہم اس حقیقت سے بخوبی واقف ہیں کہ ہم لوگوں کو کسی سیاسی مکتب فکر و خصوصی روش کے ذریعہ نہیں بلکہ اسلام و خدا اور امام خمینی رضوان اللہ تعالیٰ علیہ کی قیادت کے ذریعہ ہی یہ عظیم کامیابی حاصل ہوئی ہے۔

کشکول

● بندگی کا درس مال و دولت اور درہم و دینار کے پجاریوں سے حاصل کیجئے جو رات اس کی فکر میں بسر کرتے ہیں اور دن بھر اس کی تلاش میں سرگرداں رہا کرتے ہیں۔

● ایک عابد و پرہیزگار آدمی کے بارے میں بیان کرتے ہیں کہ وہ رات بھر میں دس سیر کھانا کھاتا تھا تاکہ سحر ہونے تک قرآن ختم کر ڈالے۔ جب یہ داستان ایک مرد درویش نے سنی تو کہنے لگا کہ اگر اس نے آدھی روٹی کھائی ہوتی اور سو گیا ہوتا تو یہ کام ختم قرآن سے بہتر و افضل ہوتا۔

● دوستی ہو یا دشمنی ہر کام میں توازن کا خاص خیال رکھنا چاہیے کیونکہ اعتدال عقل کل کا ایک حصہ ہے کسی شخص کی اتنی تعریف نہ کیجئے کہ اگر ضرورت پڑے تو اس کی مذمت نہ کی جا سکے اسی طرح کسی شخص کی اتنی مذمت نہ کیجئے کہ اگر ضرورت پڑے تو اس کی تعریف و ستائش نہ کر سکیں۔

● دنیا میں دو آدمی ایسے ہوتے ہیں جو بلا وجہ رنج و مصائب برداشت کرتے ہیں اور سعی لاحاصل میں ساری زندگی بسر کر دیتے ہیں۔ انہیں سے ایک طبقہ وہ ہے جو جمع تو کرتا ہے لیکن کھاتا نہیں ہے اور دوسرا وہ ہے جو سیکھتا تو ہے مگر عمل نہیں کرتا ہے۔

● دولت خوشحال زندگی بسر کرنے کے لئے ہوتی ہے اور زندگی مال جمع کرنے کے لئے نہیں ہوتی۔

● ایک عقلمند آدمی سے لوگوں نے پوچھا: خوش قسمت اور بد قسمت کون ہے؟

اس نے جواب دیا۔

خوش قسمت وہ جس نے کھایا اور کمایا اور بدبخت وہ جو مر گیا اور سب کچھ چھوڑ گیا۔

● ایک بادشاہ کے سامنے ایک اہم مسئلہ آگیا۔ اس نے دعائیہ انداز میں کہا کہ اگر یہ مسئلہ میری خواہش کے مطابق حل ہو گیا تو میں عبادت گزاروں کے درمیان اتنی رقم تقسیم کروں گا۔

● جب اس کی مراد پوری ہو گئی اور ساری پریشانیاں ختم ہو گئیں تو اسے اپنی منت بڑھانے کا خیال آیا۔ اس نے اپنے ایک مخصوص غلام کو روپیہ کی تھیلی دیتے ہوئے کہا کہ یہ رقم میری طرف سے زاہد و پرہیزگاروں پر خرچ کر دو۔

کہتے ہیں کہ وہ غلام بہت عقلمند تھا۔ وہ دن بھر ادھر ادھر گھومتا رہا اور شام کو گھر واپس آگیا روپیہ کی تھیلی کو بوسہ دیا اور بادشاہ کی خدمت میں پیش کرتے ہوئے بولا۔ "میں نے زاہد و پرہیزگاروں کو تلاش کرنے کی بھرپور کوشش کی لیکن مجھے کوئی نہیں ملا۔"

بادشاہ نے کہا یہ کیا بکواس کرتا ہے؟ میں بخوبی جانتا ہوں کہ اس ملک میں چار سو سے زیادہ زاہد و پرہیزگار لوگ موجود ہیں۔

اس نے کہا۔ "بادشاہ سلامت! جو زاہد ہے وہ

اسے قبول نہیں کرتا ہے اور جو قبول کرنا چاہتا ہے وہ زاہد نہیں ہے۔

● ایک بادشاہ نے ایک پرہیزگار آدمی سے پوچھا: کبھی آپ کو میری یاد آتی ہے؟

پرہیزگار نے جواب دیا: جی ہاں

بادشاہ نے پوچھا: کس وقت

پرہیزگار نے جواب دیا: اس وقت جب میں خدا کو بھول جاتا ہوں۔

● جس کو مندرجہ ذیل چار باتیں معلوم ہوگئیں اسے چار چیزوں سے نجات حاصل ہوگئی۔

جس کو یہ معلوم ہوگیا کہ خداوند عالم نے آفرینش کے سلسلے میں کوئی غلطی نہیں کی ہے اسے غیبت سے نجات حاصل ہوگئی۔

جس کو یہ معلوم ہوگیا کہ جو کچھ "مقدر" ہے وہ اسے یقیناً حاصل ہوگا اسے غم سے نجات حاصل ہوگئی۔

جس نے یہ جان لیا کہ قسمت کے لکھنے میں اس کا کوئی کردار نہیں رہا اسے حسد سے نجات فراہم ہوگئی۔

جس کو یہ پتہ چل گیا کہ اس کی بنیاد اور حقیقت کیا ہے وہ غرور سے نجات پاگیا۔

کھانا کھلانے والا رند جمع خوری کرنے والے عابد و پرہیزگار سے بہتر ہے۔

● میں نے ایک اعرابی کو جوانوں کے درمیان ایک قصہ سناتے ہوئے دیکھا۔ وہ کہہ رہا تھا کہ ایک بار میں ایک جنگل میں راستہ بھول گیا۔ میرے پاس کھانے پینے کا کوئی سامان نہ تھا میں سمجھ گیا کہ موت یقینی ہے۔ گمراہی کے عالم میں ادھر ادھر گھومتے ہوئے مجھے مروارید سے بھری ہوئی تھیلی مل گئی۔ میں بے پناہ خوش ہوا کہ بھنے ہوئے گیہوں حاصل ہوگئے ہیں لیکن جب متوجہ ہوا کہ یہ مروارید کے دانے ہیں تو بے پناہ تکلیف ہوئی۔

بقیہ: صحیح جوابات

۱۱۔ محمد بن عبدالوہاب نجد کا باشندہ تھا، جس نے برطانوی سامراج کی سازش کے تحت مسلمانوں میں تفرقہ پھیلانے کی غرض سے وہابی فرقے کی بنیاد ڈالی۔

۱۲۔ اصفہان نصف جہان۔ کل رقبہ ۱۰۵۲۶۳ مربع کلومیٹر۔ حدود اربع۔ شمال میں مرکزی صوبہ سمنان، جنوب میں صوبہ فارس اور مشرق میں صوبجات یزد و خراسان اور مغرب میں صوبجات پرستان، خوزستان، چہار محال، بختیاری، بویر احمد کہگیلویہ۔

۱۳۔ ۱۳۷۸ھ ش، ۱۴۲۱ھ ق، ۲۰۰۰ء–۱۹۹۹ء

۱۴۔ اقلیتوں کی فلاح و بہبود کی نگرانی کے لئے حکومت ہند کے ایک ادارے کا نام ہے اس کے چیرمین جناب مظفر حسین برنی ہیں۔

بقیہ: معراجِ فکر و خیال

۴۔ جو شخص خوشنودی خداوندی کے لئے اپنے برادر مومن کی ملاقات کے لئے جاتا ہے اس کے بارے میں خداوند عالم ارشاد فرماتا ہے کہ "اے بندۂ عزیز! تو نے میری ملاقات کا شرف حاصل کیا میں تیرے اس عمل عالی کے عوض میں تجھے بہشت عطا کرتا ہوں۔

(امام جعفر صادق علیہ السلام)

۷۔ خیثمہ نامی ایک شخص بیان کرتا ہے کہ میں امام جعفر صادقؑ سے خدا حافظی کے لئے ان کی خدمت میں پہونچا تو امام نے ارشاد فرمایا: "خیثمہ! اگر میرے دوستوں سے ملاقات ہو تو انھیں میرا سلام کہنا اور ان سے تقویٰ و پرہیزگاری اختیار کرنے کی خواہش کرنا اور کہنا کہ انمیں سے جو دولت مند ہیں وہ مفلسوں کی اور جو طاقتور ہیں وہ کمزور لوگوں کی خبر گیری کرتے رہیں اور جو زندہ ہیں وہ مرنے والوں کی تکفین و تدفین میں شریک رہیں اور ایک دوسرے کے گھر جاکر آپس میں ملاقات کرتے رہیں۔

(اصول کافی جلد ۲ ص ۱۷۵)

۷۔ جو شخص کسی دوسری غرض سے نہیں بلکہ خوشنودی خداوندی کے لئے اپنے برادر مومن سے ملاقات کرے وہ وعدہ الٰہی کے بموجب خداوند عالم سے اجر و ثواب کا مطالبہ کرسکتا ہے۔ جب کوئی شخص اپنے مومن بھائی کی ملاقات کے لئے گھر سے باہر نکلتا ہے تو خداوند عالم ۷۰ ہزار فرشتوں کو حکم دیتا ہے کہ اس شخص کو مخاطب کرتے ہوئے اعلان کردیں کہ اے شخص تو گناہوں سے پاک ہوگیا۔ تجھ کو بہشت مبارک ہو۔ خداوند عالم نے بہشت میں ایک مکان تیرے لئے مخصوص کردیا۔

(امام موسیٰ کاظم علیہ السلام)

چودہ ؟ ایک انعامی مقابلہ

برادران وخواہرانِ اسلام ـــــ سلام علیکم

آپ لوگوں کو یہ معلوم ہو کر یقیناً خوشی ہوگی کہ اپنے نوجوان ساتھیوں کی دینی لگن اور مذہبی دلچسپیوں کو نگاہ میں رکھتے ہوئے ماہنامہ "مراۃ الاسلام" نے اپنے گذشتہ شماروں میں چودہ سوال۔ انعامی مقابلے کا جو پروگرام شروع کیا تھا وہ بحمد اللہ آج بھی جاری ہے۔ ذیل میں پوچھے گئے چودہ سوالوں کو صحیح جواب لکھنے والوں کو مندرجہ ذیل انعامات دیئے جائیں گے۔ انعامات کی رقم یقیناً حقیر ہے مگر اس سے اسلامی موضوعات میں دلچسپی رکھنے والے بھائیوں اور بہنوں کی حوصلہ افزائی مقصود ہے۔ صحیح جواب ارسال کرنے کی آخری تاریخ ۱۵ اپریل ہے۔ واضح رہے کہ مقررہ تاریخ کے بعد موصول ہونے والے جوابات کو مقابلے میں شامل نہیں کیا جائے گا۔ ادارہ کا فیصلہ حتمی اور آخری ہوگا۔ اگر صحیح جوابات کی تعداد زیادہ ہوئی تو فیصلے کے لئے قرعہ اندازی کا سہارا لیا جائے گا۔ خداوند عالم سب لوگوں کو علم دین حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

انعامات:

پہلا انعام: ایک کتاب، مبلغ سو روپے نقد | دوسرا انعام: ایک کتاب، مبلغ پچھتر روپے نقد | تیسرا انعام: ایک کتاب، مبلغ پچاس روپے نقد

کیا آپ جانتے ہیں؟

۱۔ مندرجہ ذیل آیت قرآن مجید کے ۱۵ ویں پارے میں کس سورہ کی کونسی آیت ہے اور اس کا مطلب کیا ہے؟ وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَمَن قُتِلَ مَظْلُومًا فَقَدْ جَعَلْنَا لِوَلِيِّهِ سُلْطَانًا فَلَا يُسْرِف فِّي الْقَتْلِ إِنَّهُ كَانَ مَنصُورًا

۲۔ مندرجہ ذیل عبارت سورۂ توبہ کی کس آیت کا ترجمہ ہے؟
"وہی تو وہ خدا ہے کہ جس نے اپنے رسولؐ کو ہدایت اور سچے دین کے ساتھ بھیجا تاکہ اس کو تمام دینوں پر غالب کرے اگرچہ مشرکین برا مانا کریں۔"

۳۔ سنہ ۵ھ کے پانچ اہم واقعات مختصراً لکھئے۔

۴۔ حضرت صاحب العصر والزمان کب، کہاں اور کس کے بطن سے متولد ہوئے؟

۵۔ نماز آیات کسے کہتے ہیں اور یہ کب پڑھی جاتی ہے؟

۶۔ امام خمینیؒ کے فتاوٰی کی روشنی میں وہ کون اشخاص ہیں جو اپنے مال میں خود تصرف کرنے کا حق نہیں رکھتے؟

۷۔ شب برأت اور شب قدر میں کیا فرق ہے اور انکی وجہ تسمیہ کیا ہے؟

۸۔ مندرجہ ذیل میں کون ماشاء اللہ باحیات ہیں؟
۱۔ ڈاکٹر بہشتی ۲۔ محمد جواد باہنر ۳۔ آیت اللہ دستغیب ۴۔ ڈاکٹر علی اکبر ولایتی ۵۔ ڈاکٹر چمران ۶۔ آیت اللہ صانعی ۷۔ آیت اللہ مہدوی کنی۔

۹۔ ۸ سالہ ایران۔عراق جنگ کے دوران کویت، سعودی عرب اور امریکہ کی راہ وروش ایران اور عراق کے تئیں کس نوعیت کی تھی؟

۱۰۔ سلمان رشدی کی خطا کو معاف کرنے کے متعلق ایران کا موقف کیا ہے؟ اور سعودی عرب نے ابتک اس سلسلے میں کیا اقدامات کئے؟

۱۱۔ روحانی، منجم وشاعر شاہ نعمت اللہ ولی کا وطن کہاں تھا اور انھوں نے اپنی حیات میں کن ممالک کا دورہ کیا؟

۱۲۔ مندرجہ ذیل لقب کن حضرات کے ہیں؟
باب الحوائج، امام جوادؑ، یداللہ، منتقم خونِ حسینؑ، خاتونِ جنت، کشتی نوح، منجی بشریت۔

۱۳۔ امیر المومنین حضرت علیؑ ابن ابی طالب علیہ السلام کی مدح وثنا میں حضرت خواجہ معین الدین چشتی علیہ الرحمہ کے چار اشعار لکھئے۔

۱۴۔ تنظیم "نادابستہ ممالک تحریک" کا چیرمین اس وقت کون ہے؟ اس کے دیگر کم از کم چار رکن ممالک کے نام بھی لکھئے۔

اعلان نتیجہ
شمارہ ۸۷

۱۔ بہادر علی خاں — اوّل
مشک گنج۔ لکھنؤ (یو۔پی)

۲۔ عذرا بانو — دوم
بڑی بازار، بنارس (یو۔پی)

۳۔ ظفر زہرا عابدی — سوم
امامباڑہ۔ فیض آباد (یو۔پی)

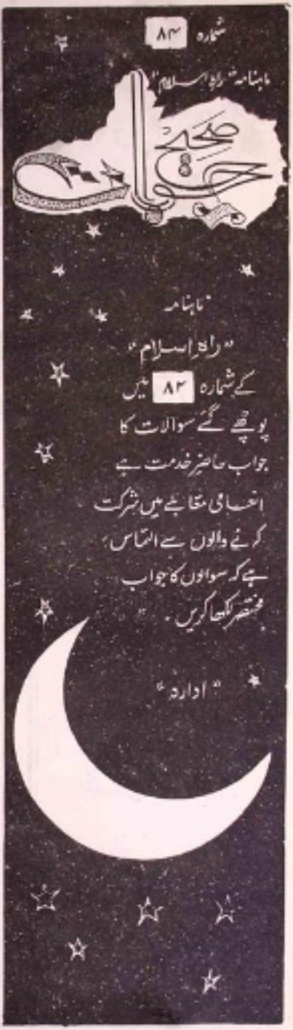

۱۔ مذکورہ آیت قرآن مجید میں سورہ احزاب کی آیت ۳۳ ہے اور اس کا مطلب ہے:
"اے اہلبیت (رسالتؐ)! خدا تو بس یہ چاہتا ہے کہ تم کو ہر طرح کی برائی سے دور رکھے اور جو پاک و پاکیزہ رکھنے کا حق ہے ویسا پاک و پاکیزہ رکھے۔"

۲۔ سورہ دہر آیات ۸ و ۹ حسنین علیہما السلام کی صحت کے لئے اہلبیت رسولؐ اور گھر کی خادمہ جناب فضّہ نے تین دن پے در پے روزے رکھنے کی نذر مانی تھی۔ نذر بڑھانے کے ایام میں افطار کے وقت یتیم، مسکین اور اسیر جداگانہ طور پر سائل بن کر آگئے۔ ان حضرات نے اپنے آگے کا کھانا اٹھا کر سائلین کو دیدیا اور خود تین روز تک صرف آب و نمک پر قناعت کی۔ تب مذکورہ آیت نازل ہوئی۔

۳۔ حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کا لقب ہے کیونکہ رسولؐ خدا کے ساتھ ان کا انداز معاشرت اور شفقت و خدمت اس طرح کی تھی جیسی ماں کی اپنے بچوں کے ساتھ ہوتی ہے۔

۴۔ مولودِ کعبہ حضرت علی علیہ السلام کو کہا جاتا ہے کیونکہ تاریخِ عالم میں صرف وہ ہی خانہ کعبہ کے اندر بطن مادر سے پیدا ہوئے۔ تاریخ تولد ۱۳ رجب سنہ ۳۰ عام الفیل ہے۔

۵۔ وہ عورت جس کی عمر نو سال نہیں ہوئی یا جو عورت یائسہ ہو چکی ہے تو اس کی کوئی عدت نہیں ہے۔ اگرچہ مرد نے اس سے ہمبستری کی ہو تو وہ طلاق کے بعد فوراً ہی کسی سے شادی کر سکتی ہے۔ اگر حاملہ عورت کو طلاق دیدی ہے تو اس کی عدت بچے کے پیدا ہونے یا سقط ہو جانے تک ہے۔ اس بنا پر اگر طلاق دینے کے مثلاً ایک گھنٹہ بعد بچہ پیدا ہو جائے تو اس کی عدت پوری ہو جائے گی۔

۶۔ مندرجہ ذیل چیزیں جانوروں کے ذبح کرنے میں مستحب ہیں۔
۱۔ بھیڑ، بکری کو ذبح کرتے وقت اس کے اگلے دونوں پیر اور پچھلا ایک پیر باندھا ہوا ہو اور دوسرا پچھلا پیر کھلا ہوا اور گائے کو ذبح کرتے وقت اس کے چاروں پیر بندھے ہوئے ہوں اور اس کی دُم کھلی ہو، مرغ کو ذبح کرنے کے بعد چھوڑ دیا جائے تاکہ وہ اپنے پر پھڑپھڑا سکے۔
۱۔ جانور کو جو شخص ذبح کر رہا ہو وہ قبلہ رخ ہو۔
۲۔ جانور کو ذبح کرنے سے پہلے اس کے سامنے پانی رکھا جائے۔
۴۔ ایسی صورت اختیار کرنی چاہیئے جس سے حیوان کو تکلیف کم ہو، مثلاً چھری بہت تیز ہو اور جانور کو جلدی جلدی ذبح کریں۔

۷۔ مزار حضرت پیغمبرِ اسلامؐ۔ مدینہ
بہشت زہرا۔ تہران
جنت المعلیٰ۔ مکہ مکرمہ
مزار حضرت امام رضاؑ۔ طوس
مزار حضرت نور اللہ شوستریؒ۔ آگرہ

۸۔ (۱) حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام۔
(۲) حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا
(۳) آنجہانی جسٹس جناب ویاس دیو مصرا۔
(۴) امام خمینیؒ (۵) ٹیپو سلطان۔

۹۔ خلافت عثمانیہ کے نام پر ترکی کی عملداری تھی۔

۱۰۔ حجاز۔ یہاں بھی سلطنت عثمانیہ کی عملداری تھی۔

(باقی ص ۲۲ پر)

بقیہ : اداریہ

سکتا ہے کہ مذکورہ تقسیم کے بموجب اس جنگ کو باطل و باطل کے درمیان جنگ کی فہرست میں شمار کیا جا سکتا ہے۔ یہ محض انسانی احساسات کا تقاضہ ہے کہ اس جنگ میں ملت اسلامیہ عراق کی حمایت کی جائے۔ مغربی افواج کا اس شرمناک فوجی آپریشن کو تنگ نظری اور کوتاہ بینی کے بموجب ایران و کویت پر حملہ کرنے والے لشکر کے خلاف ایک انتقامی کارروائی سمجھا جا سکتا تھا لیکن اسلامی ہمدردی اور مکتب اسلام کی آغوش میں پروردہ اسلامی جمہوریہ ایران کے رہنماؤں کی عفو و درگزر کی پالیسی کو نگاہ میں رکھتے ہوئے قصوروار کی مذمت ایک امر لازمی ہے۔ امریکی قیادت میں مغربی طاقتوں کی نیت کو دھیان میں رکھتے ہوئے خلیج فارس میں مغربی افواج کی موجودگی انسانی آزادی و اسلام محمدی کے لئے ایک بڑی مصیبت کے علاوہ کچھ نہیں ہے اس سلسلے میں تمام لوگوں سے ہمارا یہ مطالبہ ہے کہ دانشمندانہ ردعمل کا مظاہرہ کریں اور افراد کے گذشتہ اعمال و افعال کا مکمل تجزیہ کرتے ہوئے حق و باطل کے درمیان فرق قائم کرنے کی کوشش کریں اور اچھی طرح سمجھ لیں کہ محمدؐ بھی بالتورات پیغمبر خدا نہیں بن گئے بلکہ تاریخ گواہ ہے کہ خداوند عالم نے دنیا میں ہزاروں پیغمبرؑ بھیجے تاکہ وہ لوگوں کو اسلام قبول کرنے کے لئے ہموار کریں۔ اس کے بعد خداوند عالم ایک ایسے مرد امین کو عہدۂ رسالت سپرد کرتا ہے جو روشن و تابناک ماضی کا حامل ہے، جو پاکیزہ ترین نسل انسانی و خانوادہ پیغمبران کی ایک اہم کڑی ہے اور جو پاکیزہ ترین افراد کی آغوش میں پرورش پاتا ہے اور ۶ یا ۷ سال کی عمر سے ہی غور و فکر میں محو رہنے لگتا ہے۔ اگر مسلمانوں نے افراد کے ماضی کو نگاہ میں رکھتے ہوئے اور ان کے گذشتہ افکار و عقائد اور اعمال و کردار کا تجزیہ کرتے ہوئے کوئی قدم اٹھایا تو انہیں اتنی سوجھ بوجھ یقیناً پیدا ہو جائے گی کہ وہ جھوٹی بہادری کا راگ نہ الاپیں کیونکہ اگر جھوٹی بہادری کا چرچہ مکاروں کے ہاتھ میں ایک زبردست بہانہ بن جائے گا بالکل اسی طرح جیسے آج پوری اسلامی دنیا ہماری اس بات کو بسر و چشم تسلیم کرتی ہے کہ سرزمین حجاز کے حکمراں درحقیقت امریکی سامراج کے غلام ہیں۔

بقیہ : تعلیمات نہج البلاغہ

وہ چار ہوگی، جو اس کے اندر ہے وہ باہر آ جائے گا، آخرکار ایک دن ساری زمین، تمام آسمان و افلاک اور کہکشاں و ستاروں کو لپیٹ لیا جائے گا۔ ان کی صفات ختم ہو جائیں گی اور زندگی کا نام و نشان باقی نہ رہ جائے گا، جملہ اجسام نابود ہو جائیں گے اور قدرت خداوندی کے بموجب فقط لوگوں کی روحیں باقی رہ جائیں گی لیکن عالم فطرت کی کوئی نشانی نظر نہ آئے گی اور یہ محسوس ہوگا گویا اس قسم کی کوئی چیز کبھی موجود ہی نہیں تھی۔ فقط خداوند عالم کی ذات ہی باقی رہے گی اس میں کسی قسم کی تبدیلی ممکن نہیں ہے کیونکہ وہ جسم نہیں ہے "کل من علیہا فان و یبقی وجہ ربک ذوالجلال والاکرام" روئے زمین پر زندہ رہنے والی ہر مخلوق فانی اور مٹ جانے والی ہے فقط ذات باری تعالیٰ ہی جو صاحب عظمت و جلال ہے، باقی رہنے والی ہے۔

بقیہ : تعلیمات قرآن

ایمان و تقویٰ

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَآمِنُوا بِرَسُولِهِ يُؤْتِكُمْ كِفْلَيْنِ مِنْ رَحْمَتِهِ وَيَجْعَلْ لَكُمْ نُورًا تَمْشُونَ بِهِ وَيَغْفِرْ لَكُمْ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ (سورہ حدید آیت ۲۸)

اے ایماندارو! خدا سے ڈرو اور اس کے رسول (حضرت محمدؐ) پر ایمان لاؤ تو خدا تم کو اپنی رحمت کے دو حصے (اجر) عطا فرمائے گا اور تم کو ایسا نور عنایت فرمائے گا جس (کی روشنی) میں تم چلوگے اور تم کو بخش بھی دے گا اور خدا تو بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔

جہاد و ثبات قدم

ثُمَّ إِنَّ رَبَّكَ لِلَّذِينَ هَاجَرُوا مِنْ بَعْدِ مَا فُتِنُوا ثُمَّ جَاهَدُوا وَصَبَرُوا إِنَّ رَبَّكَ مِنْ بَعْدِهَا لَغَفُورٌ رَحِيمٌ (سورہ نحل آیت ۱۱۰)

پھر اس میں شک نہیں کہ تمہارا پروردگار ان لوگوں کو جنہوں نے مصیبت میں مبتلا ہونے کے بعد گھر بار چھوڑے پھر (خدا کی راہ میں) جہاد کئے اور تکلیفوں پر صبر کیا، اس میں شک نہیں کہ تمہارا پروردگار ان سب باتوں کے بعد البتہ بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔

عرفانِ خمینیؒ

اللہ پہ منضبط تھا ایمانِ خمینیؒ
کیا پوچھتے ہو منزلِ عرفانِ خمینیؒ

حق والوں کا ہر حال میں وارث ہے خدا ہے
ڈرتے نہیں باطل سے فدایانِ خمینیؒ

احساس میں ، ہو حسنِ عقیدت کا تجمل
لازم ہے کہ ہر شعر ہو شایانِ خمینیؒ

جس جادۂ توحید پہ سرگرمِ سفر ہوں
ہاتھوں میں مرے گوشۂ دامانِ خمینیؒ

نعرہ لگے خمینیؒ کے شب و روز جہاں میں
تھے لرزہ براندام حریفانِ خمینیؒ

رُشدی تجھے دوزخ میں جو لے جائے گا اک روز
وہ موت کا فرمان ہے فرمانِ خمینیؒ

کچھ شک نہیں یہ بھی ہے نگار ایک حقیقت
اسلام کی تصویر ہے ایرانِ خمینیؒ

از : ظہیر انسا نگار
مفتیان، اشرف سہارنپور (یوپی)

بیدار

نہ ذہنِ مسلم میں ابھی ہے نہ قلبِ مومن میں روشنی ہے
[illegible]

قطعات

پرندوں کا ... ... شبیر کے سوا
کوئی بھی تم کو دکھائی نہ دے گا دور دور تک
بس ہے یہ آرزو دستِ رضا سے تیغِ انقلاب
نکلے ... ... کے ... تک

آئی ... ... ایمان ... ... کی صدا
... ... کے چہرے سے نقاب
... ... اٹھا کب ہوا
انقلاب و انقلاب و انقلاب

قوم کے ہر فرد کا ان نوجوانوں کو سلام
لکھ گئے جو خون سے دل سے داستانِ انقلاب
چل رہا ہے ... ...
خون کی ... ... کاروانِ انقلاب

ہاتھ ... ...
اس انقلاب کے ... ...
یقین ہے کہ ... ... جلد رضا
امام عصر کو ہمراہ لے کے آئیں گے

از: رضا ... سوی
مراد آباد

اعلان مقابلہ

مارچ ۱۹۸۸ء ہمیشہ یاد رہے گا۔ اس ماہ میں ایک شہر کے باشندے اوّلین بار کیمیاوی اسلحوں کا نشانہ بنائے گئے، جس کے نتیجے میں ہزاروں مرد عورتیں اور بچے اپنی زندگی سے ہاتھ دھو بیٹھے تھے، لاتعداد مجروح اور بے خانماں برباد ہو گئے تھے۔

حلبچہ کے ستم دیدہ شہریوں کی یادوں کو نذرانۂ عقیدت پیش کرنے کی غرض سے ہم نے یہ تہیہ کیا ہے کہ ان کی ایک یادگار قائم کی جائے۔ ہر ایک آرٹسٹ، ڈیزائنر اور آرکیٹکٹ کو دعوت دی جاتی ہے کہ وہ مونومینٹ کا ماڈل ڈیزائن کرنے کے اس بین الاقوامی مقابلہ میں شرکت کریں۔

امید کی جاتی ہے کہ **حلبچہ** میں وقوع پذیر ہونے والے اس نفرت انگیز تباہ کن سانحے کی یاد میں مونومنٹ کی تعمیر، شعورِ انسانیت کو جھنجھوڑتی رہے گی تاکہ پھر کبھی ایسا نہ ہونے پائے۔

شہرِ حلبچہ کی خاموش پرچھائیوں کی یاد میں مونومنٹ ڈیزائن کا بین الاقوامی مقابلہ

اوّل انعام — ۵۰ ہزار ڈالر
دوسرا انعام — ۲۰ ہزار ڈالر
تیسرا انعام — ۱۰ ہزار ڈالر

بین الاقوامی ماہرین پر مشتمل ایک جیوری اُن ڈیزائنوں میں سے انعام یافتگان کا انتخاب کرے گی جو ۱۵ اگست ۱۹۹۱ء سے قبل ہمیں موصول ہو جائیں گی۔

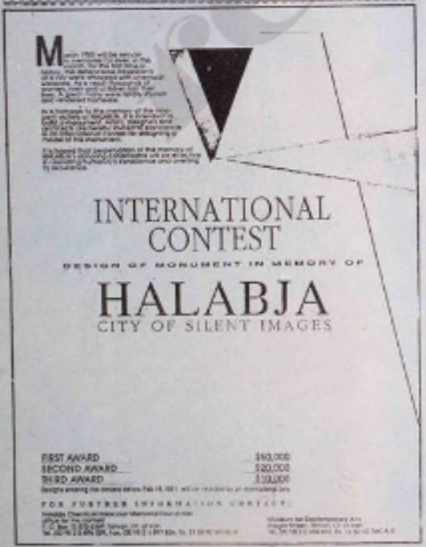

ہنری و فنی واقعات

دھہ فجر کی تقریبات کا آغاز

ایران کے اسلامی انقلاب کی کامیابی کا جشن سالگرہ

اس موقع پر مضمون ڈرامے اور موسیقی کے خصوصی پروگرام

تہران ۲ر فروری ۱۹۹۱ء — کیہان ہوائی کی اخباری معلومات کی اطلاع کے مطابق، ڈراموں، فلموں اور موسیقی کے پروگرام تہران میں منعقد کئے گئے۔

دھہ فجر کی مناسبت سے بین الاقوامی نویں فلمی میلے میں اس مرتبہ بائیس جدید ایرانی فلمیں نمائش کی غرض سے شامل ہیں۔ ان میں سے بعض فلمیں مقابلے کے لئے مخصوص ہیں اور بعض کو اس سے مستثنیٰ رکھا گیا۔

اس فلمی نگارخانہ میں انیس ایسی فلمیں شامل کی گئی ہیں جن کے ذریعے فلم سازی کی عالمی تاریخ پیش کی جائے گی۔ فرانس کی جانب سے ایسی پندرہ فلمیں لائی گئی ہیں جو فرانسیسی ادب اور اس ملک کے سینما سے متعلق ہیں۔ مبصرین کی رائے میں ان فلموں کو اس جشن میں اہم مقام حاصل ہے چنانچہ ان کے ذریعے جشن دھہ فجر کا شمار پوری دنیا میں پُرشکوہ باوقار فلمی میلوں میں کیا جائے گا۔

اس نمائش میں خواتین فلم سازوں کی تخلیقات 'دیواری اشتہارات و اخبارات اور عکسی تصاویر کو بھی مقابلے کی غرض سے شامل کیا گیا ہے۔

فجر فلمی میلے میں فرانسیسی فلموں کی نمائش:

انقلاب اسلامی ایران کی سالگرہ کے موقع پر منعقدہ فلمی میلے میں امسال فرانسیسی ادبیات اور فلموں کی نمائش کا اعلان کیا گیا ہے۔ یہ فلمی میلے کا نواں دور ہے اس فلمی میلے کے ذمہ دار لوگوں کی طرف سے یہ فیصلہ کیا گیا تھا کہ اس جشن کے دوران دنیا کی مشہور کلاسکی اور تازہ ترین فلموں کی نمائش کا اہتمام کیا جائے گا چنانچہ گذشتہ سال اس فلمی جشن میں مختلف ممالک کی ادبی اور نئی فلموں کی نمائش کی گئی تھی اور اس کے بعد یہ طے کیا گیا کہ اب آئندہ جشن میں کسی ایک ملک کی شاہکار فلموں کو ہی اس جشن میں دکھایا جائے گا۔ چنانچہ امسال ماہرین فلم نے اس جشن کے لئے فرانسیسی فلموں کا انتخاب کیا ہے اور پروگرام کے مطابق انہیں فلموں کی نمائش کی جائے گی۔

مخصوص ایرانی فلمیں اسپین میں

اس سے قبل متعدد بار بین الاقوامی اجتماعات میں ایرانی فلموں کی مقبولیت کی خبریں شائع کی جا چکی ہیں اور یہ بتایا جا چکا ہے کہ ایران کی بہت سی معیاری فلموں کو عالمی انعامات سے بھی نوازا جا چکا ہے۔ سر دست نوجوان فلم سازوں کی تیار کردہ فلموں کا ایک اجتماع اسپین کے شہر بارسلونا میں منعقد ہوا جسمیں ایران کی مشہور "آب باد، خاک" "روندہ" "عروسی خوبان" "سائیکل سوار" "باشو غریبہ کوچک" اور "تاروتی" نامی فلموں کی نمائش کی گئی۔ عالمی فلموں کے اس اجتماع کو نوجوان فلم سازوں اور ہدایت کاروں کے لئے مخصوص کیا گیا ہے۔ واضح رہے کہ ایران کی یہ معیاری فلمیں مختلف بین الاقوامی انعامات حاصل کر چکی ہیں۔

دھۂ فجر مقابلے اختتام پذیر

تہران (۴ر فروری)۔ ڈاکٹر غفوری فرد، معاون صدر جمہوریہ و سرپرست سازمان بدنی نے مبارک دھۂ فجر کے موقع پر، میدان آزادی میں بارہ ہزار افراد کے سامنے، ورزشی مقابلوں کے اختتام پذیر ہونے پر تقریر کرتے ہوئے کہا: آپ ابھی "تربیت بدن" کے نمونے ملاحظہ فرما چکے ہیں۔ اس ضمن میں سال رواں کے بجٹ میں ۳۰ فیصد اضافہ کر دیا گیا ہے، آئندہ سال اس کام کے لئے ہمارا بجٹ ۶،۳۵ کروڑ ریال ہوگا۔

ڈاکٹر غفوری فرد نے ورزشی امور میں وسعت لانے کی تاکید کرتے ہوئے کہا کہ گذشتہ سال ایشیائی اور بین الاقوامی مقابلوں میں جو کامیابیاں ایران نے حاصل کی ہیں، وہ قابل قدر ہیں۔ انھوں نے رہبر معظم اور صدر جمہوریہ کی طرف سے ورزش کے لیے فراواں عنایات کو، ملک میں ورزشی امور کیلئے باعث رحمت و برکت بتاتے ہوئے کہا کہ ہم سبھی کی ذمہ داری ہے کہ ورزش کے پہیئے کو تیز چلائیں۔

دھۂ فجر کے موقع پر تہران میں بین الاقوامی فلم میلہ

تہران میں نویں بین الاقوامی "فلم فجر" میلے کا آغاز یکم فروری کو بعد نماز جمعہ کیا گیا۔ ایرانی فلموں میں سے کچھ نام زبان زد خاص و عام ہیں، یہ نام کارڈ اور ٹکٹ پر بھی درج ہیں۔ مسعود کیمیائی کی فلم گروہبان، خسرو سینائی کی کوچہ ہای عشق اور محسن مخملباف کی دو فلمیں "شبہای زاینده رود" اور "نوبت عاشقی" اس زمرے میں آتی ہیں۔

ایرانی فلموں کی نمائش کے مقابلے کا آغاز، فلم عروس حلبچہ (حلبچے کی دلہن) سے ہوا۔ یہ وہ فلم ہے جو "یوم ہمبستگی با ملت عراق" یکم فروری (۱۲ ربہمن) سے مناسبت رکھتی ہے۔ اس فلم میں حلبچہ پر کیمیاوی بمباری کے فاجعہ اور ایران۔ عراق جنگ کو دکھایا گیا ہے۔ فلم کو ایک شادی کے منظر سے شروع کیا گیا ہے۔ اور دونوں کی ملاقات پر ختم کر دیا گیا ہے۔ یہ فلم اس لئے اہم ہے کہ اس میں ایک فاجعہ کی واقعیت کو دکھایا گیا ہے۔

اس دس روزہ جشن کے اختتام پر ان فلموں نیز دیگر شعبوں کو جنھیں مقابلے میں برتر و نمایاں مقام حاصل ہوگا انعامات بھی دیئے جائیں گے۔

حجت الاسلام والمسلمین جناب ڈاکٹر خاتمی

وزیر فرہنگ و ارشاد اسلامی نے

محققین، مولفین اور مترجمین کو انعامات سے نوازا

تہران (۲۶ر جنوری) ۲۷ برگزیدہ مولفین، محققین و مترجمین کو گذشتہ روز میں ان کے شاہکاروں کے لئے معاصر فنی میوزیم میں انعام و اکرام سے نوازا گیا۔ یہ انعامات اسلامی جمہوری ایران کے چھٹے اور ساتویں دورہ کتاب کے موقع پر تقسیم کئے گئے۔ اس تقریب میں وزیر فرہنگ و ارشاد اسلامی کے علاوہ پروفیسر صاحبان کی ایک بڑی جمعیت شامل تھی۔ ان میں فزکس کے موضوع پر اقوام متحدہ سے نوبل پرائز حاصل کرنے والے پروفیسر محمود حسابی بھی تشریف فرما تھے۔ انعامات نقد تھے ان کے ساتھ میڈل بھی دئے گئے۔

جن کتب پر انعامات دیئے گئے، ان میں متعدد و مختلف موضوعات شامل ہیں۔ ان میں میڈیکل، انجینرنگ، دینیات، قرآن و حدیث و دیگر مسائل الشریعہ، ادب، قانون وغیرہ کی تحقیقات و تالیفات، تراجم کو بھی نوازا گیا ہے۔

تقریب کے آخر میں اعلان کیا گیا کہ مرحوم ڈاکٹر غلام حسین یوسفی نے اپنی زندگی میں اپنے انعام کی رقم ادبی موضوعات پر تحقیق کرنے والے طلباء کے لئے اور ڈاکٹر عماد عادل نے اپنے انعام کی رقم اپنے مرحوم انجینر بھائی کی یاد میں ان کی شہادت کے مقام پر کتابخانہ بنانے کے لئے ہدیہ کر دی ہے۔

از جعفر سبحانی (حوزہ علمیہ قم)

زندگانی پیغمبر اسلام

گذشتہ سے پیوستہ

دعوت عمومی

۲۸ویں قسط

تاریخ گواہ ہے کہ پیغمبرؐ اسلام کی حفاظت اور مسلمانوں کی تقویت کے سلسلے میں حضرت حمزہ کا وجود غیر معمولی اہمیت کا حامل تھا اور اسی وجہ سے انھوں نے بعد میں عظیم الشان سردار اسلام کا مرتبہ بھی حاصل کیا جیسا کہ ابن اثیر کا بیان ہے کہ قریش نے حمزہ کے اسلام کو مسلمانوں کی ترقی و تقویت کا سب سے بڑا سبب خیال کیا لہٰذا وہ لوگ ان کے خلاف دوسرے منصوبے بنانے لگے جن کا تفصیلی ذکر بعد میں کیا جائے گا۔

بعض اہلسنت مورخین مثلاً ابن کثیر شامی کا یہ خیال ہے کہ ابوبکر و عمر کے اسلام کا ردعمل حمزہ کے اسلام کے ردعمل سے کم نہ تھا اور ان دونوں عظیم خلفاء کا اسلام مسلمانوں کی عزت و تقویت و آزادی کا باعث قرار پایا ہے یہ ایک ناقابل تردید حقیقت ہے کہ اپنی اپنی جگہ ہر فرد نے اسلام کی تقویت و ترقی کی راہ میں نمایاں خدمت انجام دی ہے لیکن حمزہ اس عظیم شخصیت کا نام ہے جس نے ایسے ہی یہ سنا کہ ایک قریش سردار نے رسولؐ اکرم کے ساتھ بدسلوکی کی ہے وہ کسی سے کچھ بتائے بغیر، اس سردار کی تلاش میں نکل پڑتے ہیں اور اس سے سخت انتقام لیتے ہیں اور کوئی ان سے مقابلہ کرنے کی ہمت بھی نہیں کرتا ہے لیکن عظیم سیرت نگار اسلام ابن ہشام خلیفہ اول کے بارے میں ایک ایسا واقعہ نقل کرتے ہیں جس کی روشنی میں پتہ چلتا ہے کہ جب وہ مسلمانوں کی جماعت میں داخل ہوئے اس وقت نہ اپنی حفاظت کی صلاحیت رکھتے تھے اور نہ پیغمبرؐ کی حفاظت کر سکتے تھے۔ ابن ہشام نے واقعہ اس طرح بیان کیا ہے۔

"ایک دن رسولؐ اکرم ایک اجتماع قریش کے قریب سے گزر رہے تھے کہ اچانک ان لوگوں نے پیغمبرؐ کو چاروں طرف سے گھیر لیا۔ اس کے بعد ان میں سے ہر ایک یوم قیامت اور بتوں کے بارے میں پیغمبرؐ کے اقوال کا مذاق اڑانے لگا۔ ان میں سے ہر ایک فرد پیغمبرؐ سے یہ پوچھتا تھا کہ "تم ہی یہ باتیں کہتے ہو؟"... اور پیغمبرؐ ان لوگوں کو اس طرح جواب دیتے تھے۔

نعم انا الذی اقول ذلک. ہاں یہ اقوال میرے ہیں جب قریش نے دیکھا کہ سردست پیغمبرؐ کا کوئی محافظ موجود نہیں ہے تو ان لوگوں نے پیغمبرؐ کو جان سے مار ڈالنے کا فیصلہ کر لیا۔ انہیں سے ایک آدمی نے آگے بڑھ کر پیغمبرؐ کو پکڑ لیا۔ ابوبکر پیغمبرؐ کے ساتھ تھے۔ یہ دیکھتے ہی وہ پیغمبرؐ کی مدد کے لئے اٹھ کھڑے ہوئے۔ ان پر گریہ طاری تھا اور وہ یہ کہتے جا رہے تھے۔ "اتقتلون رجلاً ان یقول ربی اللّٰہ؟ کیا یہ مناسب بات ہے کہ تم لوگ ایک مرد موحد کو مار ڈالو! اس کے بعد (کسی وجہ سے) یہ لوگ پیغمبرؐ سے دستبردار ہو گئے اور پیغمبرؐ وہاں سے چلے گئے اور ابوبکر بھی جن کا سر زخمی ہو گیا تھا اپنے گھر کی طرف روانہ ہو گئے۔"

آئندہ ابواب میں آپ پڑھیں گے کہ درحقیقت

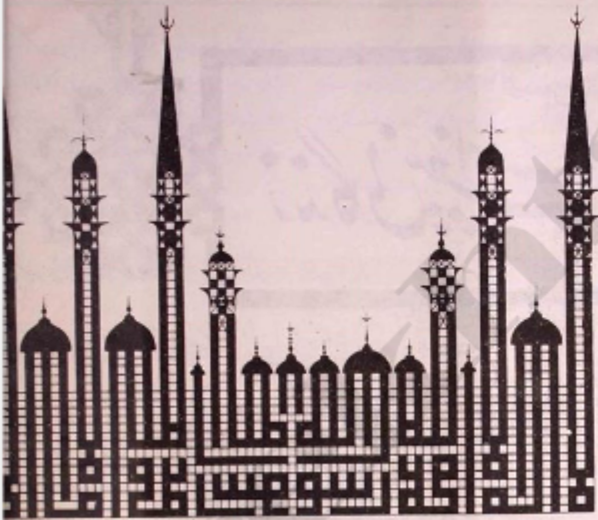

اپنے دیرینہ دوست کی طرح خلیفہ دوم نے بھی مسلمانوں کی دفاعی طاقت میں کوئی اضافہ نہیں کیا بلکہ اگر "عاص بن وائل" نہ ہوتے تو لوگ عنقریب خلیفہ کو جان سے مار ڈالتے کیونکہ وہ آئے اور جو لوگ انھیں قتل کرڈالنا چاہتے تھے، انھیں خطاب کرتے ہوئے بولے: "ایک ایسے آدمی سے تم لوگ کیا چاہتے ہو جس نے اپنے لئے ایک آئین منتخب کرلیا ہے؟ کیا تم لوگوں کا خیال یہ ہے کہ قبیلہ عدی والے بڑی آسانی سے اسے تمھیں دے دیں گے؟"

اس جملے سے اس حقیقت کی نشاندہی ہو جاتی ہے کہ لوگ ان کے قبیلے کے خوف کی وجہ سے انھیں چھوڑ دیتے ہیں۔ واضح رہے کہ قبیلے والوں کی حفاظت اہل قبیلہ کی ذمہ داری ہوا کرتی تھی اور اس رسم میں مداخلت کا حق کسی کو حاصل نہیں تھا۔

جی ہاں! بنی ہاشم کا گھر مسلمانوں کی دفاعی چھاؤنی تھا اور سب سے بڑی ذمہ داری کا بوجھ ابوطالب اور ان کے خاندان والوں پر تھا ورنہ اسلام سے وابستہ ہونے والوں میں اتنی دفاعی صلاحیت نہیں تھی کہ وہ خود اپنا دفاع کر سکیں ان کے اسلام سے مسلمانوں کو عزت و سربلندی حاصل ہونے کا سوال تو بعد میں آتا ہے۔

ابوجہل رسول مقبول (ص) کی گھات میں

اسلام کی روز افزوں ترقی سے قریش سخت رنجیدہ پریشان تھے۔ ان پر غیر معمولی بدحواسی طاری ہو چکی تھی۔ کوئی دن ایسا نہیں گزرتا تھا کہ انھیں اپنے قبیلے کے کسی آدمی کے اسلام قبول کرنے کی اطلاع نہ ملتی رہی ہو چنانچہ اس قسم کی اطلاع ملتے ہی ان لوگوں کے غیض و غضب میں زبردست اضافہ ہو جاتا تھا۔ ایک دن فرعون مکہ "ابوجہل" نے قبیلۂ قریش کے لوگوں کو مخاطب کرتے ہوئے کہا "اے قبیلۂ قریش کے لوگو! تم لوگ اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہو کہ محمد کس طرح ہمارے دین کی اہانت کر رہے ہیں اور ہمارے آباء و اجداد اور ان کے خداؤں کی علانیہ مذمت کر رہے ہیں اور ہم لوگوں کو احمق و ناداں کہتے ہیں بخدا کی قسم! میں کل گھات لگا کر بیٹھوں گا اور اپنے پاس ایک بھاری پتھر رکھ لوں گا۔ دوسرے دن معمول کے مطابق رسول (ص) نماز پڑھنے کے لئے مسجد الحرام میں داخل ہوئے۔ وہ ستون یمانی و حجر اسود کے درمیان نماز پڑھنے کے لئے کھڑے ہوئے تو ابوجہل کے منصوبے سے واقف کفار قریش یہ سوچنے لگے کہ پتہ نہیں ابوجہل اپنے منصوبے میں کامیاب ہو پائے گا یا نہیں؟ پیغمبر نے سجدہ میں سر رکھ دیا۔ ان کا دیرینہ دشمن اپنی کمین گاہ سے باہر آیا اور پیغمبر کی طرف بڑھنے لگا لیکن دیکھتے ہی دیکھتے اس کے دل میں ایسا خوف پیدا ہوا کہ وہ لرزاں و خوفزدہ حالت میں اپنے قبیلے والوں کی طرف واپس آگیا۔ لوگ اس کی طرف دوڑ پڑے اور پوچھنے لگے: "اے ابالحکم! کیا ہوا؟" اس نے خوف و اضطراب کے عالم میں لوگوں سے بتایا کہ میری نگاہوں کے سامنے ایسا منظر تھا کہ میں نے اپنی زندگی میں پہلے کبھی نہیں دیکھا تھا اسی وجہ سے میں اپنے فیصلے پر عمل نہیں کر سکا۔

یہ بتانے کی چنداں ضرورت نہیں رہ جاتی کہ حکم خداوندی کے بموجب ایک غیبی طاقت ان کی مدد کے لئے آگے بڑھی اور اس نے وعدہ الہٰی انا کفیناک المستہزئین یعنی مسخرہ افراد سے ہم تمہاری حفاظت کرنے والے ہیں کے مطابق دشمنوں کے شر سے انھیں بچالیا۔

تاریخ کے صفحات میں ایسے بہت سے واقعات ہیں جن کی روشنی میں یہ اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ "قریش" پیغمبر کو کیسے کیسے خوفناک مصائب سے دوچار کیا کرتے تھے ابن اثیر نے اس موضوع کے سلسلے میں ایک مستقل باب قائم کیا ہے جس میں رسول خدا (ص) کے جانی دشمنوں کی فہرست کے ساتھ ہی ساتھ مکہ میں قیام کے دوران ان پر کئے جانے والے مصائب کا ذکر بھی موجود ہے۔ مذکورہ بالا عبارت تو محض ایک نمونہ تھی ورنہ آنحضرت کو ہر روز نئے مصائب

منا کرنا پڑتا تھا۔ مثلاً ایک روز "عقبۃ بن ابی معیط"
سول خدا کو طواف کرتے ہوئے دیکھا۔ اس نے رسول خدا
ان میں گستاخانہ کلمات ادا کئے۔ ان کے عمامہ کو گردن
ندھ کر مسجد سے باہر گھسیٹ لایا۔ کچھ لوگوں نے
م کے خوف سے پیغمبرؐ کو اس کے چنگل سے چھڑوایا۔
رم (ص) نے اپنے چچا (ابو لہب) اور اس کی زوجہ
یل) کے ہاتھوں جو مصائب جھیلے ہیں وہ عدیم المثال
پیغمبرؐ کا مکان ان لوگوں کے پڑوس میں واقع تھا
وہ اپنے گھر کا سارا کوڑا کرکٹ ان کے سر پر ڈال دیا
تے تھے۔ ایک دن ایک گوسفند کی غلاظت آلود اوجھڑی
ے سر پر پھینک دی۔ نوبت یہ آئی کہ حمزہ نے انتقام لینے
لئے اس غلاظت کو ابو لہب کے سر پر پھینک دیا۔

مسلمانوں کے بارے میں قریش کی سختیاں

بعثت کے آغاز کے بعد اسلام کی ترقی کے اسباب میں
کرم (ص) اور ان کے اصحاب باوفا کی ثابت قدمی کو
یثیت حاصل ہے۔ تاریخ کے دامن میں پیشوائے اسلام
و ثبات قدم کے بے شمار واقعات موجود ہیں اور یہ
دل میں جو شرک و بت پرستی کی حکومت کا مرکز تھا
کے ساتھیوں اور چاہنے والوں کی ثابت قدمی و پائیداری
بل فراموش اہمیت کی حامل رہی ہے جن کا تفصیلی
ت کے بعد کے واقعات کے ذیل میں پیش کیا جائیگا۔
ت تک کے اسلام دشمن ماحول میں زندگی بسر کرنے والے
بعض ان دیرینہ ساتھیوں کا ذکر کیا جا رہا ہے جو جبر آزما
و آلام کے سایہ میں بھی زندگی بسر کرتے رہے لیکن
در پیغمبر اسلام (ص) کا دامن نہیں چھوڑا۔

بلال حبشی

ان کے والدین قیدی بنا کر حبشہ سے جزیرۃ العرب
ئے گئے تھے۔ "بلال" جو بعد میں رسول خدا (ص) کے
ہوئے "پہلے" امیہ بن خلف" کے غلام تھے۔

> امیہ گرمی کے زمانے میں برہنہ جسم بلال کو تپتی ہوئی ریت پر لٹا دیا کرتا تھا فقط یہی نہیں بلکہ پتھر کی گرم اور بھاری چٹان ان کے سینے پر رکھ دیتا تھا

امیہ پیغمبرؐ کے جانی دشمنوں میں سے ایک تھا چونکہ رسولؐ خدا کے خاندان والوں نے ان کی حفاظت کا کام اپنے ذمے لے رکھا تھا اس وجہ سے وہ پیغمبرؐ کے خلاف کوئی قدم اٹھانے سے ڈرتا تھا لیکن اپنی دشمنانہ خواہش کی تکمیل کی غرض سے وہ مجمع عام میں اپنے مسلمان غلام کو بڑی اذیت پہونچایا کرتا تھا امیہ گرمی کے زمانے میں برہنہ جسم بلال کو تپتی ہوئی ریت پر لٹا دیا کرتا تھا۔ فقط یہی نہیں بلکہ پتھر کی گرم اور بھاری چٹان ان کے سینے پر رکھ دیتا تھا اور اس کے بعد وہ بلال کو مخاطب کرتے ہوئے یہ کہا کرتا تھا: "میں تجھے چھوڑنے والا نہیں ہوں چاہے تو کثرت مصائب کی وجہ سے دم توڑ دے۔ ہاں تیری آزادی و نجات کی واحد صورت یہ ہے کہ تو محمدؐ کے خدا پر اعتقاد مت رکھ اور "لات" و "عزیٰ" کی عبادت کیا کر"[۳] لیکن مظالم کے بوجھ سے دبے ہوئے بلال کی زبان سے صرف ایک ہی جواب سنائی دیتا تھا "احد، احد" یعنی خدا ایک ہے اور میں شرک و بت پرستی کی طرف ہرگز مائل ہونے والا نہیں ہوں۔ ایک سنگ دل ظالم کے چنگل میں گرفتار اس سیاہ فام غلام کے صبر و ثبات قدم کو دیکھ کر دوسرے لوگ حیران رہ گئے یہاں تک کہ ایک دن جزیرۃ العرب کے مشہور عیسائی دانشمند "ورقہ بن نوفل" سے بلال کی مظلومی و لاچاری دیکھی نہ گئی۔ اس نے امیہ کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔ "خدا کی قسم! اگر تو نے اس نوجوان کو اسی طرح مار ڈالا تو میں اس کی قبر کو زیارت گاہ بنا دوں گا"[۴]

کبھی کبھی امیہ اور زیادہ وحشیانہ مظالم کرنے لگتا تھا مثلاً وہ بلال کی گردن میں رسی ڈال کر اسے بچوں کے حوالے کر دیتا تھا تاکہ وہ لوگ انھیں گلی گلی گھماتے پھریں[۵]

اسلام کی پہلی جنگ یعنی جنگ بدر کے دوران امیہ اپنے بیٹے کے ہمراہ گرفتار ہو گیا۔ بعض مسلمانوں کی رائے یہ تھی کہ اسے قتل نہ کیا جائے لیکن بلال نے کہا کہ یہ پیشوائے ظلم و کفر ہے اسے فوراً قتل کر دینا چاہیے چنانچہ بلال کے اصرار پر امیہ اور اس کے بیٹے کو ان کے ظالمانہ اعمال کی سزا مل گئی اور دونوں کو قتل کر دیا گیا۔

حوالے

۱:- کامل جلد سوم ص۵۹۔

۲:- البدایۃ والنہایۃ جلد ۳ ص۲۶

۳:- سیرۃ حلبیہ جلد ۱ ص۳۱ حلبی کے سر پھوٹنے کے علاوہ پورا واقعہ اپنی کتاب تاریخ کی دوسری جلد کے ص۶۲ پر اسی طرح نقل کیا ہے۔

۴:- سیرۃ ابن ہشام جلد اول ص۳۱۸۔

۵:- تاریخ کامل جلد دوم ص۴۷۔

۶:- بحار الانوار جلد ۱۸ ص۲۰۴۔

۷:- لا ازال هكذا حتى تموت او تكفر بمحمد و تعبد اللات والعزى۔

۸:- سیرۃ ابن ہشام جلد اول ص۳۱۸۔

۹:- طبقات ابن سعد جلد سوم ص۲۳۳ مزید معلومات کے لئے استاد جعفر سبحانی کے مضمون "بلال، موذن پیغمبرؐ" کی طرف رجوع کیا جا سکتا ہے۔ یہ مضامین "مکتب اسلام" نامی رسالہ میں شائع ہو چکے ہیں۔

ھدیہ تہنیت

تیسری شعبان روز پاسدار اسلام

سوم شعبان، بوستان محمدی میں گل سرخ اور سرور سالار شہیداں کا مبارک روز ولادت باسعادت ہے۔ اس کا جو کہ اولین ایثارگر سپاہی اسلام، دوسرا سبط رسول، پیغمبر کا تیسرا پیشوا و معصوم امام، جو تھا درخشاں ستارہ خاندان عصمت و طہارت پانچواں منور چہرہ آل عبا تھا۔

سوم شعبان اس عظیم مرد حق کی ولادت کی تاریخ ہے جس نے اپنے جد کی شریعت کو بچانے کیلئے خروج کیا اور طاغوت وقت کے مقابلے میں اٹھ کھڑے ہوئے اور ظالم وقت کے آگے خم نہیں ہوئے، انہوں نے اس راہ میں اپنی جان قربان کر دی اور بیٹے، اعزا و انصار کو نثار کر دیا۔ پس وہ راہ جو کہ سرخ راہ کا نام جنت تک رسائی، نور چشم علی، رہبر امت نے دکھائی ہے، وہ راہ میدان شہادت سے ہو کر اس سے بھی آگے اہلبیت کی رہبری ہے۔ ہمیں چاہیئے کہ اس راہ پر گامزن ہوں، اگر اس پر چلیں تو دار یزید پر پہنچ جائیں گے، اگر حسینی راہ کو اختیار کیا تو اصحاب حسین کے ساتھ محشور ہوں گے۔ انشاءاللہ۔

۱۵۔ شعبان۔ یوم مستضعفین

من مات ولم یعرف امام زمانہ مات میتۃ جاہلیۃ

حضرت ولی عصر امام زمان رہبر مستضعفین منجی بشریت، بقیۃ اللہ، حجت خدا، خلف صالح قائم، غریم شرید، ماء معین، منتظر، م م ھدی عجل اللہ تعالی فرجہ الشریف کا یوم ولادت ۱۵ شعبان تمام مسلمین و مستضعفین جہان کو مبارک ہو۔

پانچویں شعبان روز ولادت حضرت امام زین العابدینؑ

۵ شعبان المعظم حضرت سید الساجدین امام الزاہدین زین العابدین علی ابن الحسین علیہ السلام کا یوم ولادت باسعادت، جملہ مسلمانان عالم کو مبارک ہو۔

چوتھی شعبان۔ روز ولادت حضرت ابو الفضل العباسؑ

چہارم شعبان المکرم، قمر بنی ہاشم، شائستہ و کامل بندہ پروردگار، فضائل و کمالات و کرامات انسانی کے سراج حضرت ابو الفضل العباس ابن امیر المومنین علیہما السلام کا خجستہ روز ولادت باسعادت مبارک ہو۔

صحیفۂ نور

سادہ لوح مقدس نما لوگوں کا اسلام

. . . ہم لوگوں کو اس بات کا خیال رکھنا چاہیے کہ
ین وسیاست کے درمیان جدائی و علیحدگی کا نظریہ جو اہلِ جمود
فکری دین ہے، ہمارے نوجوان طالب علموں پر اثر انداز
سکے۔ ان لوگوں پر یہ بات پوری طرح واضح کر دینی چاہیے
س طرح کچھ جاں نثارانِ اسلام نے احمق و سادہ لوح و
س نما لوگوں کے دور میں اسلام اور اسلامی درسگاہوں
جات و آزادی کی راہ میں عظیم قربانیاں پیش کی ہیں۔ اس وقت
رتحال آج جیسی نہیں تھی۔ ہر آدمی صد در صد انقلابی جد و جہد
معتقد نہ تھا بلکہ لوگ ان مقدس نما لوگوں کی دھمکیوں اور
رکیوں کی بنا پر میدان عمل سے دور رہا کرتے تھے اور
مت کی طرف سے برابر یہ اعلان کیا جاتا تھا کہ "شاہ سایۂ
ہے" "گوشت و پوست سے توپوں اور ٹینکوں کا مقابلہ
ے ممکن ہے" اور "جہاد و جدوجہد ہمارا شرعی فریضہ
یں ہے" اور "مقتولین کے خون کا جواب دہ کون ہوگا؟"
ے کے علاوہ سب سے زیادہ گمراہ کن پروپگنڈہ یہ تھا کہ

"امام زمانہ کے ظہور سے قبل اسلامی حکومت کی تشکیل باطل ہے" اس کے ساتھ اور بھی بے شمار پریشانیاں تھیں جن پر نصیحت کے ذریعہ قابو پانا آسان کام نہ تھا۔

جو لوگ اسلام کے دعویدار تھے انھوں نے اسلام کے نام پر اسلام کو نقصان پہونچایا اور قرآن کا نام لے کر حضرت امیر(ع) کو مقصد الٰہی انجام دینے سے روک دیا۔

ہمیں اس افسوس کو قبر میں دفن کر دینا چاہیے کہ دنیا والوں نے حضرت امیرؑ کو ان کی مرضی کے مطابق حکومت کی تشکیل نہیں کرنے دی کیونکہ داخلی خانہ جنگی کا بازار گرم کر دیا گیا تھا۔ جو لوگ اسلام کے دعویدار تھے انھوں نے اسلام کے نام پر اسلام کو نقصان پہونچایا اور قرآن کا نام لے کر حضرت امیرؑ کو مقصد الٰہی انجام دینے سے روک دیا۔ اگر معاویہ و عمرو بن عاص نے مکر و فریب سے کام نہ لیا ہوتا اور اس دور کے مقدس نما لوگوں نے رکاوٹیں پیدا نہ کی ہوتیں تو اس فریب کو ناکام کر دیا گیا ہوتا اور اسلام کی قسمت آج سے بالکل مختلف ہوتی۔ شاید امام حسنؑ کو ناگفتہ بہ مصائب سے دوچار نہ ہونا پڑتا اور بعد میں واقعہ کربلا رونما نہ ہوا ہوتا۔ یہ دراصل جنگ نہروان کے موقع پر موجود مقدس نما لوگوں کا جرم تھا۔ خداوند عالم تا قیام قیامت ان لوگوں پر لعنت کرے۔

(باقی صفحہ ۴۳ پر)

امریکہ اور اس سے وابستہ ممالک محض تیل کی خاطر ہزاروں انسانوں کا بے دریغ خون بہا رہے ہیں

عراق جب تک اسلام پر قائم ہے وہ صحیح و سلامت اور ہر آفت و گزند سے محفوظ رہے گا

یہ جنگ کفر و اسلام کے درمیان نہیں ہے بلکہ جس میں ایک مادیت اور دیگر للٰہیت کا علمبردار قرار پائے۔

حضرت علی علیہ السلام کے یوم ولادت باسعادت کے موقع پر رہبر عظیم اسلامی انقلاب حضرت سید علی خامنہ ای کی بصیرت افروز تقریر

تہران ۲۰ فروری (۱۹۹۱ء) — خبر گزاری "ارنا" کی اطلاع کے مطابق: مولائے متقیان امیرالمؤمنین حضرت علی علیہ السلام کے یوم ولادت باسعادت کے موقع پر ایرانی عوام میں سے مختلف طبقات کے افراد افواج و عدالت اور شہری انتظامیہ کے کارکن نیز افسران اعلیٰ نے رہبر انقلاب حضرت آیت اللہ خامنہ ای کی خدمت میں حاضر ہونے کا شرف حاصل کیا۔

اس موقع پر حضرت آیت اللہ خامنہ ای نے اپنی تقریر کے دوران حضرت علی علیہ السلام کی زندگی کے مختلف پہلوؤں بالخصوص آپ کے طریق عبادت، طرز حکومت اور جہاد جیسے کارناموں کا ذکر کیا۔ موصوف نے دنیا کے تمام آزاد انسانوں، مسلم اقوام اور خاص طور پر ایثار پسند امت مسلمہ ایران کو یوم ولادت پر مبارکباد پیش کرتے ہوئے فرمایا کہ: حضرت علی علیہ السلام کی پوری زندگی ہمیشہ خیر و برکت سے پُر و سرشار رہی۔ آپ تمام عمر عدل و انصاف کی بحالی نیز اسلامی نظام حکومت قائم کرنے کے لئے کوشاں رہے۔ آپ نے جہاد، قوت ارادہ اور زور بازو کے ذریعے حق کو زندہ و برقرار رکھا۔ یہ آپ کی مسلسل جدوجہد اور قربانیوں کا نتیجہ ہے کہ ہم آج عدل و انصاف، اور انسانی حقوق جیسی چیزوں کی اہمیت نیز ان کے مفہوم کو سمجھ رہے ہیں۔

> عراق نے جو عمل انجام دیا ہے
> اگر اسرائیل اور دیگر دشمنان اسلام کو
> دیتا جو پہلے ہی سے عراق نیز علاقے
> کے دیگر مسلم ممالک کو نقصان پہنچا رہے ہیں
> بہر حال اب جبکہ اسرائیل کو نیز اسلام
> کے خطرناک دشمن امریکہ کو تو اس خطرناک کو
> کھا کر اتنا ہوش تو آ ہی گیا ہوگا کہ
> مظلوم فلسطینیوں پر ظلم کے جو پہاڑ ان
> توڑ رہا ہے اس سے ان کو چھٹکارا
> پا کر کب تک آزادی ہوگی
> خلیج فارس میں امریکہ اور اس کے حواریوں
> دونوں فریق، عراق اور ساری دنیا کی نظر میں
> غیر اسلامی اور ناجائز مقاصد کے
> لئے جنگ کر رہے ہیں۔ اسلامی جمہوری
> ایران اس دوران کسی کی بھی حمایت کو حرام
> قرار دیتا ہے

نیز انسانی حقوق، رفاہ زندگی، تہذیب و تمدن، علم و دانش اور اعلیٰ اغراض و مقاصد جن سے آج ہم بہرہ ور ہیں وہ سب آپ ہی کی ذات بابرکات کی مرہون منت ہیں۔

اس ضمن میں موصوف نے مزید فرمایا کہ: ایران کے اسلامی انقلاب نے جو طریق عمل اختیار کیا ہے درحقیقت وہی اسلامی راہ و روش ہے۔ اور یہ وہی حکمت عملی ہے جو علوی حکومت نے اختیار کی تھی۔ ہماری قوم کو خداوند تعالیٰ کا شکر گزار ہونا چاہیئے کہ دین اسلام میں ایسا عظیم شخص پیدا ہوا جس نے مثالی حکومت کے قیام کی خاطر جدوجہد کی اور اس کی خاطر ہی موصوف شہادت سے سرخرو ہوئے۔

اپنی تقریر کے دوران رہبر انقلاب ایران نے فرمایا کہ اس وقت عراق میں جو کچھ ہو رہا ہے اور عراقی قوم پر جیسے جیسے مظالم کئے جا رہے ہیں وہ امریکہ اور اس کے حواریوں کی تاریخ پر بدنما داغ ہیں۔ مقتولین کی تعداد کو پردۂ راز میں پوشیدہ رکھا جا رہا ہے حقائق کو تسلیم کرنے سے یہ قومیں انکار کر رہی ہیں اور صحیح طور پر کسی کو یہ اندازہ نہیں کہ اب تک عراق میں کتنے لوگ موت کا نشانہ بنائے جا چکے ہیں، کتنے مجروح، اپاہج اور بے خانماں ہو چکے ہیں۔ آخر عراقی قوم کا ایسا کیا عظیم گناہ ہے جس کی پاداش میں اس پر یہ سب مظالم کئے جا رہے ہیں۔ امریکہ اور اس کے حواری ہر روز یہ اعلان کرتے ہیں کہ ہمارے ہوائی جہازوں نے اتنے ہزار

پرواز یں کیں اور اتنی تعداد میں بم گرائے۔ آخر یہ بم کس جگہ گرائے جا رہے ہیں؟ آج امریکہ اور اس کے حواری عراق میں سب سے زیادہ انسان دشمنی کا ثبوت دے رہے ہیں اور وہ عظیم ترین گناہ کے مرتکب ہو رہے ہیں۔

حضرت آیت اللہ خامنہ ای نے ان لوگوں سے اظہار ہمدردی و حمایت کرتے ہوئے جو اس وقت عالمی استکبار کے ہاتھوں میں محض آلۂ کار بنے ہوئے ہیں اور عراق پر شدید بمباری کے باوجود صہیونی طاقتوں کی خاموشی کو مد نظر رکھتے ہوئے فرمایا کہ: جو لوگ اس وقت عراق کی حمایت کا دم بھر رہے ہیں وہ تو اپنی جگہ قصوروار ہیں ہی اور ہم ان کے حامی و طرفدار بھی نہیں مگر ہمارے درپیش اس وقت یہ مسئلہ ہے کہ آخر کس وجہ سے ایک ملک کی امت مسلمہ مغربی استکبار اور اس کے مجرمانہ افعال کا براہ راست نشانہ بنی ہوئی ہے بصرہ و بغداد جیسے شہروں اور کربلا و نجف اشرف جیسے مقامات مقدسہ نیز دیگر شہری آبادی پر مشتمل علاقوں کو کس بنا پر حملات کا نشانہ بنایا جا رہا ہے اور کس جرم کی پاداش میں بے گناہ عورتوں اور بچوں کا بے دریغ خون بہایا جا رہا ہے؟ مغربی ممالک اور ان کے سرغنہ امریکہ کی جانب سے انسانی حقوق کی حفاظت کے جو دعوے کئے جاتے تھے اب سب پر روشن و عیاں ہو گئے ہیں۔ اور ان دعویداروں کے منحوس چہرے اب منظر عام پر آچکے ہیں۔ دنیا کے عوام کو چاہیئے کہ وہ ان بدنما صورتوں کو اچھی طرح پہچان لیں۔ آج امریکہ، انگلستان اور فرانس نے ثابت کر دیا ہے کہ وہ تیل کی خاطر اور اپنے کارخانوں کو چلانے کی غرض سے ہزاروں انسانوں کا خون بہا سکتے ہیں۔ مگر اس میں بھی ذرا شک نہیں کہ حکومت عراق جب تک اسلام سے وابستہ اور اس دین پر قائم رہے گی اسے صفحۂ ہستی سے کون نیست و نابود کر سکتا ہے۔

تقریر کے آخر میں موصوف نے فرمایا کہ: "اسلامی انقلاب نے ہماری قوم کو نئی زندگی و بیداری بخشی ہے۔ اس انقلاب نے عزت و حمیت، قوت اور شجاعت و جوانمردی جیسی چیزیں ہمیں عطا کی ہیں۔ اور دنیا میں امت مسلمۂ ایران ہی وہ پہلی قوم ہے جس نے امریکہ کو یہ سبق سکھایا کہ وہ ہم پر حملہ آور ہونے کی غلطی کا آئندہ کبھی اعادہ نہ کرے۔

بقیہ: صحیفۂ نور

اگر لوگوں نے پیغمبر اکرم (ص) کو ان کی خواہش کے مطابق اسلامی حکومت کی تشکیل کر لینے دی ہوتی اور جو ماحول وہ آمادہ کرنا چاہتے تھے اسے سازگار کر لینے دیا ہوتا تو پھر آج یہ مسائل نہ پیدا ہوتے لیکن لوگوں نے انہیں ایسا نہ کرنے دیا۔ ایک جماعت نے اسلام کا نام لے کر اسلام سے دشمنی شروع کی اور دوسری طرف احمق و مقدس نما لوگوں نے قرآن کا سہارا لیکر ان کا ہاتھ باندھ دیا۔

آج ہم لوگ اسی طرح کے مسائل سے دوچار ہیں جیسے مسائل سے وہ لوگ دوچار تھے البتہ امتداد زمانہ اور دنیا کے موجودہ حالات کے بموجب اس کی وسعت میں کچھ اضافہ ہو چکا ہے۔ اس زمانے میں حضرت رسول (ص) اور حضرت علی علیہ السلام جن مسائل سے دوچار تھے وہ کسی حد تک محدود نوعیت کے حامل تھے لیکن لوگوں نے ان کی آواز دنیا والوں تک پوری طرح نہیں پہنچنے دی اور جس قدر پہونچی ہے اس کی نورانیت سارے عالم پر چھائی ہوئی ہے۔ آج اسلام وسیع مسائل و مشکلات سے دوچار ہے۔ ان لوگوں نے اسلام کے نام پر انہیں ایک اسلامی حکومت کو عملی جامہ نہیں پہنانے دیا۔ آج ہم لوگ بھی انہیں مسائل سے دوچار ہیں اور عصر حاضر کے مقدس نما لوگ یہ نہیں چاہتے کہ اسلامی حکومت عملی جامہ اختیار کر سکے۔ یہ درحقیقت جاہل اور ذلیل عالموں کی ٹولی ہے۔ ... یہ مسئلہ اس وقت ہے اور آئندہ بھی اس قسم کے مسائل رونما ہوتے رہیں گے یہاں تک کہ قائم آل محمد (ع) کے ظہور کے زمانہ میں بھی دنیا میں اس قسم کے مسائل پیدا ہوتے رہیں گے۔

امریکہ اور عالمی سامراج اسلامی انقلاب کو ناکام بنانے کے لئے ہر شعبۂ حیات میں اس قسم کے لوگوں کو اپنی آستین میں چھپائے ہوئے ہے یونیورسٹیوں دینی درسگاہوں میں ان مقدس نما افراد کی طرف سے پیدا ہونے والے خطرات کے سلسلے میں متعدد بار آپ لوگوں کو باخبر کر چکا ہوں۔ یہ لوگ اپنے باطنی مکر و فریب و جھوٹ کے ذریعہ اسلام اور اسلامی انقلاب کو بنیادی نقصان پہونچانا چاہتے ہیں۔ یہ لوگ اپنی حق نمائی اسلام پسندی اور طرفداری و حمایت ولایت کے سایہ میں تمام لوگوں کو بے دین اور لامذہب ثابت کرنا چاہتے ہیں۔ خداوند عالم سب لوگوں کو ان کے شر سے محفوظ رکھے۔

بقیہ: عالم اسلام اور فلسطینی مسلمان

حمایت کا اعلان کیا۔

فلسطینی مسلمانوں کے وحشیانہ قتل عام کے سلسلے میں اپنے غم و غصہ کے اظہار کے لئے جارڈن کے مسلمانوں نے سہ روزہ مظاہرہ و عام ہڑتال کا اہتمام کیا۔ یہ مظاہرہ اخوان المسلمین تنظیم کی سرپرستی میں کیا گیا۔ جارڈن پارلیمنٹ کے ایک اہم رکن "جابر" نے اعلان کیا کہ "مسجد الاقصیٰ کا یہ وحشیانہ قتل عام فلسطینی مسلمانوں کی کامیابی کی علامت ہے۔

بنگلہ دیش دینی درسگاہوں کے طالب علموں نے شہر ڈھاکہ کی "بیت مکرم" نامی مسجد میں نماز جمعہ ادا کرنے کے بعد ایک مظاہرہ کے دوران فلسطینی مسلمانوں پر اسرائیل کے تازہ ترین مظالم کی بھرپور مذمت کی۔

اس کے علاوہ جنوبی بیروت کے علاقے میں سیکڑوں مسلمانوں نے ایک وسیع مظاہرہ کے دوران اسرائیلی حکومت کی طرف سے فلسطینی مسلمانوں پر کئے جانے والے تازہ ترین مظالم کی بھرپور مذمت کی۔

انقلاب اسلامی ایران کی بارہویں سالگرہ کے موقع پر ہندوستانی عوام کے نام سفیر محترم جمہوری اسلامی ایران

آقای ابراهیم رحیم پور کے پیغام کا خلاصہ

وَنُرِيدُ أَنْ نَمُنَّ عَلَى الَّذِينَ اسْتُضْعِفُوا فِي الْأَرْضِ وَنَجْعَلَهُمْ أَئِمَّةً وَنَجْعَلَهُمُ الْوَارِثِينَ ۝۵

میرے لئے یہ انتہائی پُرمسرت بات ہے کہ انقلاب اسلامی ایران کی بارہویں سالگرہ کے موقع پر ہندوستانی عوام سے خطاب کررہا ہوں۔ وہ ہندوستانی عوام جنہیں عالمی سامراج اور تباہی و بربادی پھیلانے والی طاقتوں کے خلاف جدوجہد اور نبرد آزمائی کا تجربہ حاصل ہے اور استقلال طلبانہ جدوجہد کے دوران حاصل شدہ گرانقدر تجربات کی روشنی میں جدوجہد کے حقیقی معنی و مفہوم کو سمجھنے میں کوئی دشواری نہیں ہوتی ہے۔

۲۲ بہمن مطابق ۱۱ فروری ملت اسلامیۂ ایران کی نئی زندگی کی شروعات اور دنیا کی کمزور و پسماندہ اقوام کے لئے انصاف پسندی اور ظلم ستیزی پر مشتمل تہذیب و تمدن کے احیاء کا دن تھا۔ اخلاقی و انسانی قدروں کی سربلندی اور ملت ایران کی نجات و آزادی کے ساتھ ہی ساتھ یہ ہماری تاریخ کا وہ اہم دن ہے جو ماضی کو مستقبل سے الگ کردیتا ہے۔ وہ ماضی جو تلخی و تاریکی کا حامل تھا۔ وہ ماضی جس کے دوران ملک کے مقدرات کا فیصلہ ان غیر ملکی اور بیرونی ایجنٹوں کے ہاتھ میں تھا جو ہمارے قومی سرمایہ کی لوٹ کھسوٹ میں ہمہ تن سرگرم تھے۔ وہ ماضی جسمیں ملک کے غیرت دار نوجوان مسلمانوں کو قید خانوں میں ڈال دیا گیا تھا اور کسی کو اعتراض یا سوال کرنے کا حق حاصل نہ تھا۔

انقلاب ایران وہ حیرت انگیز دھماکہ تھا جس نے ہمارے ملک پر صدیوں سے مسلط جابروں اور ظالموں کے شیرازۂ ظلم و ستم کو تتر بتر کردیا اور ملت اسلامیہ کے نالۂ و فریاد کے سیلاب نے انھیں اس قدر ٹھوس بنا دیا کہ وہ اپنی چھاتی سے ظالموں کی گولیوں کا مقابلہ کرسکیں، نیزہ کی نوک سے خوفزدہ نہ ہوں اور ظلم سے ٹکراتے رہیں لیکن اس کے سامنے سر نہ جھکائیں۔

یہ انقلاب ان جیالے نوجوانوں اور باحوصلہ عورتوں کی جدوجہد کا نتیجہ تھا جو شہادت کی شیرینی کا علم رکھتے ہوئے "حق پسندانہ جدوجہد کے میدان میں داخل ہوئے تھے اور آخرکار انہوں نے اپنی مسلسل اور مثالی جدوجہد کے ذریعہ علاقے میں موجود بین الاقوامی سامراجیت کی طاقتور ترین چھاؤنی کو صفحۂ ہستی سے نابود کردیا اور اس استعماری ٹھکانے کو دنیا کے مظلوموں اور پسماندہ لوگوں کی پناہ گاہ میں تبدیل کردیا۔

عزیز ساتھیو!

اسلامی جمہوریۂ ایران کے رہبر عظیم الشان حضرت آیۃ اللہ امام خمینیؒ اور ری حکومت بار بار دنیا والوں کو اس حقیقت کی طرف متوجہ کرتی رہی ہے دنیا میں صلح و سلامتی کے تحفظ کے لئے اس کے علاوہ کوئی دوسرا راستہ نہیں ہے کہ ان بین الاقوامی اصول و قوانین اور اعلیٰ اخلاقی و انسانی قدروں کا بھرپور حترام کیا جائے جنہیں اقوام عالم کی مکمل حمایت حاصل ہے۔ اسلامی جمہوریہ یران نے اس بات کی بارہا وضاحت کی ہے کہ وہ ان مصائب و آلام کو محض ں لئے قبول کر رہا ہے کہ حملے کی روک تھام اور حملہ آور کی سرزنش جیسے تسلیم ںدہ عالمی اصولوں کا احترام کیا جائے لیکن افسوس کہ ہماری باتوں کی طرف کسی نے جہ نہ دی جس کا نتیجہ یہ برآمد ہوا کہ آج ہم اپنی آنکھوں سے اس تباہ کن جنگ نظر دیکھ رہے ہیں جس کا مقصد مشرق وسطیٰ کی قومی و انسانی سرمایہ کی تباہی و بادی ہے۔ ہم انقلاب اسلامی ایران کی یہ سالگرہ ایسے حالات ں منا رہے ہیں کہ بیگانہ و بیرونی طاقتیں اس تباہ کن جنگ کے سایہ میں بیگناہ راقی مسلمانوں کا قتل عام کر رہی ہیں اور انسانی حقوق کے ٹھیکیداروں کے نہ پر خاموشی کی مہر لگی ہوئی ہے۔

ہمارا مطالبہ ہے کہ یہ جنگ فوری طور پر روک دی جائے اور وسیع و باہ کن بمباری کے بجائے صلح آمیز راہ و روش کے ذریعہ موجودہ بحران کا حل لاش کیا جائے۔

عراق کسی شرط کے بغیر کویت سے باہر نکل جائے اور بیرونی فوجیں بھی جلد ز جلد اس علاقے کو چھوڑ کر واپس چلی جائیں۔ ہمیں امید ہے کہ عالمی حکومتیں گذشتہ تجربات سے سبق حاصل کرتے ہوئے بین الاقوامی اصول و قوانین کی وبارہ خلاف ورزی (ناجائز قبضہ یا فوجی موجودگی) کے ذریعہ عالمی معاشرہ کے لئے پریشانی کا باعث نہ ہوں گی اور حالات کو اس سے زیادہ خراب نہ ہونے دیں گی۔

ہمارا مطالبہ ہے کہ یہ جنگ فوری طور پر روک دی جائے اور وسیع و تباہ کن بمباری کے بجائے صلح آمیز راہ و روش کے ذریعہ موجودہ بحران کا حل تلاش کیا جائے۔

دوستان عزیز!

اسلامی انقلاب کی کامیابی کے گذشتہ ۱۲ سال کے دوران ملت اسلامیہ ایران نے ثقافتی شعبوں میں نمایاں کامیابیاں حاصل کی ہیں۔ اس مدت کے دوران شراب خوری، نشہ پروری اور فحاشگری کے خلاف ثقافتی جد و جہد مسلسل جاری رہی اور سماج کے نوجوانوں کی تفریح کے لئے جائز وسائل و امکانات فراہم کرنے کی کوشش بھی کی گئی۔

لوگوں کو متعہد ہنر و فن، شعر، موسیقی، ڈرامہ، فلم اور دیگر ہنری و فنی شعبوں کے نئے مفہوم سے آشنا کیا گیا۔ سرپرست عورت نے ایک لائق احترام و کامل انسان کی حیثیت سے معاشرہ میں اپنا حقیقی مقام و مرتبہ حاصل کر لیا ہے اور اب تک ایرانی خواتین ایک ماں، معلم، نرس، ڈاکٹر، طالب علم، نمائندۂ پارلیمنٹ، یونیورسٹی پروفیسر وغیرہ کی حیثیت سے اپنی صلاحیتوں کا بخوبی مظاہرہ کر چکی ہیں۔ ملک میں اعلیٰ تعلیم کو غیر معمولی فروغ حاصل ہوا ہے چنانچہ ایران کی مختلف یونیورسٹیوں میں تقریباً پانچ لاکھ سے زیادہ طلبا اپنی تعلیمی سرگرمیوں میں مشغول ہیں اور یہ تمام کوششیں لوگوں کی سیاسی و سماجی سرگرمیوں کے لئے ایک پُرامن روحانی ماحول پیدا کرنے میں بڑی مدد و معاون ثابت ہوئی ہیں۔

دوستان عزیز!

ایران و ہندوستان کے باہمی تعلقات کی جڑیں گذشتہ صدیوں اور زمانوں کے دوران دور تک پھیلی ہوئی ہیں اور دونوں اقوام کے درمیان یہ دوستانہ تاریخی تعلقات صدیوں پرانے ہیں۔ یہ قدیم و طولانی تعلقات دنیا کے اہم اور حساس ترین علاقے میں دونوں ملکوں کا وجود اور استعمار و استثمار کے وجود سے خالی دنیا کی تشکیل کے سلسلے میں ہندوستانی اور ایرانی عوام کے مشترکہ ارمانات مستقبل میں ہر شعبہ حیات میں روابط کی عملی توسیع کی ضمانت ہیں۔

عالم اسلام اور فلسطینی مسلمانوں کے قتل عام پر

رہبر معظم انقلاب اسلامی و دیگر عظیم شخصیات کا شدید اعتراض

بیت المقدس میں اسرائیلی جلادوں کے ذریعہ بے گناہ فلسطینی مسلمانوں کا قتل عام ایک ایسا وحشیانہ وخوفناک جرم ہے جس نے دنیائے بشریت کو لرزہ براندام کر دیا ہے۔ گذشتہ ہفتہ کے دوران اس قتل عام کے خلاف پوری دنیائے اسلام میں بڑے بڑے مظاہرے کئے گئے۔ رہبر انقلاب اسلامی حضرت آیت اللہ خامنہ ای نے اپنے بیان میں عالمی صیہونیت کے اس جرم کو بشریت کے لئے مہلک خطرہ قرار دیتے ہوئے اعلان کیا کہ بیگناہ شہیدوں کا مقدس خون رائگاں نہ جائے گا۔ آیت اللہ خامنہ ای کے علاوہ صدر جمہوری اسلامی ایران حجت الاسلام ہاشمی رفسنجانی، ڈاکٹر علی اکبر ولایتی، آیت اللہ موسوی اردبیلی اور دیگر ایرانی رہنماؤں نے بھی اس قتل عام پر اپنے غم و غصہ کا اظہار کیا نیز ایرانی عوام نے اپنے عظیم مظاہروں اور فلک شگاف نعروں کے ذریعہ فلسطینی بھائیوں سے اپنی ہم بستگی کا اظہار کیا۔

دوسری طرف صیہونی حکومت نے اقوام متحدہ کی اس تجویز کو رد کر دیا ہے جس کے تحت ایک عالمی تحقیقاتی ٹیم کے ذریعہ اس قتل عام کی تحقیق و جانچ کی بات کہی گئی تھی۔ ایسوسی ایٹڈ پریس کا بیان ہے کہ اسرائیلی وزیر خارجہ ڈیوڈ لوی نے اس خبر کا اعلان کرتے ہوئے کہا کہ اسرائیلی کابینہ نے اقوام متحدہ کی اس تجویز پر چار گھنٹے تک غور کیا اور یہ فیصلہ کیا گیا کہ اسرائیل ایسے کسی تحقیقاتی وفد کو قبول نہ کرے گا اور سلامتی کاؤنسل کی اس تجویز کو رد کرتا ہے۔ اس نے مزید کہا کہ اسرائیل عالمی تحقیقاتی وفد کی آمد کو اس لئے رد کرتا ہے کہ اس تجویز کے ذریعہ عرب اسرائیل جھگڑے کو بحران خلیج فارس سے جوڑ دیا گیا ہے نیز اس تحقیقاتی وفد کی رپورٹ کیا ہوگی یہ بھی معلوم ہے۔ پس اگر ہم ایسے تحقیقاتی کمیشن کی آمد منظور کر لیں تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ بیت المقدس ہمارا قانونی دار الحکومت نہیں ہے اور اس شہر پر ہمارا اختیار مشکوک اور غیر قانونی ہے۔

واضح رہے کہ اقوام متحدہ سلامتی کاؤنسل قرارداد ۶۷۲ میں عالمی تحقیقاتی مشن کو یہ حکم دیا گیا ہے کہ مسجد الاقصیٰ میں رونما ہونے والے حادثہ کی تحقیق کرے اور اسرائیلی حکومت میں زندگی بسر کرنے والے فلسطینی مسلمانوں کی حالت پر ایک تفصیلی رپورٹ پیش کرے۔

مسلمانوں کے مظاہرے :-

سوڈان کے ہزاروں مسلمان اسرائیلی تجاوز و مظالم کے خلاف مظاہرہ کرتے اور شہر خرطوم کی سڑکوں پر فلک شگاف نعرے بلند کرتے ہوئے دکھائی پڑے۔ مظاہرہ میں شریک سوڈانی مسلمانوں نے اسرائیلی مظالم کے ساتھ ہی ساتھ خلیج فارس میں مغربی فوجوں کے تمرکز پر بھی شدید غم و غصہ ظاہر کرتے ہوئے اس کی بھرپور مذمت کی۔ یونائیٹڈ پریس کی اطلاع کے مطابق مظاہرین نے امریکہ مردہ باد اور اسرائیل مردہ باد کا نعرہ لگاتے ہوئے فلسطینی مسلمانوں کے خون کے انتقام کا مطالبہ کیا۔

اسی طرح مراکش کے سیکڑوں مسلمانوں نے ایک مظاہرے کے دوران اسرائیل کی پشت پناہی پر مشتمل امریکی سیاست کی مذمت کرتے ہوئے خلیج فارس میں امریکی فوج کی موجودگی کو ایک غیر قانونی حرکت سے تعبیر کیا۔

جزیرۃ العرب کی انقلاب اسلامی تنظیم نے اپنے مختلف بیانات میں غاصب اسرائیلی حکومت کے مظالم کی مذمت کرتے ہوئے فلسطینی مسلمانوں سے اپنی

(باقی صفحہ پر)

از محمد اسلم راد ھنا عنایت پور - میرٹھ

سلمان رشدی کی شیطانی آیات

سلام کے خلاف مغرب کی ایک سازش

قسط ۲

(گذشتہ سے پیوستہ)

ریورینڈ جے۔ ایم۔ راڈویل

"طاقت، علم اور حقانیت کا جو تصور اور خدا،
اور زمین کے متعلق جس تلقین کا قرآن میں بار بار
یا گیا ہے اس کی وجہ سے ہم اس کتاب کی
ی تعریف کریں کم ہے۔ یہ اعلیٰ و ارفع تعلیم ہے
ے اور اس میں علم و آگہی کے جو نکات بیان
گئے ہیں ان سے ثابت ہوتا ہے کہ اس بنیاد
ے بڑے طاقتور ملک اور عظیم الشان سلطنتیں
ی جاسکتی ہیں۔"

ایکس لیوزون

قرآن ایک روشن اور پر حکمت کتاب ہے اس
ر شک نہیں ہے کہ وہ ایک ایسے شخص پر نازل
سچا نبی تھا اور خدا کی طرف سے بھیجا گیا تھا۔"

رابندر ناتھ ٹیگور

ہ وقت دور نہیں جبکہ قرآن اپنی ناقابلِ انکار
ں اور روحانیت کے ذریعے سب مذاہب
پنے اندر جذب کرے گا۔"

باطل جو صداقت سے الجھتا ہے تو الجھے

یہ تاریخی حقیقت ہے کہ ہر دور میں حق و باطل کی جنگ رہی ہے اور یہ بھی ایک روشن حقیقت ہے کہ ہمیشہ حق ہی باطل پر غالب آیا ہے کیونکہ قرآن کا فیصلہ ہے ۔ جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ إِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوقًا۔ (حق آگیا اور باطل مٹ گیا، باطل تو مٹنے ہی والا ہے۔" بنی اسرائیل آیت ۸۱)

قرآن حکیم ایک ایسی روشن دلیل ہے جس کے سامنے دنیا کی کوئی طاقت نہیں ٹھہر سکتی اس کے سامنے بڑے بڑے جنگجوؤں کے سر نگوں ہو گئے اس کے سامنے ایٹمی اسلحہ بھی نہ ٹھہر سکا، ہر دور میں اس کلامِ الٰہی نے اپنے معجزات دکھائے ہیں اور رہتی دنیا تک کے لئے یہ ایک معجزہ ہے۔ جب نسل انسانی اپنی تباہی کی طرف بڑھ رہی تھی اور انسانی خداؤں کی قید میں دم توڑ رہی تھی اس وقت بھی اس نسل انسانی کو انسانی خداؤں سے نہ صرف آزادی دلائی بلکہ فلاح و کامرانی کی وہ منزل دکھائی کہ آج بھی انسانیت اس کے لئے ترس رہی ہے۔ یہ قرآن ہی کا معجزہ تھا کہ ناخواندہ عرب جن سے انسانیت بھی شرما رہی تھی قرآن کی تعلیمات کو اپنا کر دنیا کے مبلغ بن گئے انھوں نے قرآن کو سینے سے لگایا تو ان کی دنیا ہی بدل گئی۔ وہ قرآن کو ہاتھ میں لے کر میدانِ جنگ میں آئے تو دشمن کو شکست سے دوچار کیا۔ آج کی دنیا بھی جس کو اپنے ایٹم بم پر ناز ہے اس کا مقابلہ نہ کر سکی، کیا افغانستان اور ایران اس کی مثال نہیں۔ آج روس اور امریکہ دونوں سپر طاقتیں قرآن کے آگے جھکنے پر مجبور ہو گئیں آخر وہ کونسا جذبہ تھا جس کی وجہ سے افغانی مجاہدین نے روس کو افغانستان چھوڑنے پر مجبور کیا آخر وہ کون سا جذبہ تھا جس کی وجہ سے ایرانی مجاہدین نے عراق کو امریکہ کی پشت پناہی کے باوجود سرزمینِ ایران سے نکال باہر کیا۔ وہ صرف اور صرف قرآن ہی کا معجزہ تھا۔ اور رہتی دنیا تک رہے گا۔ مغربی دنیا ملعون سلمان رشدی جیسے کتنے ہی شیطان کیوں نہ پیدا کرے ان کا مقابلہ کرنے کے لئے امام خمینیؒ جیسے مجاہدین پیدا ہوتے رہیں گے۔

موجودہ عالمی صورتحال اور امت مسلمہ

تاریخی حقائق شاہد ہیں کہ پیغمبر آخر نے امت مسلمہ کو اتحاد و یگانگت کا ایسا درس دیا جو تمام دنیا کے لئے ایک نمونہ ہے۔ دنیا آج تک اس کی نظیر پیش

نہ کرسکی صدیاں گذر جانے کے باوجود بھی دنیا اس پر فخر کرتی ہے۔ لیکن نہایت ہی افسوس کا مقام ہے کہ آج وہی امت جس کا اتحاد بے مثال تھا جو پورے عالم کے لئے نمونہ تھی آپسی انتشار کا شکار ہے۔ اتحاد و اتفاق اس کی صفوں سے رخصت ہوچکا ہے۔ اسلام دشمن مشنریوں کا شکار ہو کر یہ ٹکڑے ٹکڑے ہوگئی ہے۔ ایک طویل عرصے سے یہ ذلیل و خوار ہے۔ غلامی کا طوق اس کی گردن میں پھنسا ہوا ہے۔ اس کا سفینۂ حیات آج مہیب طوفانوں کی زد میں ہے۔ جسکی چول چول ڈھیلی ہوچکی ہے، جس پر ہولناک موجوں کی یورش ساعت بہ ساعت بڑھتی چلی جارہی ہے اور ایک آنے والا طوفان پہلے والے طوفان کو مات کر رہا ہے۔ آج اس کی منزل کا پتہ نہیں اور رستہ گم ہے۔

اگر شرعی نقطۂ نظر سے غور و فکر کریں تو معلوم ہوگا کہ قرآن مجید میں جا بجا اقامتِ دین کا حکم ہے وہاں وہاں، ولاتتفرقوا فیہ (اور اس میں متفرق نہ ہوجاؤ) کی ہدایت بھی واضح طور پر موجود ہے۔ اس کے علاوہ متعدد آیات میں اتحاد کا حکم دیا گیا ہے۔ سورۂ آل عمران میں جہاں امت مسلمہ کے اس فریضے کو بہت ہی نمایاں طور پر بیان کیا گیا ہے کہ ولتکن منکم امۃ یدعون الی الخیر ویامرون بالمعروف وینھون عن المنکر واولئک ھم المفلحون۔ وہیں اللہ تعالیٰ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ "ولا تکونوا کالذین تفرقوا واختلفوا من بعد ما جاءھم البینٰت" یعنی "اے اہل ایمان تمہارے اوپر دعوتِ خیر اور امر بالمعروف و نہی عن المنکر کا جو فریضہ عائد کیا گیا ہے اس کے ساتھ تم پر یہ بھی لازم ہے کہ تم ان لوگوں کی طرح نہ ہو جانا جنھوں نے تعلیم خداوندی اور واضح ہدایت پالینے کے باوجود بھی اس میں اختلاف کیا اور آپس میں گروہ در گروہ بٹ

> تاریخ گواہ ہے کہ جب مسلمان
> متحد و متفق رہے اسلام کا پرچم
> بلندیوں پر لہراتا رہا۔ فلاح و کامرانی
> ان کے قدم چومتی رہی۔

گئے اور باہم انتشار پیدا کرلیا"۔ سورۂ انفال آیت ۴۶ میں ارشاد خداوندی ہے۔ "ولا تنازعوا فتفشلوا وتذھب ریحکم" "باہم جھگڑا نہ کرو ورنہ کمزور ہوجاؤگے اور تمہاری کوئی اسکیم کامیاب نہ ہوسکے گی"۔ جیسا کہ سورۂ شوریٰ آیت ۱۳، ۱۴ میں اولی العزم انبیاء اور خاتم الانبیاء کی بعثت کا مقصد اقامتِ دین بتاتے ہوئے واضح الفاظ میں کہا گیا ہے کہ "اس معاملے کے اندر کبھی متفرق نہ ہوجانا ورنہ شیطان تمہاری اسکیموں کو تہس نہس کرکے رکھ دے گا اور اس دنیا کے اندر تم کوئی کام انجام نہ دے سکوگے"۔

قرآن و سنت کی روشنی میں یہ بات پوری طرح واضح ہوجاتی ہے کہ اتحاد امت مسلمہ کی کامیابی کا راز ہے۔ "تاریخ گواہ ہے کہ جب مسلمان متحد و متفق رہے اسلام کا پرچم بلندیوں پر لہراتا رہا۔ فلاح و کامرانی ان کے قدم چومتی رہی۔ قیصر و کسریٰ کے تخت و تاج نیست و نابود ہوگئے۔ لیکن جب اتحاد کا بے مثال نمونہ بننے والے خود شیعہ و سنی دیوبندی و بریلوی، حنفی و مالکی جیسے بلاکوں میں تقسیم ہوگئے اور ہر ایک طبقہ اپنے آپ کو دوسرے سے اعلیٰ اور صرف اپنے آپ کو ہی سچا مسلمان تصور کرنے لگا تو ذلت و رسوائی ان پر مسلط کردی گئی کیونکہ اختلافات کا بڑھانا اور اتحاد جیسی عظیم نعمت کو اپنی صفوں سے رخصت کردینا اس امت کا شیوہ نہیں جسے پوری دنیا کے لئے نمونہ بنایا گیا ہو اور جسے امت وسط کا خطاب دیا گیا ہو۔

اتحاد اسلامی اور علماء کا کردار

علماء جو انبیاء کے وارث، حق کے داعی اور مخلوق خدا تک ہدایت ربانی کا پیغام پہنچانے کا مکلف ہوتے ہیں انھوں نے اپنی اصلی ذمہ داری کو بھلا دیا ہے اور اپنے اسلاف کی روش کو ترک کر دیا ہے۔ اصلاح و احوال کے لئے وہ مجاہدانہ کردار ادا کرنے کے بجائے مصلحت کوشی کا شکار ہوگئے ہیں۔ امت مسلمہ کے مسائل کا حل نکالنے کے بجائے فرقہ بندی اور اتحاد اسلامی کو نقصان پہنچانے میں مصروف ہیں۔ ان کی اکثریت نے اسلام دشمن طاقتوں سے مصالحت کرکے ان کا ایجنٹ بننا قبول کر لیا ہے اور اپنے قلم، زبان اور تمام دوسرے ذرائع سے امت کے اتحاد کو پارہ پارہ کرنے کے لئے نت نئے منصوبے تیار کرتے ہیں۔

آج تمام عالم اسلام اور خود مسلمان ہند اس وقت جن حالات سے دوچار ہیں، تمام دنیا اس سے واقف ہے۔ لیکن حالات کی سنگینی اور نزاکت کے باوجود ہماری امت کے کچھ مفاد پرست ٹھیکیدار اور نام نہاد علماء شیعہ و سنی اختلافات کو ہوا دے کر خود مسلمانوں کا آپس میں خون بہانا چاہتے ہیں۔ یہاں پر مولانا منظور نعمانی صاحب کی غیر مشروع مقصد کے تحت لکھی گئی "ایرانی انقلاب امام خمینی اور شیعیت" کتاب کا تذکرہ بے جا نہ ہوگا، جس میں مولانا نے شیعہ عقائد کی تفصیل کھود نکالنے میں بڑی زحمت برداشت کی ہے۔ مزید یہ کہ اتحاد کے علمبردار مولانا ابوالحسن علی ندوی صاحب جیسی شخصیت نے اس کوشش کو سراہا۔ اس کتاب کو

پڑھ کر ایک سوال ذہن میں ابھرتا ہے کہ جب ہم مسلمان اس ہندستان کے اندر مسلم پرسنل لاء، بابری مسجد، قرآن پر حملہ، مسلم نوجوانوں کو ملازمتوں سے محروم رکھنا اور مسلم نسل کشی جیسے اہم مسائل سے دوچار ہیں۔ ان حالات کے اندر شیعہ وسنّی اختلافات کو پھیلانا کتنا صحیح ہے۔ کیا میں پوچھ سکتا ہوں کہ مولانا کی کوشش اتحاد اسلامی کو نقصان پہنچانے کی نہیں؟ کیا مولانا اور ان کے فرقے نے کبھی مسلمانانِ ہند کے مسائل پر بھی غور و فکر کرنے کی کوشش کی ہے؟ کاش مولانا کچھ غور و فکر کرتے اور اتحاد اسلامی کے لئے کام کرتے!

پندرہ روزہ آئینۂ دارالعلوم ۲۴ر اکتوبر ۱۹۸۸ء کے شمارے میں ——— "خمینی گولڈ رسوائیوں کے دلدل میں" کے عنوان سے لکھتا ہے۔ "خمینی اور ان کے ہمنوا عالم اسلام کو شدید نقصان پہنچانے کی پالیسی اپنائے ہوئے ہیں۔ وہ اپنی کتابوں میں صراحت کے ساتھ لکھ چکے ہیں کہ ہمارے لئے کفار و مشرکین سے پہلے اہل سنت مسلمانوں سے جہاد کرنا ضروری ہے"۔ اسی شمارہ میں شفیق الرحمٰن قاسمی "آیت اللہ خمینی حقیقت کے آئینے میں" شیعیت کے خلاف بھڑاس نکالتے ہوئے لکھتے ہیں۔ "اسلام کی چودہ سو سالہ تاریخ کا اگر تجزیہ کیا جائے تو مسلمانوں کی شکست و ریخت اور تباہی و بربادی کا سہرا ان دوست نما دشمنوں کے سر بندھے گا۔ کتب تواریخ کے ٹھوس دلائل و شواہد کی روشنی میں یہ بات ثابت ہے کہ فرقہ شیعہ اپنے نقطۂ وجود سے ہی آج تک مسلسل اسلام اور اہل اسلام کی بیخ کنی کے لئے کوشاں اور اسلام دشمن طاقتوں کے ساتھ مل کر اسلام اور مسلمانوں کو صفحۂ ہستی سے مٹا دینے کے لئے سرگرم عمل رہا ہے۔ یہ سیاسی فرقہ اپنے اس طویل تاریخی سفر میں ہر منزل پر مسلمانوں کے لئے رہزن ثابت ہوا ہے۔ خیر خواہ و ہمدرد کبھی نہیں ہوا"۔ اسی شمارے میں رشید احمد گونڈوی نے اپنے مضمون میں ——— "خمینی جارحیت اور مسلمانانِ عالم کا فرض" کے تحت شیعہ برادران کو کافر تک ٹھہرا دیا۔ وہ لکھتے ہیں۔ "..... شیعوں کے دسیوں فرقے ہیں جن میں سے ایک فرقہ غلاۃ ہے۔ اور بقول مولانا سعید احمد پالنپوری فرقۂ خمینی غلاۃ کی ایک کڑی ہے۔ اور فرقۂ غلاۃ کے کفر پر تمام علماء اسلام کا اجماع ہو چکا ہے اس لئے خمینی اور اس کے تمام پیروکار بھی کافر ہیں"۔ ایک ہوش مند مسلمان یہ بخوبی اندازہ لگا سکتا ہے کہ ان نازک حالات کے اندر ان تحریروں اور تقریروں کا مقصد

آج علماء کی اکثریت اپنے مفاد کی خاطر اپنی اصل ذمّہ داری کو بھول گئی ہے اور علم کو سیاست کا خادم بنادیا ہے

اتحادِ اسلامی کو پارہ پارہ کرنے کی کوشش کے علاوہ کچھ نہیں۔

کیا یہ حقیقت نہیں

کیا یہ حقیقت نہیں کہ بغداد میں جو اسلام کے پرخچے اڑے وہ کسی بیرونی طاقت نے آکر نہیں اڑائے بلکہ یہ اتحاد کی کمی اور خود مسلمانوں کی باہمی خانہ جنگیوں کا نتیجہ تھا۔ جس سے اسلام کی قوت کا خاتمہ ہو گیا گو جا بجا مسلمان بادشاہوں کی حکومتیں رہیں اور اب بھی ہیں لیکن ان کو اسلامی حکومت کہنا خود کو دھوکا دینا ہے۔

کیا یہ حقیقت نہیں کہ روس نے اپنی اشتراکی سلطنت میں بعض مسلم حصوں کو مثلاً قفقاز، سمرقند و بخارا، اور تاجکستان وغیرہ کو جب شامل کیا تو اپنی عیاری اور مکاری سے اس کام کے لئے علماء اسلام کو سبز باغ دکھلا کر ان کی حمایت حاصل کر لی۔ یہ ایک تاریخی حقیقت ہے جسے جھٹلایا نہیں جا سکتا۔

افسوس جبکہ دنیائے اسلام اس وقت اپنی زندگی کے ایک اہم ترین دور سے گزر رہی ہے آج علماء کی اکثریت اپنے مفاد کی خاطر اپنی اصل ذمہ داری کو بھول گئی ہے اور علم کو سیاست کا خادم بنا دیا ہے اور حکمرانوں کے حسب منشاء فتویٰ دینے والی مشین بنا لیا ہے کاش آج کوئی ان علماء سے پوچھے جو شیعہ و سنّی اختلافات کو ہوا دے کر ملت اسلامی کے اتحاد کو پارہ پارہ کرنا چاہتے ہیں ان کی زبان اور قلم ملعون رشدی کے خلاف کیوں بند ہیں؟!

(باقی آئندہ)

اہم خبریں

اسلامی کانفرنس تنظیم کو جنگ کی روک تھام کرنی چاہیے

صدر جمہوریہ اسلامی ایران کا مطالبہ

اسلامی جمہوریہ ایران کے صدر حجۃ الاسلام ہاشمی رفسنجانی نے یوگوسلاویہ کے سفیر سے اپنی حالیہ گفتگو کے دوران ارشاد فرمایا کہ انتہائی افسوس کے ساتھ اس حقیقت کا اعتراف لازمی ہے کہ خلیج فارس کی موجودہ جنگ اس علاقے میں حملہ آور بڑی طاقتوں کی موجودگی کا شرمناک نتیجہ ہے اور اگر یہ تباہ کن طاقتیں اس علاقے میں داخل نہ ہوتیں تو اس انسانیت سوز جنگ سے نجات فراہم کی جاسکتی تھی۔ موجودہ حالات میں دنیا کے تمام اسلامی ملکوں کی ذمہ داری ہے کہ باہمی تعاون کے ذریعہ اس بحران کو ختم کرنے کی کوشش کریں تاکہ دیگر اہم معاملات کی اصلاح کی جاسکے۔

اس علاقے کے موجودہ حوادث کے جواب میں لبنانی مسلمانوں پر اسرائیل کی حالیہ بمباری پر تشویش ظاہر کرتے ہوئے صدر ایران حجۃ الاسلام رفسنجانی نے کہا کہ ہم نے اسلامی کانفرنس کے فوری اجلاس کا مطالبہ اسی وجہ سے کیا ہے تاکہ اسلامی ممالک باہمی تعاون کے ذریعہ فتنہ کی بھڑکتی ہوئی آگ کو ٹھنڈا کیا جاسکے۔ اور ہمیں امید ہے کہ انڈونیشیا اس سلسلے میں ہمارا بھرپور تعاون کرے گا۔

ایرانی پارلیمنٹ کے اسپیکر کی جانب سے تجویز صلح کی پیشکش

ملکی و غیر ملکی نامہ نگاروں کے درمیان موضوع مباحثہ گفتگو

تہران۔ ۲۷ جنوری ۱۹۹۱ء۔ کیہان ہوائی کی نیوز سروس کی اطلاع کے مطابق: مجلس شورائی اسلامی (ایرانی پارلیمنٹ) کے صدر جناب مہدی کروبی نے اس پریس کانفرنس کے دوران جس کا اہتمام ریڈیو ٹیلیویژن کی جانب سے کیا گیا تھا پانچ نکات پر مشتمل تجویز صلح ملکی اور غیر ملکی نامہ نگاروں کے سامنے پیش کی۔

موصوف نے اس ضمن میں کہا کہ صلح کی جو تجویز وہ پیش کر رہے ہیں اس کا تعلق ان کی اپنی ذات سے ہے۔ اور اس بات پر زور دیا کہ اس کا دائرۂ عمل کسی طرح بھی اس غیر جانب دارانہ حکمت عملی سے مختلف نہیں جس کا اعلان جمہوری اسلامی ایران کی جانب سے کیا گیا ہے اور جس کی صراحت رہبر عظیم حضرت آیت اللہ خامنہ ای مدظلہ نے فرمائی ہے۔

صدر مجلس نے جو تجویز صلح پیش کی ہے اور وہ جن نکات پر مشتمل ہے وہ ذیل میں درج ہیں:

۱۔ جنگ بندی فوراً کی جانی چاہیے اور جانبین کی طرف سے فضائی، زمینی اور بحری ہر قسم کی فوجی کارروائی کو ختم کیا جائے۔

۲۔ عراق کی جو ناکہ بندی کی گئی ہے اور وہاں دوائیں اور سامان خوراک بھیجنے پر جو پابندی عائد کی گئی ہے اسے مکمل طور پر فوراً برطرف کر دینا چاہیے۔

۳۔ امریکہ اور اس سے وابستہ اقوام کی فوجیں خلیج فارس سے باہر جائیں اور اسی کے ساتھ ہی عراق کی فوج کویت کو خالی کر دے اور امن برقرار کرنے کے لئے کویت و سعودی عرب میں اسلامی ممالک کی افواج متعین کی جائیں۔

۴۔ عراق اور کویت کے درمیان جو کشیدگی چلی آرہی ہے اسے دور کرنے کے لئے اسلامی ممالک کے قائدین پر مشتمل ایک کمیٹی کی تشکیل کی جائے جو دونوں ملکوں کے اختلافات کا تصفیہ کر سکے۔

۵۔ مقبوضہ فلسطین میں جو یہودیوں کو آباد کیا جارہا ہے اسے بلا کسی شرط کے ممنوع قرار دے کر اسلامی ممالک پر مشتمل ایک ایسی کمیٹی کی تشکیل کی جائے جو فلسطین میں تحریک آزادی فلسطین کی سرپرستی و حمایت کر سکے۔

جب ایک اخباری نامہ نگار نے صدر مجلس شورائے اسلامی سے یہ دریافت کیا کہ اگر خلیج فارس کی جنگ میں صہیونی حکومت نے حصہ لیا تو اہل ایران اور مسلمانوں کا کیا ردعمل ہوگا۔ تو موصوف نے اس سوال کا جواب دیتے ہوئے فرمایا: کہ اگر صہیونی حکومت اس جنگ میں داخل ہوئی تو عالم اسلام بھی خاموش نہیں رہے گا۔ اور چونکہ اسرائیل کے ساتھ جنگ کیا جانا ایک بہت ہی سنجیدہ مسئلہ ہے اور اس کا تعلق کل عالم اسلام سے ہے اسی لئے اس سلسلے میں کوئی فیصلہ کرنا رہبر اعظم حضرت آیت اللہ خامنہ ای پر ہی منحصر ہے۔

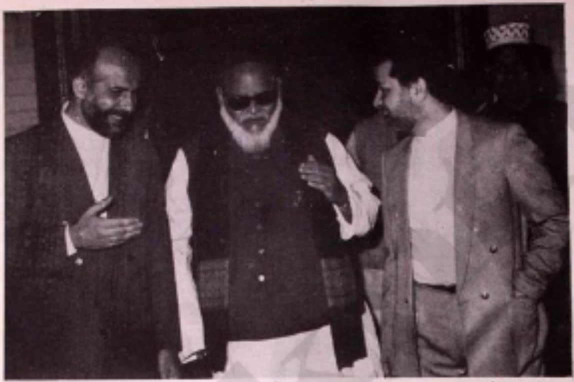

ہوٹل حیات ریجنسی میں محترم رایزن فرہنگی جناب سید محمد حسن شاہ جنگیان (دائیں) اور سفیر محترم جناب ابراہیم رحیم پور (بائیں) کے درمیان شاہی جامع مسجد دہلی کے امام حضرت سید عبداللہ بخاری ——— جشن دھۂ فجر کے موقع پر۔

ہوٹل حیات ریجنسی میں جشن دھۂ فجر

نئی دہلی (۱۰ فروری) پیروزی انقلاب اسلامی ایران
ن بارہویں سالگرہ کی مناسبت سے یہاں ہوٹل
ات ریجنسی میں، سفارت جمہوری اسلامی ایران کی
نب سے ایک پرشکوہ جشن کا انعقاد کیا گیا۔
زت مآب جناب شنکر دیال شرما، نائب صدر
جمہوریہ ہند، اس میں مہمان خصوصی تھے۔ موصوف
کے علاوہ ہندوستان کی معزز سیاسی، مذہبی اور
رہنگی شخصیات، الاکین پارلیمنٹ، صحافتی میدان
ندوستان کی یونیورسٹیوں میں بعض شعبہ جات
کے صدر صاحبان اور اساتذہ کرام نیز دیگر ممالک
کے سفرا اور نظامی و فرہنگی نمائندوں نے بھی شرکت
رمائی۔ شاہی جامع مسجد دہلی کے امام سید
عبداللہ بخاری بھی جشن میں تشریف فرما تھے۔
ایرانی پارلیمنٹ کا ایک وفد بھی زیر سرپرستی
حجۃ الاسلام آقای منتجب نیا اس جشن میں تشریف
فرما تھا۔ سفیر محترم جناب ابراہیم رحیم پور اور
ہندوستان میں مقیم دیگر ایرانی نمائندگان بھی جشن
میں شامل تھے۔

خانۂ فرہنگ میں محفل مقاصدہ کے اسٹیج کا ایک منظر

خانۂ فرہنگ ایران میں محفل مقاصدہ

نئی دہلی۔ (۳ فروری) آج شام یہاں خانۂ فرہنگ
وری اسلامی ایران میں ایک محفل مقاصدہ منعقد
ئی۔ تقریباً ۱۴ شعراء نے حضرت علیؑ کی مدح میں اپنا
وم کلام پیش کیا۔ جناب شریف الحسن نقوی نے اس
ل مقاصدہ کی صدارت کی جناب بیکل اتساہی (ایم پی)
ن خصوصی تھے اور جناب ثقلین حیدر صاحب نے
ت کے فرائض انجام دیے۔
اس محفل مقاصدہ میں جن مشاہیر شعراء نے شرکت
ی ان کے اسماء گرامی ہیں:۔ جناب معجز سنبھلی،
شہر پیام اعظمی، مخمور سعیدی، ساغر لکھنوی، فروغ

کاظمی، بیباک امروہوی، عظیم امروہوی، رضا سرسوی، تیز سرسوی، منتظر بھوپالی، ابرار کرتپوری، واجد سحری، متین صدیقی، رضا امروہوی، شمیم عثمانی، قیصر حیدری، خوشنود اعظمی، راہی شہابی جے پوری، محسن لکھنوی، عذرا اعظمی وغیرہ۔

واضح رہے کہ یہ بزم مقاصدہ حضرت علیؑ کے یوم ولادت کی مناسبت سے منعقد کی گئی۔ اس سال حضرت علیؑ کی تاریخ ولادت، دھہ فجر کے دوران آئی۔

اس محفل کا آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوا سیکڑوں سامعین نے اس میں شرکت فرمائی۔ کامیابی انقلاب کی اس بارہویں سالگرہ کے موقع پر امام خمینیؒ کو بھی یاد کیا گیا۔

محترم رایزن فرہنگی جمہوری اسلامی ایران جناب سید محمد حسن شاہجنگیان نے شرکاء جلسہ کا استقبال کرتے ہوئے مختصراً بعض فضائل امیرالمومنینؑ بیان فرمائے۔ اور امام خمینیؒ کے دکھائے ہوئے راستے پر عمل پیرا رہنے کے عزم کا اعادہ کیا۔ اس جشن میں شرکت کے لئے ایران سے حجت الاسلام محمد حسن بکائی تشریف لائے تھے موصوف نے اپنے شیریں بیان میں حضرت علی علیہ السلام کے فضائل بیان کرتے ہوئے، شاعر اور شاعری کی اہمیت واضح کی۔

جناب شریف الحسن نقوی نے اپنے خطبہ صدارت میں حضرت علی علیہ السلام امام خمینیؒ اور انقلاب اسلامی کے بعض گوشوں پر روشنی ڈالی۔

دھہ فجر میں یوم بعثت

نئی دہلی۔ (۹ فروری)۔ آج یہاں خانہ فرہنگ جمہوری اسلامی ایران میں جشن یوم بعثت منایا گیا۔ اس جلسہ میں پروفیسر مونس رضا (سابق وائس چانسلر دہلی یونیورسٹی) نے صدارت فرمائی اور جناب مظفر حسین برنی (چیرمین اقلیتی کمیشن ہند) مہمان خصوصی تھے۔ ان کے علاوہ سفیر محترم جناب ابراہیم رحیم پور، رایزن فرہنگی جناب سید محمد حسن شاہجنگیان، درگاہ حضرت نظام الدینؒ کے سجادہ نشین جناب سید حسن ثانی

نظامی، جواہر لعل نہرو یونیورسٹی کے پروفیسر جناب اے۔ ایچ عابدی، شیعہ جامع مسجد دہلی کے پیش امام مولانا سید سید علی نقوی اور ایرانی مہمان حجت الاسلام محمد حسن بکائی دیگر مقررین تھے۔

بعد نماز مغرب تلاوت کلام پاک سے جلسے کا آغاز ہوا۔ بعض شعراء کرام نے بھی بارگاہ نبوی میں اپنا منظوم نذرانۂ عقیدت پیش کیا۔ اس موقع پر امام خمینیؒ اور انقلاب اسلامی ایران کی مدح و توصیف میں بھی اشعار پڑھے گئے۔ جناب متین صدیقی، انعام حیدر امروہوی اور امیر حسین سنبھلی شعراء نے اپنا کلام پیش کیا۔

محترم رایزن فرہنگی جناب سید محمد حسن شاہجنگیان نے حاضرین کا استقبال کرتے ہوئے 'بعثت' کے لغوی و اصطلاحی معنی واضح کئے اور فرمایا کہ پیروزی انقلاب اسلامی سے قبل ایران کی بھی تقریباً وہی حالت تھی جو قبل بعثت رسولؐ عربستان کی تھی۔ موصوف نے فرمایا کہ امام خمینیؒ کی قیادت میں پیروان اسلام اٹھ کھڑے ہوئے اور ان کے انقلاب میں بعثت کا پرتو نظر آنے لگا۔

سفیر محترم جناب ابراہیم رحیم پور نے فرمایا کہ امامؒ نے ہمیں سکھایا ہے کہ جنگ کس وقت کی جائے کب صلح کی جائے اور کب سکوت اختیار کیا جائے۔ یہ امام کی تعلیمات کا نتیجہ تھا کہ انقلاب اسلامی کی کامیابی کے بعد گذشتہ سال ایران کے لئے سیاسی، اقتصادی اور دیگر ہر ایک لحاظ سے بہترین و بہترین سال تھا۔ حجت الاسلام محمد حسن بکائی نے جوانان علم اسلام سے اپیل کی کہ آپ کا فرض ہے کہ آپ قرآن و اسلام کے سفیر بن جائیں اور اس کے پیغام کو دنیا تک پہنچا دیں نیز دنیا پر واضح کر دیں کہ ہمیں سامراج کے چبائے ہوئے ٹکڑوں کی ضرورت نہیں ہے۔

مہمان خصوصی جناب مظفر حسین برنی نے اپنی تقریر میں علامہ اقبالؒ کے دو اشعار کی تشریح کرتے ہوئے تہران میں "عالم مشرق کا جنیوا" ہونے کی خواہش ظاہر کی۔ اور فرمایا کہ ایران ہند کے تعلقات صدیوں سے قائم ہیں۔ موصوف نے ان روابط میں مزید استحکام و وسعت کے لئے دعا کی۔

اس موقع پر خانۂ فرہنگ میں تصاویر کی نمائش بھی کی گئی جس میں انقلاب اسلامی ایران کی کامیابی کے بعد مختلف شعبہ ہائے زندگی میں تعمیر و ترقی کے نمونے دکھائے گئے۔ یہ پروگرام تقریباً ۱۲ بجے تک سامعین کی دلچسپی اور توجہ کے ساتھ جاری رہا۔

علی پور میں امام خمینی اسپتال کے افتتاح کے لئے منعقدہ جلسے میں اسٹیج کا منظر

ی پور (بنگلور) میں امام خمینیؒ میموریل اسپتال

ورنر کرناٹک خورشید عالم خاں نے افتتاح کیا

ایرانی سفیر مہمانِ خصوصی

بنگلور۔ (۱۰ رجب) یہاں سے ۷۰ کلومیٹر دور علی پور شہر
امام خمینیؒ میموریل اسپتال کا افتتاح ہوا۔ صوبۂ کرناٹک
ورنر جناب خورشید عالم خاں کے ہاتھوں افتتاحی
ادا کئے گئے۔ سفیر محترم جناب ابراہیم رحیم پور اس
م میں مہمانِ خصوصی تھے۔ سابق صدر جمہوریہ ہند کے
ری جناب جیتی، صوبائی اسمبلی کے ایم ایل اے
ریباً دو ہزار افراد اس موقع پر حاضر تھے۔ جن میں
ی، فرہنگی، نظامی اور صحافتی معزز شخصیات بھی شامل
۔

امام خمینیؒ میموریل اسپتال کا افتتاح، آسمانِ ولایت و
ت کے دسویں اخترِ تابناک حضرت امام محمد تقی علیہ السلام
لادت باسعادت کی مبارک تاریخ کی مناسبت سے
رجب المرجب کو کیا گیا۔ اس موقع پر سفیر محترم جمہوری
ی ایران نے ولادتِ حضرت امام محمد تقی علیہ السلام کے
لے میں ہدیۂ تبریک پیش کرتے ہوئے جشن منعقد
نے اور اسپتال قائم کرنے کے لئے منتظمین و حاضرین
ریہ ادا کیا۔ نیز تعمیر اسپتال جیسے فلاحی امور میں تعاون
ئے پیشکش کی۔ موصوف نے ایران و ہند کے درمیان
و عمیق تعلقات پر روشنی ڈالتے ہوئے امید ظاہر کی
ں تعلقات میں مزید بہتری آئے گی۔

صوبۂ کرناٹک کے گورنر جناب خورشید عالم خاں
لوگوں کا شکریہ ادا کیا اور امام خمینی رضوان اللہ تعالیٰ
متعلق اظہار خیال فرمایا کہ امام وہ عظیم شخصیت تھے
ں نے سادگی کے ساتھ زندگی بسر کی وہ اس شاہی
ست کی سرنگونی کا باعث قرار پائے جس نے معاشرے

کی تباہی و استیصال کو اپنا طرۂ امتیاز بنا رکھا تھا۔ امام خمینیؒ نے اس حکومت کا خاتمہ کر کے عدل و انصاف پر مبنی ایک حکومت قائم کی۔

امام خمینی اسپتال میں ایک لیڈی ڈاکٹر بھی ہے، چار نرسیں ہیں۔ اس اسپتال میں مریضوں کے داخلے کے لئے ۲۰ بیڈ (بستر) ہیں۔ اس کے افتتاح سے قبل لوگ اپنے مریضوں کو بنگلور لے کر جایا کرتے تھے، جس میں بہت سی زحمات کا سامنا کرنا پڑتا تھا۔ اس

علاقے کے عوام اس اسپتال کے قیام کو اپنے لئے نعمت و رحمت مانتے ہیں۔

آقای ابراہیم رحیم پور نے اس سفر کے دوران شہر بنگلور میں یونیورسٹی کے طلباء و اساتذہ سے بھی ملاقات و گفتگو کی۔ موصوف نے بنگلور کی شیعہ جامع مسجد میں ایک مجلس کو خطاب کرتے ہوئے فلسفۂ جہاد و شہادت اور واقعات کربلا پر روشنی ڈالی۔ ضمناً جنگ خلیج فارس سے متعلق ایرانی موقف کی بھی وضاحت کی۔

بمبئی میں یوم علیؑ تقریبات

بمبئی۔ مولائے کائنات حضرت علیؑ کی ولادت باسعادت کے مبارک موقع پر یہاں تنظیم ولی عصرؑ کی جانب سے کیسر باغ ڈونگری میں ایک شاندار جلوس و جلسہ کا انعقاد کیا گیا۔ اس موقع پر بارگاہ جناب امیرؑ میں بعض شعرائے کرام نے منظوم خراج عقیدت

(باقی صفحہ پر)

بمبئی میں "یوم علیؑ" کے موقع پر جلوس کا ایک منظر

کیرالہ میں کتابوں کی ساتویں بین الاقوامی نمائش

جناب نورمحمدان ڈائرکٹر خانۂ فرہنگ نئی دہلی۔ تقریر کرتے ہوئے۔

کوٹیم ایکم فروری ۱۔ آج یہاں دس روزہ ساتویں بین الاقوامی کتب نمائش کا افتتاح ہوا۔ اس نمائش میں ایک سو سے زائد ملکی و غیر ملکی ناشرین کتب نے شرکت کی۔ صوبہ کیرالا کے وزیر فرہنگ و تعاون جناب ٹ۔ک۔ راماکرشنن نے اس کا افتتاح کیا۔ خانہ فرہنگ جمہوری اسلامی ایران کے ڈائرکٹر جناب نورمحمدان نے افتتاحی جلسے میں تقریر کی۔

اس نمائش میں خانہ فرہنگ جمہوری اسلامی ایران کی کتب کا غرفہ بھی شامل تھا آکسفورڈ یونیورسٹی کے ناشرین میک گراہلز اور روس کا خانہ فرہنگ بھی اس میں شریک تھا۔ افتتاحی پروگرام میں آقای نورمحمدان کے علاوہ شہر کوٹیم کے ضلع مجسٹریٹ جناب الفنز کنتھم، کیرالا کے مشہور مصنف شوشنکر پلائی اور کیرالا کے کثیر الاشاعت اخبار ملیا منورما کے ایڈیٹر جناب ا۔م۔ میتھیو بھی اس میں حاضر تھے۔

اس نمائش میں خانہ فرہنگ جمہوری اسلامی ایران دہلی نو نے تقریباً دو سو عناوین پر مشتمل کتب کے ساتھ شرکت کی۔ وزیر فرہنگ و تعاون کیرالا نے خانہ فرہنگ ایران کے غرفے کا بھی افتتاح کیا۔ اس افتتاحیہ جلسہ میں ڈائرکٹر جناب نورمحمدان نے فرمایا کہ: دین اسلام، وہ دین ہے جس کی اساس فرہنگ و دانش پر استوار ہے۔ اور جمہوری اسلامی ایران نے اپنی فعالیت کا محور دینِ مقدس اسلام کی اس فطرت کو قرار دیا ہے۔

بایوٹیکنالوجی پر اولین علاقائی کانگریس

تہران۔ نومبر ۱۹۹۱ء

منتظمہ کمیٹی، مذکورہ بالا موضوع پر کانگریس منعقد کرنے کے سلسلے میں اولین اعلان کرتے ہوئے مسرت کا احساس کرتی ہے۔ اس کانگریس کا انعقاد سائنس و ٹیکنالوجی کے لئے ایرانی تنظیم تحقیق Iranian Research Organization for Science and Technology (I.R.O.S.T.) جینٹک انجینرنگ و بایوٹیکنالوجی کے لئے قومی مرکز تحقیق National Research Centre for Genetic Engineering and Biotechnology (R.E.G.E.B.) وزارت فرہنگ و اعلی تعلیم، وزارت پیٹرولیم، وزارت صحت و طبی تعلیم، وزارت صنعت اور وزارت زراعت اسلامی جمہوری ایران ہوگا۔ یہ کانگریس تہران میں ماہ نومبر ۱۹۹۱ء کے دوران منعقد کی جائے گی۔

مجوزہ مخصوص موضوعات

- ـــــ بایوٹیکنالوجی اور میڈیسن۔
- ـــــ بایوٹیکنالوجی اور زراعت۔
- ـــــ بایولوجیکل کنٹرول اور مائیکرو بائیل اسیکٹی سائڈ۔
- ـــــ جینیٹک انجینرنگ اور ریکمبی نینٹ ڈی این اے۔
- ـــــ بایوٹیکنالوجی اینڈ فوڈ ٹیکنالوجی۔
- ـــــ بایوفرٹیلائزر پروڈکشن۔
- ـــــ بایوٹیکنالوجی اینڈ انوائرنمنٹ۔
- ـــــ مائیکرو بائل لیچنگ۔
- ـــــ بایوٹیکنالوجی اینڈ انرجی۔

کانگریس میں باضابطہ زبانیں ترجمے کی سہولت کے ساتھ انگریزی اور فارسی ہوں گی۔

خوارزمی سائنٹفک فیسٹیول نے ایک رضاکارانہ موسس قائم کیا ہے جو اس کانگریس کے تین بہترین مقالہ خوانوں کو انعامات پیش کرے گا۔

صدر (I.R.O.S.T.) انعام یافتگان کو مطلع کریں گے کہ وہ جشن پیروزی انقلاب اسلامی (یکم فروری تا ۱۱ فروری) کے دوران عزت مآب صدر جمہوریہ اسلامی ایران کے دست مبارک سے انعام حاصل کریں۔

منتظمہ کمیٹی، دنیا کے سائنسدانوں کو پرخلوص دعوت دیتی ہے کہ وہ بایوٹیکنالوجی موضوع پر منعقد ہونے والی اس کانگریس میں شرکت فرمائیں۔

ایرانی طلباء کے امریکی و برطانوی سفارتخانوں پر مظاہرے

نئی دہلی (۱۳ فروری) اتحادیہ انجمنہای اسلامی دانشجویان ہند کی جانب سے ایرانی طلباء نے امریکی اور برطانوی سفارتخانوں نیز ہندستانی پریس ایریا میں مظاہرہ کیا۔ ایرانی طلباء کی انجمن نے امریکہ اور اس کی اتحادی فوجوں کے ذریعہ عراق کی مظلوم ملت مسلمہ پر وحشیانہ بمباری کے خلاف احتجاج ظاہر کرنے کے لئے اس مظاہرے کو ترتیب دیا تھا۔ ہندوستان کے گوشہ و کنار میں تعلیم حاصل کرنے والے سیکڑوں ایرانی طلباء و طالبات نے دہلی آکر اس مظاہرے میں شرکت کی۔

مظاہرین کے ہاتھوں میں جو تختیاں تھیں ان پر امریکہ اور اس کی اتحادی فوجوں کے مظالم کے خلاف مذمتی نعرے لکھے ہوئے تھے وہ نعرے لگا رہے تھے: تیل پر قبضہ کرنے کے لئے جنگ بند کرو، مرگ بر امریکہ، مرگ بر بش، عراق سے واپس جاؤ، مرگ بر رشدی۔ مظاہرین نے سفارتخانہ کے سامنے اپنا میمورنڈم پڑھ کر سنایا۔

انجمن ہذا نے پیروزی انقلاب اسلامی ایران کی مناسبت سے اپنے مرکزی دفتر میں ایک جلسہ بھی منعقد کیا۔ اس موقع پر انقلاب اسلامی کے لئے قربان ہونے والے شہدا کو یاد کیا گیا۔ جلسے میں سفیر محترم جناب ابراہیم رحیم پور اور رایزن محترم سید محمد حسن شاہ بنگیان نے بھی شرکت فرمائی۔ مقررین نے اس جلسے میں انقلاب اسلامی کی کامیابی کے بعد جمہوریہ ایران کی ترقی اور پیشرفت کی طرف متوجہ کیا اور امام خمینی رضوان اللہ تعالیٰ کی دکھائی ہوئی راہ پر عمل پیرا رہنے کے عہد مصمم کی تجدید کی۔

نئی دہلی میں یوم خواتین

نئی دہلی۔ (۲۰ جمادی الثانی) آج یہاں غالب اکادمی بستی حضرت نظام الدین میں اتحادیہ انجمنہائے اسلامی دانشجویان ایرانی ہند کی خواتین شاخ نے "یوم خواتین" کی مناسبت سے ایک سیمینار منعقد کیا۔ جس کا عنوان تھا "اسلامی نقطۂ نظر سے خواتین کے حقوق"۔ اعلیٰ تعلیم یافتہ خواتین نے اس عنوان کے تحت مختلف موضوعات پر مقالے پڑھے۔ سیکڑوں خواتین نے اس سیمینار میں شرکت کی۔

پیغمبر اسلام کی اکلوتی دختر گرامی حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کی ولادت باسعادت کو "یوم خواتین" کی حیثیت سے منانے کے لئے یہ سیمینار منعقد کیا گیا تھا۔

باقی صفحہ پر

عراق کے غیر فوجی عوام اور مقدس مقامات پر بمباری نہ کی جائے

متحدہ افواج کو ایران کی تنبیہ

اسلامی جمہوریۂ ایران کی وزارت خارجہ نے اپنے حالیہ بیان میں عراق پر امریکہ اور متحدہ افواج کی طرف سے کی جانے والی بمباری کی مذمت کرتے ہوئے حملہ آور طاقتوں کو یہ وارننگ دی ہے کہ عراق کے غیر فوجی عوام اور اس ملک میں موجود مقدس اسلامی زیارت گاہوں پر بمباری نہ کریں۔

اس بیان میں کہا گیا ہے کہ خبروں پر لگائی گئی پابندیوں کی وجہ سے سرزمین عراق پر متحدہ افواج کی بمباری کی صحیح تصویر سامنے نہیں آسکی ہے لیکن اسلامی جمہوریۂ ایران نے اپنے موثق ذرائع سے یہ پتہ لگالیا ہے کہ متحدہ افواج سرزمین عراق کے غیر فوجی علاقوں پر خوفناک بمباری کررہی ہیں اور اس بمباری کے دوران عراق کے بے گناہ شہریوں کا اعلانیہ قتل عام کیا جارہا ہے اور اس ملک کے اقتصادی ٹھکانوں کو بھی تباہ و برباد کیا جارہا ہے۔

لہٰذا کویت پر غیر قانونی عراقی قبضہ کی مذمت کرنے والی ایرانی حکومت امریکہ اور متحدہ افواج کے نام یہ وارننگ جاری کرتی ہے کہ عراق کے غیر فوجی اور اقتصادی ٹھکانوں پر بمباری سے باز آجائے اور عراق میں واقع مقدس اسلامی زیارت گاہوں کو بھی اپنی وحشیانہ بمباری کا نشانہ نہ بنائے۔

ایران کی اسلامی جمہوری حکومت کا اعتقاد ہے کہ کویت کی آزادی کے نام پر کی جانے والی اس فوجی کارروائی کے دوران بے گناہ عراقی عوام کے قتل عام اور ملت عراق کے اقتصادی سرمایہ کی نابودی کو ہرگز جائز نہیں قرار دیا جاسکتا ہے۔

شانتی نکیتن میں سہ روزہ فارسی سمینار

شانتی نکیتن (۲۳ فروری) آج یہاں انجمن اساتید زبان وادبیات فارسی کی جانب سے تیرھویں کانفرنس منعقد کی گئی۔ اس میں ہندستانی و ایرانی اساتذہ کے سامنے وزیر محترم فرہنگ وارشاد اسلامی ایران اور صدر جمہوریہ ہند کے پیغامات بھی پڑھے گئے۔ صدر جمہوریۂ ہند نے اپنے پیغام میں فارسی زبان کی اہمیت بیان کرتے ہوئے لکھا ہے کہ فارسی ہند و ایران دونوں ملکوں کے درمیان دیرینہ روابط میں ایک اہم عامل رہی ہے۔ موصوف نے دونوں ملکوں کے درمیان سیاسی وفرہنگی روابط کو مزید بہتر کرنے کی طرف بھی اشارہ کیا ہے۔

اس سہ روزہ سمینار میں دفتر مطالعات وزارت خارجہ ایران کے محترم معاون محقق، سفیر محترم جمہوری اسلامی ایران، محترم رایزن فرہنگی جمہوری اسلامی ایران اور ایران کے دیگر پایۂ برجستہ اساتذہ کرام نے شرکت فرمائی۔ ہندستان میں فارسی زبان کی ترویج و ترقی نیز دونوں ملکوں کے درمیان فرہنگی و ادبی روابط کو فروغ دینے کے لئے بھی مقالجات پڑھے گئے۔

شانتی نکیتن کا قیام ہندستان کے مایہ ناز فلسفی و شاعر جناب ربیندر ناتھ ٹیگور نے کیا تھا۔ یہ ہندستان کے صوبہ مغربی بنگال میں واقع ہے۔

سمینار کے دوران جمہوری اسلامی ایران کی دو
فلمیں بھی دکھائی گئیں، جنہیں اساتذہ کرام نے بہت پسند کیا۔

ایران کی جانب سے دوائی اور سامان خوراک کے ذریعے عراق کی مدد

تہران، ۲۷ جنوری ۱۹۹۱ء۔ خبرگزاری ارنا کی اطلاع کے مطابق: جمہوری اسلامی ایران کی انجمن ہلال احمر ایران (ریڈ کراس سوسائٹی) نے عراق کے غیر فوجی زخمیوں کی دوائیں اور کھانے کا سامان بھیج کر مدد کی ہے۔ یہ اقدام رشتۂ اخوت اسلامی اور جذبۂ انسان دوستی کے تحت کیا گیا ہے۔

جمہوری اسلامی ایران کی انجمن ہلال احمر کے شعبہ رابطہ عامہ کی اطلاع کے مطابق عراق کو مدد دیئے جانے کا فیصلہ اس وقت کیا گیا جبکہ بین الاقوامی ریڈ کراس سوسائٹی صدر دفتر ریڈ کراس سوسائٹی اور انجمن ہلال احمر عراق کی جانب سے جداگانہ طور پر مدد کا اعلان کردیا گیا۔

سامان خوراک میں روٹیاں کھجوریں، خشک دودھ اور بسکٹ جیسی اشیاء شامل ہیں اور یہ سب عراق کے غیر فوجی زخمیوں کی غرض سے بھیجی جارہی ہیں۔

بین الاقوامی کراٹے ٹورنامنٹ

اٹلی میں ایرانی ٹیم حاوی رہی

اٹلی۔ (ارنا)۔ یہاں "باری" نامی شہر میں بین الاقوامی کراٹے کے مقابلے منعقد کئے گئے۔ ان مقابلوں میں ایران، یوگسلاویہ، یوگانڈا، اور اٹلی کی قومی کراٹے ٹیم نیز اسی ملک کی کراٹے ٹیم ب نے شرکت کی۔ اس ٹورنامنٹ نے اٹلی کی قومی کراٹے ٹیم اور کراٹے ٹیم ب کو شکست دے کر بین الاقوامی ٹرافی حاصل کی۔

مظفرنگر میں جلسہ میلاد امیر المومنین ؑ اور جشن دہۂ فجر :

مظفرنگر۔ ۱۸، فروری، آج یہاں حوزہ علمیہ میں ایک
۔۔۔ میلاد بمناسبت ولادت باسعادت مولائے
۔۔۔ قیان، امیر المومنین حضرت علی ابن ابی طالب ؑ
۔۔۔ پیروزی انقلاب اسلامی ایران کی بارہویں سالگرہ
۔۔۔ کے سلسلے میں منعقد ہوا۔ جلسہ کا آغاز تلاوت کلام
۔۔۔ سے ہوا۔ متعدد علماء و شعراء نے بارگاہ مرتضوی
۔۔۔ میں نذرانۂ عقیدت پیش کیا۔ اس موقع پر رہبر معظم
حضرت آیت اللہ خامنہ ای، صدر جمہوریہ ایران آقای
رفسنجانی اور ملت ایران کو مورد تبریک و تہنیت
قرار دیا گیا۔ یہ جلسہ شب ۹ بجے شروع ہو کر نماز
فجر تک جاری رہا۔

مظفرنگر میں
جشن دہۂ فجر
اسٹیج کا ایک منظر

۔۔۔ ہندستان میں فرقہ وارانہ فسادات پر ایرانی عوام کو تشویش

ہندستان میں جمہوری اسلامی ایران کے سفیر
۔۔۔ جناب ابراہیم رحیم پور نے ہندستان کے
۔۔۔ وزیر اعظم سے ملاقات کی اور صدر جمہوریۂ اسلامی ایران
۔۔۔ کا مراسلہ موصوف کی خدمت میں پیش کیا۔

خبروں کے مرکزی یونٹ نے نئی دہلی سے
اطلاع دی ہے کہ صدر جمہوریۂ ایران نے اپنے مراسلے
میں اس امر کی جانب بھی اشارہ کیا ہے کہ خلیج فارس
۔۔۔ بحر ہند میں چونکہ حالات سنگین شکل اختیار کرتے
جا رہے ہیں اس لئے اس بات کی سخت ضرورت
ہے کہ اس منطقے کے مستقبل کے بارے میں غور
کیا جائے۔ اسی ضمن میں صدر جمہوریۂ ایران نے
۔۔۔ انتہا پسند ہندوؤں اور مسلمانوں کے درمیان جو
فسادات ہو رہے ہیں ان کا بھی ذکر کیا ہے۔

ہندستان کے وزیر اعظم جناب چندر شیکھر
۔۔۔ حجت الاسلام ہاشمی رفسنجانی کی خدمت میں سلام
۔۔۔ اپنی نیک خواہشات پیش کرتے ہوئے کہا کہ:
۔۔۔ ایرانی عوام کی تشویش کو محسوس کر رہا ہوں۔ موجودہ
قتل و غارتگری سے ہمارے ملک کے عوام بھی افسردہ
خاطر ہیں۔ چنانچہ ہم نے ان اصولوں کے مطابق جن
کا ہمیں پاس ہے بعض مثبت اقدامات کئے ہیں اور
موجودہ سنگین حالات پر قابو پانے کی کوشش کر رہے
ہیں۔ ہمارے سامنے جو مسائل ہیں ان میں سے بعض
معاملات میں تو فوری اقدام کی ضرورت ہے مگر بعض
معاملات میں ان پر قابو پانے کے لئے مزید کچھ
وقت درکار ہو گا۔

وزیر اعظم ہند اور سفیر ایران کے درمیان
دو جانبہ مسائل اور دونوں ملکوں میں باہمی تعاون
سے متعلق بھی تبادلۂ خیالات ہوا۔ اس موقع پر
وزیر اعظم ہند نے فرمایا کہ ہم جمہوری اسلامی ایران
کے ساتھ تعلقات کو وسیع کرنے کے حق میں ہیں
اور اس اقدام کے لئے ہمہ وقت تیار ہیں۔

بقیہ : بمبئی میں یوم علی ؑ

پیش کیا نیز جناب مولانا علی آغا باقری، جناب کوثر
زیدی جناب خورشید تقوری کے علاوہ جناب مولانا
ظہیر عباس نے زندگانی حضرت علی ابن ابیطالب ؑ
پر بصیرت افروز تقاریر کیں۔

حضرت مولانا ظہیر عباس نے اپنی جامع تقریر
میں فرمایا کہ آج جبکہ دنیا تباہی کے دہانے پر کھڑی
ہے حضرت علی ؑ کی تعلیمات ہی وہ واحد راستہ ہیں جن
پر عمل کر کے دنیا میں امن قائم ہو سکتا ہے۔

بقیہ : یوم خواتین

ایرانی طالبات کی مذکورہ انجمن نے اس موقع پر ایک
کتاب "اسلام کی دس عظیم خواتین" شائع کی۔ مقالہ خواں خواتین
کو کتب کے علاوہ دیگر تحائف بھی پیش کئے گئے۔ اخبار کی
اطلاع کے مطابق ہندستان کے شہر پونہ میں بھی اسی قسم کا
ایک جشن منعقد کیا گیا۔

اوقات نماز

(دہلی۔ ہندستان)

تاریخ مارچ	نماز فجر گھنٹہ منٹ	طلوع آفتاب گھنٹہ منٹ	نماز ظہر گھنٹہ منٹ	غروب آفتاب گھنٹہ منٹ	نماز مغرب گھنٹہ منٹ
۱	۵-۲۸	۶-۳۷	۱۲-۳۳	۶-۲۱	۶-۳۰
۲	۵-۲۷	۶-۳۵	۱۲-۳۳	۶-۲۲	۶-۳۱
۳	۵-۲۶	۶-۳۴	۱۲-۳۳	۶-۲۳	۶-۳۲
۴	۵-۲۵	۶-۳۳	۱۲-۳۳	۶-۲۳	۶-۳۲
۵	۵-۲۴	۶-۳۲	۱۲-۳۳	۶-۲۴	۶-۳۳
۶	۵-۲۳	۶-۳۱	۱۲-۳۲	۶-۲۴	۶-۳۳
۷	۵-۲۲	۶-۳۰	۱۲-۳۲	۶-۲۵	۶-۳۳
۸	۵-۲۰	۶-۲۹	۱۲-۳۲	۶-۲۶	۶-۳۵
۹	۵-۱۹	۶-۳۸	۱۲-۳۲	۶-۲۶	۶-۳۵
۱۰	۵-۱۸	۶-۳۶	۱۲-۳۱	۶-۲۷	۶-۳۶
۱۱	۵-۱۷	۶-۳۵	۱۲-۳۱	۶-۲۷	۶-۳۷
۱۲	۵-۱۶	۶-۳۴	۱۲-۳۱	۶-۲۸	۶-۳۷
۱۳	۵-۱۵	۶-۳۳	۱۲-۳۱	۶-۲۹	۶-۳۸
۱۴	۵-۱۴	۶-۳۲	۱۲-۳۰	۶-۲۹	۶-۳۸
۱۵	۵-۱۲	۶-۳۱	۱۲-۳۰	۶-۳۰	۶-۳۹
۱۶	۵-۱۱	۶-۳۰	۱۲-۳۰	۶-۳۰	۶-۳۹
۱۷	۵-۱۰	۶-۲۹	۱۲-۳۰	۶-۳۱	۶-۵۰
۱۸	۵-۹	۶-۲۷	۱۲-۲۹	۶-۳۲	۶-۵۱
۱۹	۵-۸	۶-۲۶	۱۲-۲۹	۶-۳۲	۶-۵۱
۲۰	۵-۶	۶-۲۵	۱۲-۲۹	۶-۳۳	۶-۵۲
۲۱	۵-۵	۶-۲۴	۱۲-۲۸	۶-۳۳	۶-۵۲
۲۲	۵-۴	۶-۲۳	۱۲-۲۸	۶-۳۴	۶-۵۳
۲۳	۵-۳	۶-۲۲	۱۲-۲۸	۶-۳۴	۶-۵۳
۲۴	۵-۲	۶-۲۰	۱۲-۲۷	۶-۳۵	۶-۵۴
۲۵	۵-۰	۶-۱۹	۱۲-۲۷	۶-۳۵	۶-۵۵
۲۶	۴-۵۹	۶-۱۸	۱۲-۲۷	۶-۳۵	۶-۵۵
۲۷	۴-۵۸	۶-۱۷	۱۲-۲۷	۶-۳۶	۶-۵۶
۲۸	۴-۵۶	۶-۱۶	۱۲-۲۶	۶-۳۷	۶-۵۷
۲۹	۴-۵۵	۶-۱۵	۱۲-۲۶	۶-۳۸	۶-۵۷
۳۰	۴-۵۴	۶-۱۳	۱۲-۲۶	۶-۳۸	۶-۵۷
۳۱	۴-۵۳	۶-۱۲	۱۲-۲۵	۶-۳۹	۶-۵۸

شائع کردہ: ڈاکٹر ملک پور انسٹی ٹیوٹ آف جیو فزکس تہران یونیورسٹی، کارگر شمالی ایونیو تہران۔ ۱۴۳۹۴۔ ایران۔
ٹیلیفون 0098,21,631081-3 ٹیلیکس 088,21,5399

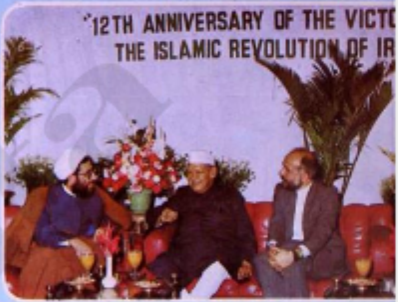
12TH ANNIVERSARY OF THE
THE ISLAMIC REVOLUTION OF